





مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله المجلد الثاني وليمحمد علي طبع الكتاب في سنة ١٢٨٥



تمت الطباعة في سنة ١٢٨٥ في المطبعه الكائنه في طهران

قد طبع في المطبعه الكائنه في طهران

# فهرست آباء عقائد الحجة في احكام الاجتهاد والتقليد

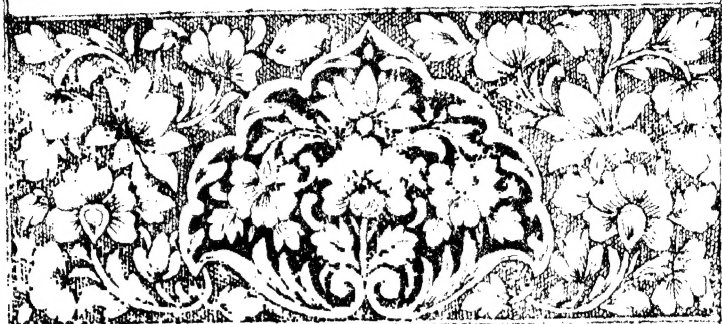
صفحة

مضمون

٣	باب في بيان حقيقة الاجتهاد ومشروطه
١٠	باب اختلاف نقضيت المجتهدين
٣٤	باب تأكيد اخذ بهذه المذاهب الاربعه
٢٩	باب اختلاف الناس في اخذ بهذه المذاهب الاربعه وما يجزى عليهم من ذلك
٥٠	فصل في المجتهد المطلق المنتسب
٥٥	فصل مجتهد في المذهب
٤٢	فصل متبحر في المذهب
٨٣	افقسام تقليد
٩٢	فصل في العامى
٩٧	باب وصاياى ائمه مذاهب
١٠٣	امور اجتهاد
١٠٤	اشياء منتسب اى المذاهب



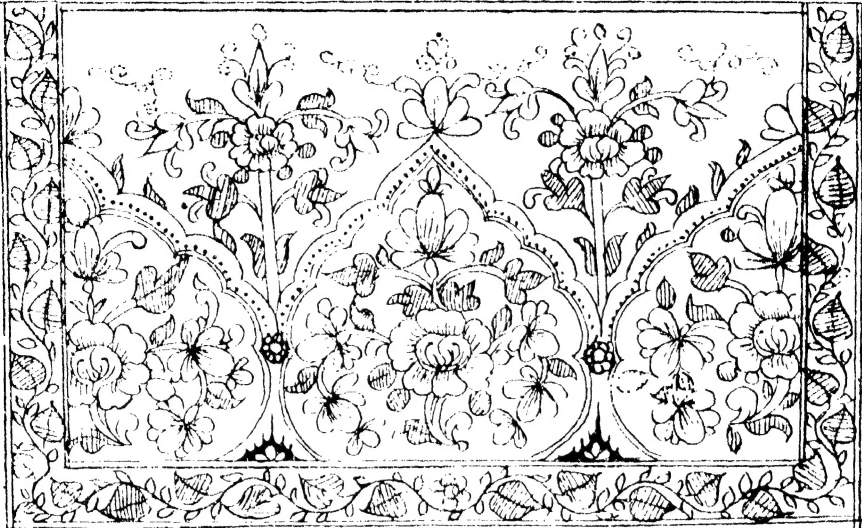
مَا كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ



عَقْدُ الْحَيْدَرِ



مَطْلَعُ قَارُونِ دَهْلَوِي  
مُعَظَّمِ طَبِيعِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا إِلَى الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

جميع ستایش اوس اند کہ وہی جسنی ہماری سرور محمد صلعم کو عرب و عجم کی طرف بھیجا تا کہ عربی اور عجم

لِيَسْتَضِيُّوْا بِهِ فِي الظُّلُمَاتِ وَيُنَالُ لِسَبِيهِ مَعَالِيَ الْمَقَامَاتِ

اور انکے سبب سے تاریکیوں میں روشنی لین اور انکے سبب سے جو کہ بلند مقاموں سے ہے

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ عَوَالِي الْهَيْمِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

عالمی مدارج حاصل کرے اور مین کو ابی دینا ہوں کہ سوار اللہ کے

اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي لَا

کوئی معبود نہیں، وہی وہ یگانہ ہی اور ایک محمد اوس کا بندہ اور ایا رسول ہے کہ اوس کے بند

نَبِيِّ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

کوئی نبی نہیں ہے درود اللہ کا اوپر اور اوس کے آل اور صحابہ پر

بَارَكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمَفْتَقِرُ إِلَى

اور برکت اور اسلام کے بند بندہ ضعیف اپنی

رَحْمَةِ رَبِّهِ الْكَرِيمِ وَلِىُّ اللّٰهِ تَنْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاۤءَ اللّٰهُ

رب کریم کی رحمت کا حاجت مند ولی اللہ بن عبد الرحیم اللہ تعالیٰ اوسکو عیسٰی لکھا گیا صفت ہے

عَمَّا شَأْنَهُ وَأَصْلُهُ بِالْهَ وَحَالُهُ وَشَأْنُهُ هَذِهِ رِسَالَةٌ سَمِئَةٌ

بہا منی اور ام کا دل اور حال اور کتا بہت کریم کہتا ہے کہ یہ رسالہ ہے میں نے اس کا نام

عَقْدَ الْجَمِيدِ فِي الْحُكْمِ الْاجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيدِ حَمَلْنِي عَلَى تَرْجُمَةٍ

عقد جمید نے احکام الاجتہاد و التقلید رکھا مجھ کو اس کے لئے پر

سُؤَالُ بَعْضِ الْأَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُهِمَّةٍ فِي ذَلِكَ

بعض اصحاب کی سوال فی ضروری مسائل سے جو اس باب میں بھی راعب کیا

الْبَابُ بَابٌ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ الْاجْتِهَادِ وَشَرْطِهِ وَ

باب اجتہاد کی بابت اور شرط اور

أَقْسَامِهِ حَقِيقَةُ الْاجْتِهَادِ عَلَى مَا يَفْقَهُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

اقسام کے بیان میں اجتہاد کی بابت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

اِسْتِفْرَءُ الْجَهْدِ فِي اِدْرَاكِ الْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ الْفَرْعِيِّ

کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے میں بذریعہ

عَنْ اَدْلَتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ الرَّاجِعَةِ كُلِّهَا نَهَا إِلَى اَرْبَعَةٍ

دلائل تفصیل کے جسے کلیات کا انجام

اَقْسَامُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ

چار قسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کہ چار خوب صرف کرنا

وَيَفْقَهُ مِنْ هَذَا اَنَّهُ اَعْمٌ مِنْ اَنْ يَكُونَ اِسْتِفْرَءًا عَامِيًّا

اور اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد عام سے کوشش کو صرف

اِدْرَاكِ الْحُكْمِ مَا سَبَقَ التَّكْمُلُ فِيهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِينَ

ایسے سابقہ کے حکم حاصل کرنا ہوتا ہے کہ جن علماء سابقین سے لکھا ہو چکا ہے

أَوْ لَا وَافَقَهُمْ فِي ذَلِكَ أَمْ خَالَفَ وَمِنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بِلَعَانَةٍ

یا تہیں اس میں اولیٰ اللہ کی موافق ہو یا مخالف اور اس سے عام ہے کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت ہی ہو

الْبَعْضُ فِي التَّنْبِيهِ عَلَى صُورِ الْمَسَائِلِ وَالتَّنْبِيهِ عَلَى مَا خَلَفَ

صور مسائل کی تنبیہ میں اور بذریعہ تفصیل و اجمال کے

الْأَحْكَامُ مِنَ الْإِدْلَةِ التَّفْصِيلِيَّةِ أَوْ بِغَيْرِ اعَانَةٍ مِنْهُ فَمَا يُظَنُّ

ماخذ احکام کی تنبیہ میں یا اس کی بلا اعانت ہو اب اس شخص کے

فَمِنْ كَانَ مُوَافِقًا لِشَيْخِهِ فِي أَكْثَرِ الْمَسَائِلِ لَيْسَ يَعْرِفُ

حق میں کہ اپنی طرح سے اکثر مسائل میں موافق ہو پر وہ

لِكُلِّ حُكْمٍ دَلِيلًا وَيُظَاهِرُ قُلُوبَهُ بِذَلِكَ الدَّلِيلِ وَهُوَ عَلَى

ہر ایک حکم کی دلیل جانتا ہی دراد و گواہی دے گا دل اس کی دلیل پر مطمئن ہے اور وہ شخص اس حکم یا دلیل سے

بَصِيرَةٌ مِنْ أَمْرِهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُجْتَبِدٍ ظَنٌّ فَاسِدٌ وَكَذَلِكَ

خوب دیکھ رہی ہے کہ یہ گمان جو کیا جا رہی ہے کہ وہ مجتہد نہیں ہے یہ گمان خراب ہے وہی ہی یہی گمان پر اعتماد کر کے

مَا يُظَنُّ مِنْ أَنَّ الْمُجْتَبِدَ لَا يُوجَدُ فِي هَذِهِ الْأَزْمِنَةِ اعْتِمَادًا

یہ گمان کرنا کہ اس زمانہ میں مجتہد نہیں ہے بنا د ہے

عَلَى الظَّنِّ الْأَوَّلِ بِنَاءً فَاسِدًا عَلَى فَاسِدٍ فَشَرُّ طَعْنٍ أَنَّهُ لَا بُدَّ

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط یہ ہے کہ مجتہد کو ضرور ہے

لَهُ أَنْ يَعْرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ

کہ کتاب اور سنت میں سے وہ جانتا ہو کہ جو احکام سے متعلق ہیں

وَمَوَاقِعَ الْأَجْمَاعِ وَشَرَائِطَ الْقِيَاسِ وَيُقَيِّزُ النَّظَرَ

اور اجماع کی مواقع کو اور قیاس کی شروط کو اور نظر کی کیفیت کو

وَعِلْمَ الْعَرَبِيَّةِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَحَالَ الرِّوَاةِ وَلَا

اور علم عربی کو اور ناسخ و منسوخ کو اور راویوں کی حال کو اور

حَاجَةً إِلَى الْكَلَامِ وَالْفَقْهَ قَالَ الْغَزَالِيُّ إِنَّمَا يَحْصُلُ الْاجْتِهَادُ

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہیں ہی عزالی کہتا ہی کہ ہماری زمانہ میں اجتہاد

فِي زَمَانِنَا بِمَا سَنَزِلُ الْفَقْهَ وَهِيَ طَرِيقُ تَحْصِيلِ الدَّرَاجَةِ

بجز فقہ کی چھان چھوڑ کی حاصل نہیں ہوتا اور اس زمانہ میں تنہم کی تحصیل کا

فِي هَذَا الزَّمَانِ وَلَمْ يَكُنِ الطَّرِيقُ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ رِضًا

بہر ہی طریقہ ہی اور یہ طریقہ صحابہ رضہ کی زمانہ میں نہیں تھا

ذَلِكَ قُلْتُ هَذَا الشَّارِعَةُ إِلَى الْإِجْتِهَادِ الْمَطْلُوقِ الْمُنْتَسِبِ

میں بہ کہتا ہوں یہ اوپر اشارہ ہی کر اجتہاد و مطلق منسوب

لَا يَكُنُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ تَضَوُّعِ الْمُجْتَهِدِ الْمُسْتَقِيلِ وَلَكِنَّ ذَلِكَ لَا يَدْرُ

بدون معرفت مجتہد مستقل کے تضووع کے پورا نہیں ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

لِلْمُسْتَقِيلِ مِنْ مَعْرِفَةِ كَلَامٍ مِنْ مَضَى مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

مستقل کو معرفت کلام کے متعلقان یعنی صحابہ اور تابعین

وَيَتَعَرَّفُ فِي أَبْوَابِ الْفَقْهِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ شُرُوطِ

اور متبع تابعین کے ابواب فقہ میں ضرور چاہی اور اجتہاد کی یہ شرط جو پہنی بیان کی ہی

الْإِجْتِهَادِ مَبْسُوطٍ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ وَ

کتب اصول میں خوب مذکور ہی اور

لَا يَأْسَرُنْ يُورَدُ ذَلِكَ الْبَغْوِيُّ فِي هَذَا

اس مقام پر بغوی کی فقہ پر کو بیان کرنا

الْمَوْضِعِ قَالَ ابْنُ عَسَاكِرٍ وَابْنُ تَيْمِيَّةٍ تَدْرُسُ مِنْ جَمْعِ خَمْسَةِ أَقْلَاءٍ مَالِئِ

کچھ مضائقہ نہیں ہی بغوی کہتا ہی اور یہ وہ ہی جو پانچ قسم کے عل جمع کر کے

عَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَّمَ سَنَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

علم کتاب اللہ عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلَّمَ وَأَقَاوِيلَ عُلَمَاءِ السَّلَفِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ

حدیث اور علماء سلف کے اجماع سے

وَأَخْتَرَفَهُمْ وَعِلْمَ اللُّغَةِ وَعِلْمَ الْقِيَاسِ وَهُوَ طَرِيقُ اسْتِنْبَاطِ

اور اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق جو حکم کو استنباط کا

الْحُكْمِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذَا تَمَيَّزَتْ صَرِيحًا فِي نَصِّ

کتاب اور سنت سے جبکہ اس میں حکم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ فَيُحْيِي أَنْ يَعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ

کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح نہ ہو لیکن وہ طریق کہ حکم کو کتاب میں

النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَالْمُجْمَلِ وَالْمُفَسَّرِ وَالْأَصْلِ الْعَامِّ وَالْحُكْمِ

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور حکم

وَالْمُتَشَابِهِ وَالْكِرَاهَةِ وَالْخَيْرِ وَالْإِبَاحَةِ وَالذَّبِّ

اور متشابه کو اور کراہت اور حرمیت اور اباحت اور مستحب اور

الْوُجُوبِ وَيَعْرِفُ مِنَ السُّنَّةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفُ مِنْهَا الصَّحِيحَ

اور واجب کو جان لی اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح

وَالضَّعِيفَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمَرْسُلَ وَيَعْرِفُ تَرْثِيذَ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ

اور ضعیف کو اور سند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر

وَنَزِيلَ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّىٰ لَوْ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُوَافِقُ ظَاهِرَهُ

مرب کرنا اور کتاب کو سنت پر مرتب کرنا جان لی یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پایا کہ اس کا ظاہر

الْكِتَابِ يَهْتَدِي إِلَىٰ وَجْهِ مُخْتَلَفٍ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيِّنَاتٌ

کتاب سے جہت نہیں ہوتی تو اس کی مطابقت کی وجہ پا جاوے گی کیونکہ سنت

الْكِتَابِ وَلَا يَخَالِفُهُ وَإِنَّمَا يَجِبُ مَعْرِفَةُ مَا وَرَدَ مِنْهَا فِي

کتاب کی بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب تھی ہی ہے کہ جو حدیثیں



الْحُكْمُ الشَّرْعِيُّ دُونَ مَا عَدَاهَا مِنَ الْقَصْرِ وَالْخِيَارِ

الحکم شرعی میں وارد ہوئی میں اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

الْمَوَاعِظُ وَكَذَلِكَ يُجِبُنَا أَنْ نَعْرِفَ مَنْ عِلْمُ اللُّغَةِ مَا أَلُو

مواعظ کی واجب نہیں ہے اور ایسے ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہے

فِي كِتَابِ أَوْسْتَرِي فِي أُمُورِ الْأَحْكَامِ دُونَ الْأَحَاظِ

جو کتاب و سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی میں تمام لغات عرب کا احاطہ

بِجَمِيعِ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَيَتَّبِعُنِي أَنْ يَتَّخِذَ فِيهَا بِحَيْثُ يَقِفُ

واجب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اس میں اتنی مشقت کری

عَلَى مَرَامٍ كَلَامِ الْعَرَبِ فَيُمَايِزُ عَلَى الْمُرَادِ مِنْ اخْتِلَافِ

کہ کلام عرب کے مقصود سے واقف ہو جاوی کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں

الْمَحَالِّ وَالْأَحْوَالِ لِأَنَّ الْخَطَابَ وَرَدَ بِلِسَانِ الْعَرَبِ فَمِنْ

اس سے کہ مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الہی تو عربی زبان میں وارد ہوا ہے

لَمْ يَعْرِفْ لَا يَقِفُ عَلَى مُرَادِ الشَّارِعِ وَيَعْرِفُ أَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ

جو شخص لغت کو نہیں جانتا تو شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ

وَالْتَّابِعِينَ فِي الْأَحْكَامِ وَمُعَظَمَ فِتَاوَى فَضَهَاءِ الْأُمَّةِ

اور تبعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور اس کے فقہاء کے بڑی بڑی فتاویٰ کو جان لے

حَتَّى لَا يَقَعُ حُكْمُهُ مُخَالَفًا لِقَوْلِهِمْ فَيَكُونُ فِيهِ خَرَقٌ

کہ اس کا حکم ان کے اقوال کے برخلاف واقع نہ ہو کیونکہ اس میں

الْأَجْمَاعُ وَإِذَا عَرَفَ مِنْ كُلِّ مَنْ هَذِهِ أَنْ تَوَارِعَ مُعَظَمُهُ

اجماع ہوں نہ ہی اور جب ان اقسام سے ہر ایک کی معظم کو جان لے

فَيُخَيِّنُ فَيُحْتَمَدُ وَلَا يَشْتَرِطُ مَعْرِفَةَ جَمِيعِهَا بِحَيْثُ لَا

نواب شخص مجتہد ہے اور تمام احکام کا جان لینا ایسا کہ اس میں سے کوئی امر

يَشُدُّ عَنْ شَيْءٍ مِنْهَا وَإِذَا لَمْ يَعْرِفْ نَوْحًا مِنْ هَذِهِ الْأَنْوَاعِ فَسَيَكُونُ

بانی زبانی شریعت میں اور ان علوم میں سے کسی کو بھی نہیں جانتا تو بہر اسکی راہ

التَّقْلِيدَ وَإِنْ كَانَ مُتَجَرِّبًا فِي مَذْهَبٍ لِحَدِّثٍ مِنْ أَحَادِثِ السَّلَفِ

تقلید ہی اگرچہ افراد ائمہ سلف میں سے کسی ایک کی مذہب کا پیروی جامع ہے ہو

فَلَا يَجُوزُ لَهُ تَقْلِيدُ الْقَضَاءِ وَلَا التَّرْصُدُ لِلْفِتَا وَإِذَا جَمَعَ

پہل و سکوفا یعنی ہونا جائز نہیں ہی اور نہ فتویٰ دیکر امیدوار ہونا اور اگر کسی یہہ علوم

هَذِهِ الْعُلُومَ وَكَانَ مُجَانِبًا لِلْأَهْوَاءِ وَالْيَدَعَ

مع کرے اور ہوا ہوس اور بدعات کا تارک ہو

مُذِيرًا بِالْوَدْعِ مُحْتَرِّزًا عَنِ الْكِبَايِرِ غَيْرُ مُصَرِّعٍ عَلَى

اور فتویٰ کا لباس پہنی ہوئی کبار سے بھیجی والا ہو

الصَّغَائِرِ جَازِلُهُ أَنْ يُتَقَلَّدَ الْقَضَاءُ وَيَتَصَرَّفَ

صغائر پر اڑا ہوا ہو تو اسکو جائز ہے کہ قاضی ہو جاوے اور شرعی احکام میں

فِي الشَّرْعِ بِالْإِجْتِهَادِ وَالْفَتْوَى وَيَجِبُ

اجتہاد اور فتویٰ کی راہ سے نصرت کرے اور ایسی شخص کو

عَلَى مَنْ لَمْ يَجْمَعْ هَذِهِ الشَّرَاطِيطَ تَقْلِيدُهُ

کو مہین یہہ شرطیں مع ہیں اسکی تقلید

فِي مَا يَعْنُ لَهُ مِنَ الْحَوَادِثِ أَنْتَهَى كَلَامُ

اوس حکم میں جو حوادث میں پہلے آوی واجب ہی فتویٰ کا کلام

الْبَغَوِيِّ وَقَدْ صَرَّحَ الرَّافِعِيُّ وَالتَّوَوُّ

تمام ہوا اور رافعی اور توفیق

وَعَايَرَهُمَا مِنْ لَا يَخْصُو زِيَادَةُ

وغیرہ کی وجہ سے کثرت کی شمار نہیں ہو سکتی تعریض کی ہے اور



وَعَبْرُهُمَا مِنْ لَمْ يُحْصَ كَثْرَةُ أَنَّ الْمُجْتَهِدَ الْمُطْلَقَ الَّذِي مَسَّ

وغير ذلک واجب کذاست آنکہ فقہین مسألت فقہ کی ہے المجتہد مطلق کے

تَقْسِيمُهُ عَلَى قِسْمَيْنِ مُسْتَقِلٍّ وَمُنْتَسِبٍ وَيُظْهِرُ مِنْ كَلَامِهِمْ

تقسیم کرنے کے لئے دو قسم ہے مستقل اور منتسب اور علامہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے

أَنَّ الْمُسْتَقِلَّ يَمْتَنِعُ عَنْ غَيْرِهِ بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَحَدُهَا التَّصَرُّفُ

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے منع میں جاتا ہوتا ہے ایک تو ان مہول میں تصرف کرنا

فِي الْأَصُولِ الَّتِي عَلَيْهِمُ بَيَانُ فَحْمِهَا لَهُ وَثَانِيهَا تَتَّبِعُ الْآيَاتِ

کے بموجب اور اسے اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسرے آیات

وَالْأَحَادِيثُ وَالْأَثَارُ لِمَعْرِفَةِ الْأَحْكَامِ الَّتِي سَبَقَ بِالْجَوَابِ

اور احادیث و آثار کی تلاش واسطے معرفت اہل احکام کے جن میں جواب

فِيهَا وَ اخْتِيَارُ بَعْضِ الْأَدْلَةِ الْمُتَعَارِضَةِ عَلَى بَعْضِ بَيَانِ

ہے ہوا یہی و متعارض دلیلوں میں کی گئی کسی پر اختیار کر لینا اور اس کے احتمال معنوں سے

الرَّاجِحِ مِنْ فَحْمِهَا لَهُ وَالثَّانِيَةُ لِمَا خَذَ الْأَحْكَامُ مِنْ تِلْكَ

راجحہ بیان کرنا اور ان دلائل میں سے احکام کے ماخذ پر

الْأَدْلَةُ وَالَّذِي نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ ثَلَاثُ عِلْمٍ

ثانیہ کرنا اور ہم یومین سمیٹے میں والد اعلم کہ یہی شافعی کے علم کا

الْتِمَافِعِي سَمِ وَالثَّلَاثَةُ الْكَلَامُ فِي الْمَسَائِلِ الَّتِي لَمْ يَسْبِقْ

پہلا اور دہمی اور سب سے ان مسائل میں کہ جنکا پہلے نہیں

بِالْجَوَابِ فِيهَا اخِذَ مِنْ تِلْكَ الْأَدْلَةِ وَالْمُنْتَسِبِ مَنْ سَلَّمَ

جواب میں ہوا اور یہی دلائل سے نکال کر بحث کرنا اور مجتہد منتسب پر وہی

أَصُولُ شَيْخِهِ وَاسْتَعَانَ بِكَلَامِهِ كَثِيرًا فِي تَتَبُعِ الْأَدْلَةِ

جوابی پہلے کے اصول ماننے اور شیخ کے کلام سے دلائل کے تلاش میں

۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

وَالْتَنْبِيْهِ لِمَا خَذَ وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ مُسْتَيَقِّنٌ بِالْأَحْكَامِ

اور ماخذ کی تنبیہ میں اکثر ادا اولیا کے اور مع اس کے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

مِنْ قَبْلِ اِدْلَتِهَا قَادِرٌ عَلَى اسْتِثْنَاءِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَلَّ

بھیٹے جاتا ہو اور ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اوس سی ایسا حال قلیل ہو

ذَلِكَ مِنْهُ اَوْلَئِكَ رَوَّافَاتُ الْمَوَارِدِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي

یائسہ اور یہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی میں بشرط ہین

الْمَجْتَهِدِ الْمَطْلُوقِ وَاَمَّا الَّذِي هُوَ دُوْنَهُ فِي الْمَرْتَبَةِ فَهُوَ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ میں اوس سے کمتر ہو

مُجْتَهِدٌ فِي الْمَذْهَبِ هُوَ مُقَدِّدٌ لِاِمَامِهِ فِيمَا ظَهَرَ فِيهِ

مجتہد فی المذہب ہے اور وہ اپنی امام کا اون حکام میں جو مضامین پر چکا ہے مقلد ہوتا ہے

نَصُّهُ لِكَيْلَا يَغْرُبَ قَوْلُ اِمَامِهِ وَمَا بَنَى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ

پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جہر اوسنی اپنی مذہب کے بنارہی ہی جانا کرتا ہے

فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَّمْ يَغْرُبْ اِمَامُهُ نَصًّا اِجْتِهَادِيًّا

جس صورت ایسا حادثہ پیدا ہو جائے جس کی امام کی کچھ نص معلوم نہیں ہو تو نوائین امام کی مذہب پر چکا ہوگا

عَلَى مَذْهَبِهِ وَخَرَجَ يَأْمُرُ اَقْوَالَهُ وَعَلَى مِثْوَالِهِ وَدُوْنَهُ

اور اوسکو امام کی اقوال سے اور اوس کے وضع پر نکلتا ہے اور اوس سے

فِي الْمَرْتَبَةِ مُجْتَهِدُ الْفَقِيْهِ وَهُوَ الْمُتَجَرِّبُ فِي مَذْهَبِ اِمَامِهِ

مرتبہ میں کمتر مجتہد الفقہا ہوتا ہی اور وہ اپنی امام کے مذہب کا متجرب

الْمُتَمَلِّكُ مِنْ تَرْجِيْهِ قَوْلِ عَلَا خَرُوجِهِ مِنْ وُجُوْهِ اَصْحَابِ عَلَا

ایک قول کو دوسری پر اور صاحبان علم کے وجوہ میں ایک جہ کو دوسرے پر ترجیح دینی ہو

اٰخَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَبْوَابِ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اَخْتَلَفُوْا فِي

ناور ترجیح دینا اعلیٰ باب مجتہدین کی اختلاف کی بیان میں مجتہدین کے

بِاخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

تَصَوِّبُ الْمُجْتَمِعِينَ فِي الْمَسَائِلِ الْفُرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيهَا

صواب پر ہونے والے مسائل فرعی میں کہ اولین حکم قطع نہیں ہے اختلاف کی ہے

هَلْ كُلُّ مُجْتَمِعٍ فِيهَا مُصِيبٌ وَالْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ وَقَالَ

آیا ان مسائل میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہی یا اولین ایک صواب پر ہے

يَا أَوَّلَ الشَّيْخِ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو يُوسُفَ

حلقہ اول کے توشیح ابو الحسن اشعری اور قاضی ابوبکر اور ابو یوسف

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ شَرِيحٍ وَنَقَلَ عَنْ جَمْعٍ مِمَّنْ كَلِمَاتٍ

اور محمد بن الحسن اور ابن شریح نقل ہوئی ہیں اور ان عہد کی جمہور متکلمین سے

مِنَ الْأَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْحَرَّاجِ لَا بِي يُوسُفَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الحراج میں اس طرف

اِتِّسَارَاتٌ إِلَى ذَلِكَ تُقَارِبُ التَّصَرُّحَ وَبِالْثَّانِي قَالَ جَمْعُهُمْ

ایسے اتاری ہیں کہ تصریح کے قریب قریب ہیں اور ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءُ وَنَقَلَ عَنِ الْأَمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ

فقہاء نقل ہیں اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن اسماعیل

فِي الْفَوَاطِيعِ أَنَّهُ ظَاهِرٌ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْيَضَاوِيُّ فِي الْمَنْزَجِ

فواطیع میں کہتا ہے کہ ظاہری کا ظاہر مذہب یہی ہی بیضاوی منہاج میں کہتا ہے

اِخْتَلَفَ فِي صَوَابِ الْمُجْتَمِعِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ أَنَّ لِكُلِّ صَوْرَةٍ

کہ مجتہدین کے صواب پر ہونے کا اختلاف اس خلاف پر مبنی ہی جو ہر ایک صورت کیوں ہے

حُكْمٌ مُعَيَّنٌ عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ ظَنِّيٌّ وَالْمُخْتَارُ مَا صَحَّ عَنْ شَيْخٍ

ایک حکم معین ہوئے ہیں یا قطعی دلیل ہو اگر ظنی ہو اور مختار وہی جو امام شافعی ہی صحیح ہے

أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ حُكْمٌ مُعَيَّنٌ عَلَيْهِ أَمَارَةٌ مُكْمَلَةٌ وَجَدَهَا أَصَابُ

کہ حادثہ میں حکم معین ہوتا ہے اور اس پر نشانیاں ہوتی ہیں جسے اذکوبالیا مصیب علی اور حسنی اذکوبو

فَقَدْ هَانُ خَطَاؤُهُ وَلَمْ يَأْتِرْ لَانَ الْإِجْتِهَادِ مَسْبُوقٌ بِالْإِدْلَةِ لَا لَهَ

کہاں جو کچھ اور گنہگار نہیں ہوا اس لیے کہ اجتہاد و دلائل سے بعد سے کیونکہ

طَلَبُهَا وَالِدَلَالَةِ مُتَأَخِّرَةٌ عَنِ الْحُكْمِ فَلَوْ تَحَقَّقَ الْإِجْتِهَادُ أَنْ لَا يَجْتَمِعَ

اجتہاد و دلائل کے ملاپ سے تاخیر ہوتی ہی اور ولایت سے ہی متاخر ہوتی ہی پھر اگر دو اجتہاد جمع ہوں تو اجتہاد

النَّقِیضَانِ وَلَا نَهَ قَالَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ أَصَابَ فَلَهُ

نقیضین ہو جائے اور ایسے کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے جو مجتہد نصیب ہوتا ہی اس کے لیے

أَجْرَانِ مَنْ أَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ وَلِحَدِ قَلِيلٍ كَوْنُ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْخَالِفُ

دو ہزار اجر ہی و جو کچھ گلا اس کی واسطے ایک اجر ہی کیونکہ اعتراض اگر حادثہ کہ حکم متعین ہو تو واسطے مخالفت سے

لَهُ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَيَفْضَحُ لِقَوْلِهِ نَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ

کہو ال کہ حکم موافق انزال اللہ کی نہیں دیا پھر وہ حق ہو چکا اس واسطے کہ اگر مخالف فرمائی اور جو کسی حکم کے

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قُلْنَا أَمْرًا بِالْحُكْمِ بِمَا

اللہ کی آیت ہی پر سو وہ ہی لوگ ہیں بی حکم ہم جواب دیتی ہیں یہ امر اس کے

ظَنَّهُ وَإِنْ أَخْطَا الْحُكْمُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قِيلَ كَوْنُ بَصُورِ الْجَمِيعِ

ظنون حکم کا ہی اگر حکم نازل الہی ہی جو کچھ کہتا ہے اگر سب مجتہد صحیح قیاس دین

مَا جَازَ نَصَبُ الْخَالِفِ قَدْ نَصَبَ أَبُو بَكْرٍ زَيْدٌ قُلْنَا كَمْ يَجُزُّ

تو مخالف کہ منصوب کرنا جائز نہیں ہوتا اور حال یہ ہی کہ ابو بکر نے زید کو منصوب کیا ہی جواب ہی میں

تَوَلَّيْتُ الْمُبْطِلَ الْخَطِئَ لَيْسَ يَبْطُلُ إِنْتَهَى كَلَامُ الْبَيْضَاوِيِّ قَوْلُهُ

مبطلا کا وال کرنا جائز نہیں ہی اور خطیے بطل نہیں ہوتا بیضاوی کا کلام تمام ہوا

لِكُلِّ صُورَةٍ حُكْمٌ أَخْ فَلْنَا حُكْمٌ عَلَى الْغَيْبِ بِإِدْلَالِ قَوْلِهِ

کُل صوریہ حکم اخف تھا ہم کہتے ہیں غیب پر بلا دلیل حکم ہے ہوا

مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ أَخْ فَلْنَا مَعْنَاهُ فِي كُلِّ حَادِثَةٍ

ما صح عن الشافعی ان فی حادثہ اخف ہم کہتے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حادثہ میں

قَوْلُهُ هُوَ أََوْفَقُ بِهَذَا صَوْلٍ وَأَقْعَدُ فِي طَرِيقِ الْإِجْتِهَادِ وَعَلَيْكَ مَا

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں کے چہاں چہاں اور اجتہاد کے طریقوں کے

ظَاهِرَةٌ مِّنْ دَرَكِ الْإِجْتِهَادِ مَن وَجَدَهَا أَصَابَ وَمَن فَقَدَهَا

ظاہر نشان ہوتی ہی جس نے اس نشان کو پایا جواب پر پہنچی اور جس نے اس کو گم کیا

فَقَدَ خَطَاةً وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَزَامَةً نَّصٍّ فِي أَوَائِلِ الْأُمُورِ

بیشک جو گم کیا اور گنہگار نہیں ہوا اور یہ سب سے زائد کے اوایل میں بہر نص موجود ہے کہ

الْعَالِمُ إِذَا قَالَ لِلْعَالِمِ أَخْطَاةٌ فَمَعْنَاهُ أَخْطَاةُ الْمُسْلِكِ السَّيِّئِ

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہی کہ تو نے خطا کی تو اس کی یہ معنی میں کہ تو نے اس راستہ میں

الَّذِي يَلْبَغِي لِلْعُلَمَاءِ أَنْ يَسْكُوهُ وَبَسْطُ ذَلِكَ وَمَثَلُهُ بِمَثَالِ

کو شمار کو اور سیر طیارہ اور اسے خطا کے اور اس کو یہی تفصیل سے لکھا ہے اور اس کی بہت مثالیں لائی

كَثِيرَةٌ وَمَعْنَاهُ إِذَا كَانَ فِي الْمُسْلِكِ خَيْرٌ أَوْ لَوْحِدٌ فَقَدْ أَصَابَ

یا اس کی بہت سی مثالیں اور اس میں خیر واحد ہوتا ہی تو جس نے اس کو پایا بیشک نصیب ہوا

مَنْ وَجَدَهَا وَأَخْطَاةً مَّنْ فَقَدَهَا وَهَذَا أَيْضًا مَبْسُوطٌ فِي الْأَمْرِ

اور جس نے اس کو پایا وہی خطا کی اور جس نے اس کو گم کیا اس میں یہ بھی مفصل ہے

قَوْلُهُ لِأَنَّ الْإِجْتِهَادَ مَسْبُوقٌ إِلَى الْخَيْرِ قَدْ تَعَبَّدَ نَا اللَّهُ تَعَالَى

قوله ان الاجتہاد مسبوق الی الخیر ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہی عبادت پکرائی ہے

بِأَنْ تَعْمَلَ مَا يُوَدِّي إِلَيْهِ اجْتِهَادُ نَا فَطَلَبُ الَّذِي نَعْمُ الْجَمَالَ

کہ ہم وہ عمل کیا کریں جس طرف ہمارا اجتہاد پہنچا دے پس ہم ہی اجمال علم کو مانتے ہیں

لِلْحَيْطُ بِهِ تَفْصِيلًا قَوْلُهُ لِاجْتِمَاعِ التَّقْيِضَانِ فَلَنَا هُوَ كَخِصَالِ

ہا کہ اس کی درمیدی تفصیل علم حاصل کریں تو لا یشیق التیقضان ہم کہتے ہیں یہ

الْكُفَّارَةُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا وَاجِبٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ قَوْلُهُ مَرَّضًا

جیسے کفارہ کی چیز میں کو وہ سب واجب ہیں اور واجب نہیں ہیں قوله من اصاب

فَدَا أَجْرَانِ قُلْنَا هَذَا عَلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لِأَنَّ الْخَطَاءَ الَّذِي يُوجِبُ

اگران بسم کہتے ہیں یہ ہوگا مفسر ہے مفید نہیں اس لیے کہ جس خطا سے انوار بابت

الْأَجْرُ لَا يَكُونُ مَعْصِيَةً فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَا حُكْمَيْنِ لِلَّهِ تَعَالَى أَحَدُهُمَا

معصیت نہیں ہوگی سو ضروری کہ وہ دونوں حکم الہی ہی ہوں گا اور ممکن ہے کہ ایک اور

أَفْضَلُ مِنَ الْآخِرِ كَالْعَزِيمَةِ وَالرَّخْصَةِ أَوْ هَذَا فِي الْقَضَاءِ وَلَا بُدَّ

افضل سے جیسے عزیمت اور رخصت یا یہ ممکن ہے اور بالکل

أَنَّ الْمُتَحَقِّقَ فِي الْخَارِجِ إِمَّا قَوْلُ الْمَدْعَى أَوْ الْمُنْكَرُ قَوْلُهُ أَمَّا بِالْحُكْمِ

نہج میں یا تو مدعی کا قول ثابت ہوگا یا منکر کا قول اور امر بالحق

بِمَا ظُنُّوا قُلْنَا اعْتَرَفَ بِمَقْصُودِنَا قَوْلُهُ وَالْخَطْءُ لَيْسَ بِمُبْطِلٍ

بما ظن ان بسم کہتے ہیں یہ مقصود کا اقرار ہے قول والخطا لیس مبطل

قُلْنَا مَا لَكُمْ يَكُنْ مُبْطِلًا لَمْ يَكُنْ مُخَالَفًا لِلْحَقِّ لِأَنَّ كُلَّ مُخَالَفٍ

ہم کہتے ہیں جب خطا مبطل نہیں ہے تو حق کا مخالف ہی نہیں ہی اس لیے کہ حق کا مخالف

لِلْحَقِّ مُبْطِلٌ وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَالْحَقُّ أَنَّ مَا

تو مبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد بجز کرا ہے کی کیا ہے اور حق یہی کہ جوابات

نَسِبَ إِلَى الْأُمَّةِ الْأَرْبَعَةِ قَوْلُ قُحْرٍ مِنْ بَعْضِ تَصْرِيحَاتِهِمْ

جہان ان امام کی طرف سے یہ قول دیکھنے سے تصریحات سے نکالا ہوا ہے

وَلَيْسَ نَصًّا مِنْهُمْ وَأَنَّهُ لَا خِلَافَ لِلْأُمَّةِ فِي تَصْوِيبِ الْمُجْتَمِعِينَ

اور ان کے بیان سے مخصوص نہیں ہے اور حق یہی کہ امت کو مجتہدین کے تصویب ہو سکتا

فِيمَا خِيفَ فِيهِ نَصًّا أَوْ إِجْمَاعًا كَالْقُرْآنِ السَّبْعِ وَصِيغَ الْأَدْعِيَةِ

جہاں کہ اختیار را زردی نص یا اجماع کی ثابت ہی خلاف نہیں ہے جیسے ساتوں قرآنین اور دعاؤں کی کلمات

وَالْوَشْرِ لِسَبْعٍ وَتِسْعٍ وَوَاحِدٍ عَشْرَةٍ

اور دس کے سات اور نو اور گیارہ رکعتیں

فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُخَالَفُوا فِيمَا خَيْرَ فِيهِ دَلَالَةٌ وَالْحَقُّ أَنَّ

تو ایسے ہی سزاوارتہ ہیں کہ جہان اختیار دی جائے کی ثابت ہی خلاف کریں اور حق تو یہی کہ

الْاِخْتِلَافُ أَرْبَعَةُ أَفْسَادٍ أَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيهِ الْحَقُّ قَطْعًا

اختلاف چار قسم ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جس میں حق یقینی متعین ہے

وَيَجِبُ أَنْ يَنْقُضَ خِلَافُهُ لِأَنَّهُ بَاطِلٌ يَقِينًا وَثَانِيهَا مَا تَعَيَّنَ

اور واجب ہے کہ اس کا خلاف توڑا جائے کیونکہ یقیناً باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ اوچھین

فِيهِ الْحَقُّ بِغَالِبِ الرَّأْيِ فِي خِلَافِهِ بَاطِلٌ ظَنًّا وَثَالِثُهَا مَا كَانَ

باغیاب اس کے متعین ہوا اور اس کا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور چوتھی قسم وہ کہ

كُلًّا طَرَفٌ فِي الْخِلَافِ فَحَيْرٌ فِيهِ بِانْقِطَاعِ وَرَابِعُهَا مَا كَانَ كُلًّا طَرَفٌ فِي

خلاف کی دونوں طرفین یقینی اختیار دی ہوئی ہوں اور جو ہی قسم وہ کہ

الْخِلَافِ فَحَيْرٌ فِيهِ بِغَالِبِ الرَّأْيِ تَقْضِيْلُ ذَلِكَ أَنَّهُ إِنْ كَانَتْ

خلاف کی دونوں طرفین ہوا غالب اس کے اختیار دی ہوئی ہوں اور اس کے تفصیل یہی کہ اگر

الْمَسْئَلَةُ نِيْمًا يَنْقُضُ فِيهَا قَضَاءُ الْقَاضِي بَأَنِّ يَكُونُ فِيهَا نَضْضٌ

مسئلہ اس قسم کا ہے جس میں قضا قاضی کا نقص لازم آتا ہے اس طور کہ اس مسئلہ میں

صَحِيحٌ مَعْرُوفٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ

سچے صلح سے صحیح معروف موجود ہو پس جو

اجْتِهَادٌ خِلَافُهُ فَهُوَ بَاطِلٌ نَعَمْ رَبَّنَا بَعْدَ رَجْمِ نَصْرٍ صَلَّى

اجتہاد اور کسی خلاف ہوگا سو وہ باطل ہوگا ہاں اتنا ہی کہ سبب نادانستی نص

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ وَيَقُومَ الْحُجَّةُ وَإِنْ

رسول صلح کے معذور رہا جانا ہی جب تک کہ وہ نہ پہنچے اور حجت قائم ہو اور اگر

كَانَ الْاجْتِهَادُ فِي مَعْرِفَةٍ وَاقِعَةٍ قَدْ وَقَعَتْ ثُمَّ اسْتَبَيَّ

اجتہاد کسی ایسی واقعہ کی دریافت کر رہا ہو کہ وہ ہو چکا ہو اور اس کا حال مشتبہ ہو گیا ہو



الْحَالِ مِثْلَ مَوْتٍ زَيْدٌ حَيَاتُهُ فَلَا يَحْرَمُ أَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ لَعَنَ

معلوم نہیں رہا جسے زید کی موت اور حیات سو بالضرورت حق ایک ہی جانب ہوا

رَبِّمَا يَعْدُرُ الْخَطُّ بِاجْتِهَادِهِ وَإِنْ كَانَ الْأَجْمَعُ تَادِي فِي أَمْرِ

ہاں بعض وقت اجتہاد کا خط معذور ہوتا ہے اور اگر اجتہاد ایسے باب میں ہو

فَوْضَ إِلَى تَحْرِي الْجَمْعِ يَدُ وَكَانَ الْمَأْخُذُ أَنْ مُتَقَارِبِينَ

کہ جمعہ کی اچھل پڑ جائے تو ہاں اور اس کی دونوں مائد باہم قریب قریب ہوں اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهَا بَعِيدًا مِنْ الْأَذْهَانِ جَدًّا إِنْ جِئْتَ بِرِي

اوپر سے کسی کو کسی سا اذہان سے ایسا نہایت بعید نہ ہو کہ اس مائد والا

أَنَّ صَاحِبًا مُقْصِرٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ عَادَتِهِمْ

تقصیر والا سمجھا جائے کہ بیشک لوگوں کی محاورہ اور عادت سے باہر ہو گیا ہے

فَالْجَمْعُ تَدَانِ مُصَيَّانِ مِثْلَ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایسی دونوں جمعہ نصیب ہوتی ہیں مثلاً کسی نے دو شخصوں میں سے ہر ایک کو ایک کہا

مِنْهَا أَعْطَى كُلَّ فَقِيرٍ وَجَدْتَهُ دِرْهَمًا مِنْ مَالِي قَالَ كَيْفَ

کہ چھوٹا فقیر ملے اس کو میرے مال میں سے ایک درہم دیدیا کہ اوسنی کہا کہ میں کہوں کہ

أَعْرِفُ أَنَّهُ فَقِيرٌ قِيلَ إِذَا اجْتَمَعَتْ فِي تَلْتِمِ قَرَأَتِ الْفَقْرُ

معلوم کروں کہ وہ فقیر ہے کہا جب تو قرآن کی تلاوت میں کوئی فقر کرے گا

ثُمَّ أَتَاكَ التَّلْمُ أَنَّهُ فَقِيرٌ فَأَعْطَاهُ فَاخْتَلَفَا فِي رَجُلٍ قَالَ

پھر جبکہ اطمینان ہوا کہ یہ فقیر ہے پس اس کو دیدیا کہ اس دن تو شخص کو ایک ہی کی حالت میں ہٹا دیا گیا

أَحَدُهُمَا فَقِيرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَا وَالْمَأْخُذُ أَنْ مُتَقَارِبِينَ

ایکے کہا یہ فقیر ہے اور دوسری نے کہا فقیر نہیں ہے اور مائد دونوں کی باہم ایسے قریب ہیں

كَيْسُوغُ الْأَخْذِ بِمَا فَهْمًا مُصَيَّانِ لَأَنَّهُ مَا أَدَارَ الْحُكْمَ إِلَّا

کہ اوں دونوں مائد ہی سنجائی پس دونوں نصیب ہیں ایسی کہ اوسنی اپنی حکم کو اسی پر وار لیا ہے



مَنْ يَقَعُ فِي تَحَرُّيْهِ أَنَّهُ فَقِيرٌ وَقَدْ رَفَعُ فِي تَحَرُّيْهِ ذَلِكَ

کہ جسکی اہل میں وہ فقیر معلوم ہو اور بیشک اسکی اہل میں بلاتلہری قصور کے یہ ہے

مَنْ غَيْرُ تَقْصِيرٍ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا أَعْطِيَ تَاجِرًا كَيْدًا

ایاکہ فقیر سے برخلاف ایسی صورت کے کہ کسی بڑی سوداگر

لَهُ خَدَمٌ وَحَشَمٌ فَإِنَّ الْقَائِلَ بِفَقْرِهِ يَعْدُو مَقْصَرًا وَلَا

خدم حشم وال کو دیدی کیونکہ جو شخص ایسے سوداگر کو فقیر سمجھے، قصور والا نہ جانتا ہے ایسی

يَسُوغُ الْإِخْذَ بِالشَّبَهَةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا فَهِيَ مَقَامُ

شبهہ سی نہ لیا جدید وہ گیا ہی جائز نہیں ہے جس یہاں دو مقام میں

أَحَدُهُمَا أَنَّهُ فَقِيرٌ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْ لَا وَلَا شُبُهَةَ أَنَّ الْحَقَّ

ایک تو یہ کہ آیا وہ حقیقت میں فقیر ہے یا نہیں اور بلاشبہ میں تو حق ایک ہی بات ہے

فِيهِ وَاحِدٌ وَأَنَّ التَّقْيِضَيْنِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالثَّانِي أَنَّ

اور بیشک دو تقیض میں جمع نہیں ہو میں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جسے

مَنْ أَعْطِيَ غَيْرَ الْفَقِيرِ عَلَى ظَنِّ فَقْرِهِ هَلْ هُوَ مُطِيعٌ أَمْ لَا

تو اگر کو اپنی گمان میں فقیر سمجھ کر دیا آیا وہ حکم کا مطیع ہے یا نہیں

وَلَا شُبُهَةَ أَنَّهُ مُطِيعٌ نَعْمَ مَنْ وَافَقَ ظَنُّهُ الْحَقِيقَةَ قَدْ

اور بلاشبہ وہ مطیع ہے ان جگہ گمان حقیقت کے مطابق ہو گیا اوسنی

نَالَ حَظًّا وَافِرًا وَإِنْ كَانَ الْاجْتِهَادُ فِي اخْتِيَارِ مَا خَيْرَ

بڑا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اختیار دی ہوئی بات کے اختیار کر نہیں ہو

فِيهِ كَأَحْرِفِ الْقُرْآنِ وَصِيغِ الْأَدْعِيَةِ وَكَذَا مَا فَعَلَهُ

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی جی صلح کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ تَسْهِيلٍ لَعَلَّ

کے لئے وضع کے افعال انت پر سہولت کیواسطے

لَا يَسُوعُ كَوْنَهَا كُلَّهَا وَبِئْسَ الْأَصْلُ الْمَصْلُحَةُ فَالْجُتْهَانِ

یہودیہ ہر ایک دفعہ اصل مصلحت کرنا وہی ہے سو ایسی دونوں جہتیں

مُصِيبَانِ فَهَذَا كَلِمَةٌ بَيْنَ الْأَيْبِغِ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوَقَّعَ فِيهِ

مُصِيبَةٌ بُولِ بَيْنِ بَسْ بَسْ سببِ خرابی کیونکہ سزاوار نہیں ہے کہ ایمان تو وقت کر ہی

وَمَوَاضِعُ الْاِخْتِلَافِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَمَعْظَمُ أُمُورِ احْدَا

مذہب اور اختلاف کی موانع اور معظم موانع کے امور میں

أَنْ يَكُونَ وَاحِدٌ قَدْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ وَالْآخِرُ لَمْ يَبْلُغْهُ

ایک تو یہی کہ حدیث ایک کو تو ملے اور دوسری کو نہ پہنچے

وَالْمُصِيبُ هَهُنَا مُتَعَيِّنٌ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ عِنْدَ كُلِّ

نوعت میں مصیب متعین ہی ہوتی ہے دوسرا امر یہ ہے کہ ہر ایک کی پاس

وَاحِدٌ أَحَادِيثُ وَأَثَارُ قِيَمَةِ الْإِفَةِ وَقَدْ اجْتَهَدَ فِي تَطْبِيقِ

حاشیہ و آثار ایمان شافعیوں اور اوسنی ایک کو ایک ہی مطابق کر دینے

بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَرْجِمَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَادَى اجْتِهَادُهُ إِلَى

اور ایک کو ایک پر ترجمہ دینی میں اجتہاد کیا سو اس کے اجتہاد کے

حَدِّثُهَا لِاِخْتِلَافٍ مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ وَالثَّالِثُ أَنْ يَخْتَلِفَ

ایک کلمہ یا کلموں کے لفظ سے اختلاف واقع ہو گیا اور دوسرا امر یہ ہے

فِي تَفْسِيرِ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ وَحَدَّثَهَا الْجَامِعَةُ الْمَانِعَةُ

کہ الفاظ مستعمل کی تفسیر میں اور الفاظ کی جامع اور مانع حدود میں

أَوْ مَعْرِفَةِ أَرْكَانِ الشَّيْءِ وَشُرُوطِهِ مِنْ قِبَلِ السَّيْرِ وَالْحَدِّثِ

یا ایک شے کی اركان اور شروط کی معرفت میں بطور سیر اور حد

وَتَحْدِثِ مَنْطِقٍ وَصِدْقٍ مَا وَصِفَ وَصَفًا عَامًّا عَلَى هَذِهِ

اور مبدعہ یا منطق یا صحت پر وہ مفہوم صادق آبادی جو وصف عام ہی

الصُّورَةُ الْخَاصَّةُ أَوْ انْطَبَاقُ الْكُلِّيَّةِ عَلَى جُزْئِيَّاتِهَا وَنَحْوُ ذَلِكَ  
موصوف ہوا ہی یا مطلق کہ کلیہ اپنی جزئیات پر منطبق ہوا وی اور کسی اور طور سے

فَادَى جُتْهَادُ كُلِّ وَاحِدٍ إِلَى مَذْهَبٍ وَتَرَايَعُ أَنْ يَخْتَلِفُوا  
پھر ہر ایک کی اجتہاد سی ایک ایک مذہب پر جا وی اور ہر ایک سے دوسرے سے

فِي الْمَسَائِلِ الْأَصُولِيَّةِ وَيَتَفَرَّغُ عَلَيْهِ الْاِخْتِلَافُ فِي الْمَرْفُوعِ  
اور فقہاء اصول کے مسائل میں اختلاف کریں اور اہل فروع میں اختلاف ہو جائے

وَلِجُتْهَادِ هَذِهِ الْأَقْسَامِ مُصِيبَانِ إِذَا كَانَ مَا حَذَاهُمَا  
ان اقسام میں دونوں مجتہد صیب ہوں گے جس صورت میں کہ ان دونوں کا ماخذ

مُتَقَارِبِينَ بِالْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا وَالْحَقُّ أَنَّ الْمَسَائِلَ الْمَذْكُورَ  
ہماری معنی ذکر کیے گئے اعتبار سے ملنا چلتا ہو اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

فِي كُتُبِ أُصُولِ الْفِقْهِ عَلَى قِسْمَيْنِ قِسْمٌ هُوَ مِنْ بَابِ تَتَبُّعِ  
مسائل مذکورہ دو قسم ہیں ایک قسم تو اعتبار سے

لُغَةِ الْعَرَبِ كَالْخَاصِّ وَالْعَامِّ وَالنَّصِّ وَالظَّاهِرِ وَمِثْلِهِ  
عربی لغت کی جیسی خاص اور عام اور نص اور ظاہر اور اسکی مثال

كَمِثْلِ قَوْلِ الْبَغَوِيِّ هَذَا اسْمٌ مُكْرَهٌُ وَذَلِكَ مَعْرِفَةُ  
جیسے لغوی کا قول ہے یہ اسم مکروہ ہے اور وہ معرفہ ہے

وَهَذَا عِلْمٌ وَذَلِكَ اسْمٌ جَنَسٌ وَالْفَاعِلُ مَرْفُوعٌ وَالْمَفْعُولُ  
اور یہ علم ہی اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہی اور مفعول

مَنْصُوبٌ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْقِسْمِ كَثِيرٌ اخْتِلَافٌ وَقِسْمٌ هُوَ  
منسوب ہوتا ہی اور اس قسم میں کچھ بہت اختلاف نہیں ہے اور ایک قسم

مِنْ بَابِ تَقْرِيبِ الذِّهْنِ إِلَى مَا يَفْعَلُهُ الْعَاقِلُ بِسَلِيْقَتِهِ  
باب اعتبار ذہن پہنچانی کی اور بات پر جو عاقل لوگ اپنی سلیقہ سے کیا کرتی ہیں

تَفْصِيلُهُ أَنْكَ إِذَا لَقِيتَ إِلَى عَاقِلٍ كِتَابًا عَتِيقًا قَدْ تَقَدَّرَ

اسکی تفصیل سے کہ تو نے اگر کے عاقل کو ایک ایسی بڑی کتاب دی جسے

بَعْضُ حُرُوفِهِ وَأَمَرَتْهُ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدَّ إِذَا اسْتَبَدَّ عَلَيْهِ

بعض حروف بڑا لگتی ہوں اور اسکو پڑھنی کو کہا پس وہ عاقل نہیں جب اس پر کوئی حرف آئیگا

يَتَّبِعُ الْقُرْآنَ وَيَتَّبِعُ الصَّوَابَ وَرُبَّمَا يَخْتَلِفُ عَاقِلَانِ

تو قرآن تلاش اور صواب انکل کرگا اور بعضے وقت ایسی جگہ دو عاقل مختلف ہو جائیں

فِي مِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا عَنِ الْعَاقِلِ طَرِيقَانِ كَيْفَ يَتَّبِعُ الدَّلِيلَ

اور جب عاقل کو دو راہیں آتی ہیں تو وہ اہل کو کیسا تلاش

وَيَتَخَصَّصُ عَنِ الْمَصَالِحِ وَيَخْتَارُ الْأَرْحَمَ وَالْأَقْلَ شَرًّا فَاذْكُرْ ذَلِكَ

اور مصالح کو کیسا تخص کر لے اور مکر کو اور خیرین نقصان کمتر ہو پس نہ کر لیتا ہے ایسی ہی

الْأَوَائِلُ مَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ أَحَادِيثٌ مُخْتَلِفَةٌ أَجَاوِزُ أَقْدَاحِ

اول تھا رہی جب انکو مختلف حدیثیں ملین تو انہوں نے اپنی اپنی

نَظَرِهِمْ فِي ذَلِكَ فَأَفْضَى لِحُجَّتِهِمْ إِلَى الْحُكْمِ عَلَى بَعْضِهَا

نظر کی تیرا دین لگائی شروع کیے پھر کوئی اجتہاد کا یہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو مستحکم ہو گیا

بِالنَّسَبِ وَتَطْبِيقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَرْجِيحُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی سے تطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی اور

كَذَلِكَ مَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مَسَائِلُ كَمْ يَكُنِ السَّلَفُ تَكَلَّمُوا

اور ایسی ہی جب ان پر ایسی مسائل پیش آئی کہ سلف نے انہیں کلام نہیں کیا تھا

فِيهَا اخَذُوا التَّظْيِيرَ بِالتَّظْيِيرِ وَاسْتَدْبَطُوا الْعِلَلَ وَبِالْجُمْلَةِ

تو انہوں نے ایک نظیر کو نظیر ہی یا اور اوکی عثمانی نکالین اور خلاصہ یہ ہے

فَكَانَتْ لَهُمْ صَنَائِعُ أَنْدَعُوا إِلَيْهَا سَلِيْقَتَهُمُ الْخُلُوقَةِ فِيهِمْ

کہ اوکی بہی بند پڑتی کہ اپنی اپنی بدیہی سلیقہ ہی اور سیطرف سہارا لیا جسے

کَمَا يَنْدَفِعُ الْعَاقِلُ فِي أَمْرِ يَنْبَغِي لَهُ فَرَادَ قَوْمٍ أَنْ يَسْرِدُوا

جیسی عاقل اپنی باتوں میں سہارا دیتا ہے کہ قوم کو گمراہی سے بچا سکے اور ان کی باتوں کو

صَنَاعِعُهُمُ الَّتِي ذَكَرُوهَا مُفَصَّلَةً فِي كِتَابِهِمْ وَأَشَارُوا

حدیث کے روایت میں جب کریں وہ عمل در آئے گا جو انہی نے ان کے کتب میں مفصل ذکر کیا ہے

إِلَيْهَا فِي ضَمْنِ كَلَامِهِمْ وَأُخْرِجَتْ مِنْ مَسَائِلِهِمْ وَإِنْ

یہاں ہی کلام کی ضمن میں اس طرف اشارہ کیا ہے یا وہ ضائع ہو گئے مسائل میں سے کسی کا لین اور اگرچہ

لَمْ يَذْكُرُوهَا وَتَلَقَّتْ عَقُولُ الْخَلَفِ كَثْرَ صَنَاعِعِهِمْ

انہوں نے ان کو ذکر نہیں کیا اور پیچیدگیوں کی عقلوں کی اکثریت ضائع ہو گئی اور اس سلیقہ کے

بِالْقَبُولِ لِمَا جُلُوْا عَلَيْهِ مِنَ السَّلِيْقَةِ فِي مِثْلِ ذَلِكَ

ذریعہ سے اس پر اس بات میں متفق ہو گئے ہیں کہ ان کا لین

تَقْصَرَتْ أُمُورُ أَمْسَلِيَّةٍ فَمَا يَنْبَغِي مَدُّهُ عَلَى قِيَاسِ ذَلِكَ

بہر وہ ضائع ہو گئی اور امور سہلہ نہیں گئے اور اس قیاس پر

لَمَّا أَفْرَغُوا جَهْدَهُمْ فِي رَوَايَةِ الْحَدِيثِ وَمَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ

جب وہ اپنی کوشش کو حد تک پہنچا دیں اور صحیح حدیث کو سمجھ گئے

مِنَ السَّقِيمِ وَالْمُسْتَفِيزِ مِنَ الْغَرِيبِ وَمَعْرِفَةِ أَحْوَالِ

اور مستفیض کو غریب سے پہنچا دیں اور با عتبار حرج اور تقدیل

الرَّوَايَةِ جَرَحًا وَتَعْدِيلًا وَكِتَابَةً أَمَّا الْحَدِيثُ فَصَحِيحًا

کے راویوں کی حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی کتب میں اور صحیح حدیث کو صحیح

جَسَدًا فِي تِلْكَ الْمَبَادِينِ بِسَلِيْقَتِهِمُ الْخُلُوقَةَ فِي عَقُولِهِمْ

کے جسم میں تو وہ اپنی سلیقہ کی زور سے جو ان کے عقول میں پیدا کیا گیا وہی ہے بدلتا ہوا

تَرَجَّأَ قَوْمٌ آخَرُونَ وَجَعَلُوا صَنَاعِعَهُمْ تِلْكَ كَلِمَاتٍ

میں سے ہزاروں کلمات بن گئے اور انہوں نے ان کو ضائع یعنی سوخت ہو گیا کہ فاعل ہی

مَدُونَةٌ وَهَذَا فَأَيْدِي جَلِيلَةٍ هِيَ أَنْ مِنْ شَرْطِ الْعَمَلِ  
 مدونہ نامی اور یہاں پر عمدہ فائدہ ہے کہ ایسی ایسی سفادت

يُمَثِّلُ هَذِهِ الْمَقَدَّمَاتِ الْكَلِمَاتِ أَنْ لَا يَكُونَ الصُّورَةُ  
 کہ یہ ہر عمل کے لئے بہت سے کہ وہ خاص جہت سے صورت

الْجَزْئِيَّةُ لَمْ يَقَعْ فِيهَا الْكَلَامُ مِمَّا سَبَقَ إِلَى الْعُقُلِ فِيهَا  
 جس میں بحث ہو رہی ہے اس میں سے کہ ہو کہ عقلا کو اس میں

ضِدَّ حُكْمِ الْكَلِمَاتِ لِأَنَّهُ كَثِيرًا مَا يَكُونُ هُنَاكَ قَرَأْنُ  
 کہتے کہ یہ حاصل ہو چکی ہو کیونکہ یہ بہت اتفاق ہوتا ہے کہ وہاں خاص

خَاصَّةً يُفِيدُ غَيْرَ حُكْمِ الْكَلِمَاتِ وَأَصْلُ الْجَدَلِ هُوَ  
 فرضی ایسی باتیں کہ وہی برحق و حکم کہ یہ ہو جائے اور بدل کی حقیقت یہ ہوتے

اتِّبَاعُ الْكَلِمَاتِ وَثَبَاتُ حُكْمِ قَدْ قَضَى لِعَقْلِ الصُّورِ  
 ہی کہ کلمات کی پیروی اور یہی وہ ثابت کرنا کہ عقل صرف

يَخْلُفُهُ خُصُوصًا بِمَقَامِكُمْ إِذَا رَأَيْتَ حَجْرًا وَأَيَقَنْتَ  
 خصوصیت مقام کی یہ ہے کہ وہی خلاف حکم ہی کہیں ہیں ایسی باتیں کہ یہ ہر جہاں اور یقین

أَنَّهُ حَجْرٌ فَجَاءَ بِجَدَلٍ فَقَالَ الشَّيْءُ لَا نَعْرِفُ بِالْوَلَدِ  
 کہ ہر ایک یہ نہیں کہ یہ ایک بات ہے کہ وہی کہیں کہیں اور عقل وغیرہ ہی سے

وَالشَّكْلِ وَخَوَهَا وَهَذِهِ الصُّورَةُ قَدْ تَشَابَهَ الْأَشْيَاءُ  
 صورت ہوتی ہے کہ یہ دونوں میں شک و شبہ ہوتا ہے کہ یہ تشابہ ہی ہوتی ہے

فِيهَا فَتَقْضِ ذَلِكَ الْيَقِينَ بِأَمْرِكُمْ وَلَا يَعْلَمُ الْمُسْكِينُ  
 یہ ہر دو چیزیں ہر ایک کی بات ہے کہ وہی کہیں کہیں ہوتا ہے

أَنَّ الْيَقِينَ نَحْمَدُ فِي هَذِهِ الصُّورَةِ الْخَاصَّةِ أَكْبَرُ  
 کہ یہ حجت و قیاس وہ نہیں کہ یہ بدل ہو چکا ہے کہ یہاں تک کہ یہی بہت بڑا ہے

مِنْ اتِّبَاعِ الْحِكْمَاتِ فَإِنَّكَ أَنْ تَعْرِكَ أَقْوَاهُمْ عَنْ صِرَاطِ

سو بچنی بہت سبب اور کچھ اور تو کئی اقوال حسنہ سن کر سب سے بہتر سے

السَّنَةِ وَالْاِخْتِلَافُ فِي هَذَا الْقِسْمِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرُّي

اور اس قسم میں اختلاف کا اسباب اہل اصول اور اہل فہم

وَسُكُونِ الْقَلْبِ بِالْجَمَلَةِ الْاِخْتِلَافُ فِي أَكْثَرِ اَصُولِ

اطمینان کی طرف ہی اور خلاصہ یہ ہے کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الْفُقَهَاءِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرُّي وَاطْمِئِنَّا الْقَلْبُ بِمُشَاهَدَةِ

فرائین کے دیکھنے کی اہل اور دلی اطمینان کی طرف رجوع

الْقَرَّائِنِ وَقَدْ اِشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کرنا ہی اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام کے

إِلَى أَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يُؤَدِّي إِلَيْهِ التَّحَرُّي فِي

کئی مواضع میں بہت بار اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف اہل رجوع کرتے ہی جہد

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل لہجہ وادی اوں مواضع میں سے یہ حدیث میں ملتا ہے

فِطْرَكُمْ يَوْمَ تَفْطُرُونَ وَاصْبِرُوا يَوْمَ تَصُونُونَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ

افطار کرو اسی دن ہی جس دن افطار کرو اور صبر کرو اسی دن ہی جس دن قریبی کرو

مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْخَطَا مَوْضُوعٌ عَنِ النَّاسِ فَمَا كَانَ

خطا کی ہنسی حدیث کی یہ معنی ہیں کہ جب تک کہ راہ میں لوگوں کی خطا معاف ہی

سَبِيلُهُ اِلَاجْتِهَادُ فَلَوْ أَنَّ قَوْمًا اجْتَهَدُوا فَلَمْ يَرَوْا

بہت اڑتوں کو مہلت دینے کے لئے ہونے اور

الْاهْلَالَ اِلَّا بَعْدَ ثَلَاثِينَ فَلَمْ يَفْطُرُوا حَتَّى اسْتَوْفَوْا الْعَدَدَ

اہل لہجہ وادی کے یہ معنی ہیں کہ جب تک کہ راہ میں لوگوں کی خطا معاف ہی



ثُمَّ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهُمْ أَنَّ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

پہراؤں کو ثابت ہوا کہ تیس دن کا ہے

فَإِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَاضٍ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَدَّ

تو لی شک و کا روزہ اور فطر بھی اور اوپر بھی ہوا اور سہرا

أَوْ عَسَيْتَ وَكَذَلِكَ فِي الْحَجِّ إِذَا اخْطَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنَّهُ

نہیں ہی اور یہی حج میں اگر انہوں نے یوم عرفہ میں خطا کی تو اوپر بھی گئے

لَيْسَ عَلَيْهِمْ عَادَتُهُ وَخَيْرٌ لِمَا أَصْحَاهُمْ ذَلِكَ وَإِنَّمَا هَذَا

فصل نہیں ہی اور انہوں نے وہی قربانی کا فیصلہ یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ

تَخْفِيفٌ مِّنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَرَفَقٌ بِعِبَادِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ

کے طرف سے تخفیف اور اپنی بندوں پر آسان لے ہی اور ایک

الْحَاكِمُ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ الْجُرْآنُ وَإِذَا اجْتَهَدَ

موضع پر حدیث ہی کہ حکمران اگر اجتہاد کرے اور صواب پر پہنچ جاوے تو اس کی اطاعت ہر اجری

فَاخْطَا فَلَهُ الْجُرْآنُ وَكُلُّهُم مِّنْ إِسْتِقْرَارِ نَصُوصِ الشَّارِعِ

اور اگر اجتہاد کرے اور غلط ہو تو اس کی اطاعت نہیں ہر اجری اور جو نصوص شارع کی نصیحتیں ہوں وہ کو

وَقَفَّاءُ أَهْلُ يَحْصُلُ عِنْدَهُ قَاعِدَةٌ كَلِمَةٌ وَهِيَ أَنَّ الشَّارِعَ

تلاش کرے کہ لو اس کو کھینچا قاعدہ ملے گا کہ جس نے شک شارع

قَدْ ضَبَطَ أَنْوَاعَ الْيَرَمَنِ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ

نے عمدہ قبضہ وضو اور غسل اور نماز اور

وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهَا مِمَّا جُمِعَتْ أُمْلٌ

زکوٰۃ اور روزہ اور حج وغیرہ سے جو جمع ہوئی ہیں ہر

عَلَيْهِ بِأَنْحَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهَا رُكْنًَا وَشَرْطًا وَأَدَاءًا

نہر ح ضبط کر دئی ہیں اس کی لیے رکن اور شرط اور ادائیگی ہیں



وَوَضَعَ لَهَا مَكْرُوهَاتٍ وَمُفْسِدَاتٍ وَجَآئِزَ أَشْبَعَ

اور اس کے واسطے      مکررات      اور      مفسدات اور جائز امور متفرک کر لیے ہیں اور

الْقَوْلَ فِي هَذَا حَقِّ الْأَشْبَاءِ ثُمَّ لَمْ يَخْتِ عَنْ تِلْكَ

اس میں کہنے کا حق تو یہ اور ہے کہ چہرہ اولیٰ ارکان و غیرہ سے

الْأَرْكَانَ وَغَيْرَهَا يُجِدُ وَدِجَامِعَةٍ مَّائِعَةٍ كَثِيرٍ

بصورتِ غرضت جامع اور مانعے خوب بحث مہینے کے

بِحَثِّ وَكُلِّهَا سِئِلَ عَنْ أَحْكَامِ جُرْيَةٍ يَتَعَلَّقُ بِهَا

ہے اور جب کوئے جزائے اسماں سے ہو کہ

الْأَرْكَانَ وَالشُّرُوطَ وَغَيْرَهَا أَحَاثًا عَلَى مَا

ارکان اور شرط وغیرہ سے متعلق بین پوچھنا تو اوسکو اوسکے

يَقْتَبِرُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَغْلَاةِ

ذاتے سمجھ پر جو الفاظ مستعملے سمجھنے میں حوالہ کر دینے ہی

وَأَرْشَدَهُمْ إِلَى رَدِّ الْجَزْئِيَّاتِ نَحْوَ الْكُلِّيَّاتِ

اور بہرہ راہ بنادینے کے جزئیات کو کلیات سے منطبق کر لین

وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ اَللّٰهُمَّ اِلَّا فِيْ مَسَائِلِ قَلِيْلَةٍ

اور اسے پر کیے نہ بڑانے یا اے محمد کہنے مسائل میں

لَا سُبَابَ طَارِيَةٍ مِّنْ حَاجِ الْقَوْمِ وَحُكْمِ فِشْرَعِ

مارضی اسباب کی وجہ سے کہ قوم کا خطہ کر دینا وغیرہ ہے پس وضو

غَسَلَ الْأَعْضَاءَ الْأَرْبَعَةَ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ لَمْ يُحْدِثْ غَسَلَ

مین چارون اعضاء کا دوا شروع کیا بھر دہونے کی کولے

بِحَاجِّ جَامِعٍ مَّا نَعْرِفُ بِهِ أَنَّ الدَّلَالَ دَاخِلٌ فِي حَقِيقَةٍ

جامع مانع حد نہیں مفسر کے جسکی معلوم ہو کہ عضو کے اہل و ضو کے حقیقت میں داخل ہے

أَمْ لَا وَإِنَّ إِسْأَلَةَ الْمَاءِ دَاخِلَةٌ فِيهَا أَمْ لَا وَلَمْ يَقْسِمِ  
 نہیں اور پانی کا پینا حقیقت میں داخل ہے یا نہیں اور پانے کے

الْمَاءِ إِلَى مُطْلِقٍ وَمُقَيَّدٍ وَلَمْ يَبَيِّنْ أَحْكَامَ الْيُزِيدِ  
 اطلاق اور مقید مقرر نہیں کہیں اور کوئی اور تالاب وغیرہ

الْغَدِيرُ وَنَحْوُهَا وَهَذِهِ الْمَسَائِلُ كُلُّهَا كَثِيرَةٌ الْوَقْعُ  
 کے احکام نہیں بیان کی اور یہ تمام مسائل بہت پیش آئیں گے ہیں

لَا يَتَصَوَّرُ عَدَمُ وَقُوعِهَا فِي زَمَانِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَمَا سَأَلَهُ السَّائِلُ فِي قِصَّةِ يَزِيدَ  
 نہیں آئے اور جب آئے کسی سائل نے پیرسقا کا حال

وَحَدَّثَ الْقَلَتَيْنِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الرَّدِّ إِلَى مَا يَفْهَمُونَهُ مِنْ  
 اور قلاتین کے حدیث پر چبے کو اپنی کچھ غلطیوں کا پیرسقا پر عذر کیا کہ جو عقلمند لفظ سے وہ

الْفُظْ وَيَعْتَادُونَهُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَهَذَا الْمَعْنَى قَالَ سَفِيَانُ  
 کہتے ہیں اور اس میں عادت کر گئے ہیں اور اسے وجہ سے سفیان فرماتے ہیں

التَّوْبَةُ مَا وَحَدَّنَا فِي أَمْرِ الْمَاءِ إِلَّا سَاعَةً وَمَا سَأَلْتَهُ  
 کہا ہے کہ پانی کے حق میں تو نے مجھے گناہ میں ہی پائے ہے اور جب حضرت سے

أَمْرًا عَنِ التَّوْبِ يَصِيبُهُ دَمُ الْحَيْضَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى أَنَّ  
 المعصیت سے خون جس سے بہے ہوئے پیرسقا کا مسئلہ پوچھا تو اتنا ہے فرمایا کہ

قَالَ حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ ثُمَّ انْفَجَتْ ثُمَّ صَلَّيْتُ فِيهِ فَلَمْ يَأْتِ  
 کہ اور کہہ کہ عدول پیرسقا میں عدول پیرسقا میں عدول پیرسقا میں عدول پیرسقا میں

يَا كُنْ مَتَاعًا عِنْدَهُمْ وَأَمْرًا بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَعْلَمْنَا  
 اوس سے زیادہ فرمایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور معلوم نہ کیا

طَرِيقَ مَعْرِفَةِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ كَانَتْ الصَّحَابَةُ يُسَافِرُونَ وَ

معارف کا طریق معلوم نہیں کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تھے

يَجْتَهِدُونَ فِي أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ

نفل کے جهت میں اجتہاد کرتے تھے اور ان کو طریق اجتہاد کے

إِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الْأَجْتِهَادِ فَهَذَا كُلُّهُ لِيَتَفَوِّضَهُ مِثْلُ

معارف کے بنائے حاجت تھے یہ سب اسلئے بنائے کہ حالت کو طوطی سی بھیجیں

ذَلِكَ إِلَى رَأْيِهِمْ وَهَكَذَا اكْتَرَفُوا وَأَهْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ان کے رائے پر حوالہ ہے اور اسطور حضرت علیؑ والیہ وسلم نے اکثر

وَالِلَّهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مُنْصِفٍ لَيْبٍ وَقَدْ

چننا ہے منصف و اما پر پوشیدہ نہیں ہے اور بے شک

فَهَذَا مِنْ تَتَبِعَ أَحْكَامَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي تَرْكِ التَّعَقُّقِ وَعَدَمِ

حضرت کے احکام کی پیروی کے سے نہیں سمجھتا ہے کہ حضرت صلعم نے جہان میں کی جہتیں

الْإِكْتِرَافِ مِنْ وَجْهِ الصَّبْطِ مَصْلَحَةٍ عَظِيمَةٍ وَهِيَ

و جہہ ضبط کے کتر بحث میں ترقی مصلحت کے رعایت کے ہے اور مصلحت ہے

أَنَّ هَذِهِ الْمَسَائِلَ تَرْجِعُ إِلَى حَقَائِقَ تَسْتَعْمَلُ فِي الْعُرْفِ

کران مسائل کا حال ایسے حقائق کو طوطی ہے کہ عرف میں مجملہ

عَلَى إجمَالِهَا وَلَا يُعْرَفُ حَدُّهَا الْجَامِعُ الْمَانِعُ إِلَّا بِعُسْرِ

مستعمل ہوئے ہیں اور ان حقائق کے جامع اور مانع حد و شمار کے بغیر معلوم نہیں ہوئے

وَرَبَّمَا يُجْتَنَبُ عِنْدَ إِقَامَةِ الْحَدِّ إِلَى التَّمْيِيزِ الْمُسْكِلِينَ

اور بے اوقات حد قائم کرتے ہوئے اور مشکل کے تیز کے ہے

بِأَحْكَامِهِ وَضَوَائِطُ يَخْرُجُونَ بِإِقَامَتِهَا ثُمَّ إِنَّ ضَيْطَ وَ

ایسے احکام اور ضوابط کے حاجت پڑتے ہے یہ سب تو انکو مضامین اور

فُيِّرَتْ لَا يُمْكِنُ تَفْسِيرُهَا إِلَّا بِحَقَائِقِ مُثْلِهَا وَهَلَمْ جَرًّا

اور ان کے تفسیر کے لئے ان کی تفسیر بدو و بے ہے حقائق کے عین نہیں ہی اور اس طرح کیے جا

فَتَسْلَسِلُ الْأُمُورَ أَوْ يَقِفُ فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ إِلَى التَّقْوِيضِ

پھر اوس میں تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بعض جگہ پہلے سے

عَلَى رَأْيِ الْمُبْتَلِ بِهِ وَالْحَقَائِقُ الْأُخْرَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ

راہی پر حوالہ کرنا بڑا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق میں اس سے پہلے

مِنَ الْأَوَّلِ فِي التَّقْوِيضِ إِلَى الْمُبْتَدِئِينَ فَلَا جُلْ هَذَا

پر حوالہ کرنے میں پہلے حقائق سے کچھ ادا لے رہے نہیں ہیں سوائے مصلحت کے

الْمَصْلَحَةِ قَوْضُ الْحَقَائِقِ أَوَّلَ مَرَّةٍ إِلَى رَأْيِهِمْ وَلَمْ يُسْتَدَكَّ

و اسے حضرت سلمہ الدعلجیہ والیوں نے پہلی بار ہی حقائق کو ان کے راہی پر حوالہ کیا اور

فِيمَا يَخْتَلِفُونَ حِينَ كَانَ الْاِخْتِلَافُ فِي امْرِ قَوْضِ إِلَيْهِمْ

خلافے امور میں جب کہ اختلاف امر قوض میں واقع ہو کچھ وقت وہیں کیا

وَلَكِنْ فِي ذَلِكَ مَسَاعٍ فَلَمْ يُعَيِّفْ عَلَى عَمَرِ بْنِ الْعَاصِ فِيمَا

اور حضرت سلمہ کو یہ جائز تھا سو عمر بن العاص پر امن کر دو اس

فَهُمْ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

آیت سے مت ڈالو اپنے ہاتھ طرف ہلاکت کے

مِنْ جَوَازِ التَّيَمُّنِ لِلْجَنْبِ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبُرْدِ وَمِنْ

جنب کے بے ہمس کا اجازت بھی اگر کسی کے ماری جان کا خوف ہو کچھ سخت گیری

يُعَيِّفُ عَلَى عَمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ فِيمَا هُمْ مِنْ تَأْوِيلِ أُولَئِكَ

نہیں کے اور عمر بن الخطاب پر امن کر دو اس آیت کی معنوں سے یا چھو ہو

النِّسَاءُ أَنَّهُ فِي مَسْأَلَةِ الْمَرْءِ لَا الْجَنَابَةِ فَبَقِيَتْ مَسْأَلَةُ الْجَنْبِ

عورتوں کو یہ بھی کہ یہ حکم عورت کے چھو لے بن ہی جنابت میں نہیں اور جنب کا مسئلہ

عَرِمْدَ كَوْرَةٍ فَيَبْغِ أَنْ لَا يَتِمَّ لِحَنْبٍ أَصْلًا أَخْرَجَ

یہاں مذکور نہیں کچھ سخت گیری نہیں کی اب چاہی کہ جب ہرگز ہم کمری نماز

النِّسَاءِ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى

لے طارق سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اسی نماز

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

پیر امی بہر ہی صلعم کی پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کر

فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ فَتِمَّمَ وَصَلَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ

نے فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اوسے تم ذکر نماز پڑھائی وہ ہی حاضر ہوا

نَحْوًا قَالَ لِلْآخِرِ أَصَبْتَ أَنْتَهَى وَلَمْ يَعْنِفْ عَلَى أَحَدٍ

ابھی وہی فرمایا یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر اون صحابہ میں سے

مِنْ آخِرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ أَذَاهَا فِي وَقْتِهَا حِينَ كَانُوا

جس وقت سے نماز بدیر ادا کی یا عین وقت پر پڑھی جب کہ وہ سب

جَمِيعًا عَلَى تَأْوِيلٍ مِنْ قَوْلِهِ لَا تُصَلُّوا الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي

اس حدیث کی تاویل پر ابھی کہ تم نماز نہ پڑھنا ہو مگر بنی

قُرَيْظَةَ وَبِالْجُمْلَةِ فَسِنْ أَحَاطَ بِجَوَابِ التَّكْلَامِ عَلَيْهِ أَنَّ

قریظہ میں جا کر سخت گیری نہیں کی اور خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کلام کی پہلو کو خوب جانتا ہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَّ الْأَمْرَ فِي تِلْكَ

وہ بنا دیا کہ حضرت صلعم نے کہ ان حقائق کا حال جو عرف

الْحَقَائِقِ الْمُسْتَعْمَلَةِ فِي الْعُرْفِ عَلَى أَجْمَالِهَا وَكَذَلِكَ

میں مجملہ متعل بہن اور ایسی ہی ایک کو ایک سی مطابق کرنا اور اسے

فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ إِلَى أَهْلِهَا مِنْهُمْ وَنَظِيرَةُ تَقْوِيضِ

سمجھ پر تفویض فرمایا ہی اور اس کے نظیر فقہاء

الْفُقَهَاءُ كَثِيرًا مِنْ الْأَحْكَامِ إِلَى تَحَرُّي الْمُبْتَلِ وَعَادَتِهِ  
 اکثر احکام کو جسکی پہل کچھین اور عادت پر حوالہ کر دینا سنا اور کسی نزدیک

فَلَا عُنْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخْتَلِفِينَ عِنْدَهُمْ وَنَظِيرُهُ أَيْضًا  
 اور نون خلاف کر نیو الوہین کسی کسی پر گرفت نہیں ہی اور اوکلی پہن ہی نظیر ہی

مَا أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ مِنْ الْأُجْتِهَادِ فِي الْقَبْلَةِ عِنْدَ النِّعَمِ  
 کرامت کا اس اجتہاد پر اجماع ہو چکا ہی کہ برکات دن جہت ہند اکل سہی عین کر لین اور

وَتَرَكْنَا الْعُنْفَ عَلَى وَاحِدٍ فِيمَا آدَى تَحَرُّيهِ إِلَيْهِ وَ  
 کسی پر اوکلی اکل لے جبر تجویز کیا گرفت نہیں کے اور

نَظِيرُ هَذِهِ الْمَصْلُحَةِ مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمُنَاطَرَةِ مِنْ  
 اس مصلحت کے نظیر یہ ہی کہ اہل مناظرہ لے جو اصطلاح دلا مل

الْأُصُولُ أَحْمَرُ عَلَى تَرْكِ الْبَحْثِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الدَّلِيلِ  
 کے مقدمات کسی بحث ترک کر لی پر اور کر کیا ہی تھا کہ بحث

لَيْسَ لَا يَزِمُ انْتِشَارُ الْبَحْثِ فِيمَنْ عَرَفَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ  
 کے تقریبی لازم نہ آجائی پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو سمجھ جاتا ہی

كَمَا هِيَ عَلَمٌ أَنَّ أَكْثَرَ صُورِ الْأُجْتِهَادِ يَكُونُ الْحَقُّ فِيهَا  
 وہ یہ جانیکا کہ اجتہاد کی صورتوں میں حق الامراض خلاف کے دونو

دَائِرَتَانِ فِي جَانِبِي الْإِخْتِلَافِ وَأَنَّ فِي الْأَمْرِ سَعَةً وَأَنَّ  
 جانب میں دائروں کا ایک اور یہ جانیکا کہ حکم میں کئی کئی ہی اور ایک

الْيُسْرُ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ وَالْخَيْرُ مِنْفِي الْمَخَالِفِ لَيْسَ كَشَيْءٍ  
 سہی پر اڑ جائی اور مخالف فی تعنی کا یقین کر لینا ہجہ ہنر سے

وَأَنَّ اسْتِنْبَاطَ حُدُودِهَا إِنْ كَانَ مِنْ بَابِ تَقَرُّبٍ  
 اور اوکلی حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہی کہ ذہن اسی قریب کرتا ہے

الَّذِينَ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنَ أَهْلِ اللِّسَانِ

اوس محاورہ کے طرف مضمون دان ہر ایک سمجھائی نو وہ علم کے

فَاعَانَهُ عَلَى الْعِلْمِ وَإِن كَانَ لَبَعِيدًا مِّنَ الْأَذْهَانِ

اعانت دہی اور اگرچہ بیہ ہنر ذہنوں سے بعید رہے

وَقَدِيرٌ لِلشُّبْكِ بِمَقْدَامَاتٍ مُّخْتَرَعَةٍ فَعَسَىٰ أَن

اور استہراعی مقدمات کی ذریعہ سے مشکل کی جستگاری ہی تو بنا اوقات

يَكُونُ شَرْعًا جَدِيدًا أَوْ أَنَّ الصَّحِيحَ مَا قَالَهُ الْأَمَامُ عِزُّ

نئی شرع ہو جائے گی اور ممکن صحیح وہ بھی کہی جو امام عز الدین

الدِّينِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ وَلَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ قَامَ مَا أَجْعُو

بن عبد السلام کی کہا ہی اور لی شک و شبہ کہی ہی اختیار کیا

عَلَىٰ وُجُوهِهِ وَاجْتَنَبَ مَا أَجْعُو عَلَىٰ تَحْرِيمِهِ وَاسْتَبْتَمَ

شک و وجہ پر اتفاق ہوا ہی اور وہی کجی حرام پر اجماع ہوا ہی اور وہی

مَا أَجْعُو عَلَىٰ إِبَاحَتِهِ وَفَعَلَ مَا أَجْعُو عَلَىٰ اسْتِحْبَابِهِ

عمل کو باجماع پر اجماع ہوا ہی اور وہی کجی استحباب پر اجماع ہی

وَاجْتَنَبَ مَا أَجْعُو عَلَىٰ كَرَاهَتِهِ وَمَنْ أَخَذَ بِمَا

اور اوس نے کجی پر اجماع ہوا ہی اور وہی مختلف فیہ کو یا

اخْتَلَفُوا فِيهِ فَلَهُ مَا لَانَ أَحَدُهُمَا إِنْ يَكُونُ الْمُخْتَلَفُ

نوا و کی بی دو حال ہیں ایک تو یہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فِيهِ وَمَا يَنْقُصُ الْحُكْمَ بِهِ هَذَا الْأَسْبِيلُ إِلَى التَّقْلِيدِ

کہ حکم کی نقص ہی ایسی مختلف فیہ میں تقلید کی کو سے راہ ہیں ہی

فِيهِ لَا تَهْطُلُ خَطَا فَحْضٌ وَمَا حُكِمَ فِيهِ بِالتَّقْيِضِ إِلَّا

کیونکہ صرف خطا ہی خطا ہی اور وہیں تقیض کا حکم ایسی ہی ہوا ہی



لِكُونِهِ خَطَايَا بَعِيدًا مِنْ نَفْسِ الشَّرْعِ وَمَا خَذَلَهُ وَرَعَايَةَ

کہ وہ خطا ہی نفس شرع اور ماخذ شرع سے اور شرعی حکم کے رعایت

حُكْمِهِ الثَّانِيَةِ أَنْ يَكُونَ مِمَّا لَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ بِهِ فَلَا

سی دوری اور دوسرا حال یہی کہ اس قسم کا ہو کہ حکم اسی میں تو نہیں تو

بِأَسْ يَفْعَلُهُ وَلَا يَتْرُكُهُ إِذَا قُلِدَ فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

اوکل کر لی اور نہ بیکجا چھوڑے ہندیں اگر کسی عالم کے تقلید کر لی ہو

لَا النَّاسَ كَمَا يَزَالُ الْوَاعِلُ ذَلِكَ يَسْأَلُونَ مِنْ اتَّفَقَ

کیونکہ لوگوں کا ہمیشہ یہی حال رہا ہی کہ جو عالم مل گیا اسی سے

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدٍ مَذْهَبٍ وَلَا انْكَارٍ عَلَى

بلوچہ یا مذہب کی کچھ قید نہ ہے اور کسی عامل پر کوئی

أَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

اغراض نہا یہاں تک کہ یہ مذاہب

وَمُنْعَصِبُوهَا مِنَ الْمُقْلِدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

متعصب تقلد پیدا ہو گئے کیونکہ بعض شخص تقلد ہو کر اپنی ہی امام

مَعَ لَعْدٍ مَذْهَبِهِ عَنِ الْأَدِلَّةِ مُقْلِدًا لَهُ فِيمَا قَالِ

کی قول کی پیروی کرنا ہی باوجودیکہ اس کا مذہب لائل ہی امام نہا کیونکہ وہ امام

فَكَانَتْ نَبِيٌّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهَذَا أَنَا نَبِيٌّ عَنِ الْحَقِّ وَبَعْدُ

نبی ہی اس کے طرف مل ہوا ہی اور یہ حق ہی ہاں

عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضَى بِهِ أَحَدٌ مِّنْ أُولَى الْأَلْبَابِ نَبِيٌّ

صواب سے دور ہی کوئی دانا پسند نہیں کرتا قول تمام ہوا

وَقَالَ مِنْ قُلْدٍ إِمَامًا مِّنَ الْأَيْمَةِ ثُمَّ أَرَادَ تَقْلِيدَ عِيَرِهِ

اور بجا ہی جو شخص کسی ایک امام کا تقلد ہو پہلے اور کی تقلد کا ارادہ کرے



فَهَلْ لَهُ ذَلِكَ فِيهِ خِلَافٌ وَالتَّخْتَارُ التَّفْصِيلُ فَإِنْ كَانَ

نوا یا اوسکو یہ جائز ہی نہیں خلاف ہی اور تختار یہ تفصیل ہی پس اگر وہ

الْمَذْهَبُ الَّذِي أَرَادَ الْأَنْتِقَالَ إِلَيْهِ فَمَا يُنْقَضُ فِيهِ

مذہب جس طرف تقلید کیا جائے اس قسم کا ہی کہ او سہیں

الْحُكْمُ فَلَيْسَ لَهُ الْأَنْتِقَالُ إِلَى حُكْمٍ يَحِبُّ نَقْضُهُ

حکم تو ہے جائز ہی نوا اوسکو ایسی حکم کی طرف جس کا نقض واجب ہے

فَإِنَّهُ لَمْ يَحِبُّ نَقْضُهُ إِلَّا لِطُلَايِهِ وَإِنْ كَانَ لِمَا خِذَانِ

انتقال کرنا جائز نہیں ہی کیونکہ اوسکا نقض ہی واجب ہوا ہی کہ وہ طل ہے

مُتَقَارِبِينَ جَازَ التَّقْلِيدُ وَالْأَنْتِقَالُ لِأَنَّ النَّاسَ لَمْ

اور اگر دو لوگوں کے نزدیک ہیں تو تقلید اور انتقال دونوں جائز ہیں کیونکہ صحابہ کی زبان سے

يَزَالُوا مِنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ الْمَذَاهِبُ

بہانہ کہ یہ چاروں مذہب پیدا ہو ہی

الْأَرْبَعَةُ يَقْلِدُونَ مِنْ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ

لوگوں کا ہمیشہ ہی حال رہا کہ جو عالم یکساں تقلید کر لی گئے ایسی کہ

نَكِيرٍ مِنْ أَحَدٍ يُعْتَبَرُ انْتِكَارُهُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ بَاطِلًا

الکیر میں سے کسی کا اعتبار ہو اور اگر ایسی تقلید باطل ہو گئی تو

لَا تُكْرَهُهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ انْتَهَى وَإِذَا تَحَقَّقَ عِنْدَ

لی شک نہ ہو غرض کرنی والے علم بالصواب تمام ہوا اور جب مجھ کو

مَا يَسْتَأْذِنُ عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ حُكْمٍ يَتَكَلَّمُ فِيهِ الْجُتُودُ بِاجْتِهَادِهِ

ما پر بیان دل میں پڑے ہیں تو یہ جان گیا کہ جس حکم میں مجتہد ایسی اجتہاد ہی کرتا ہے

مَنْسُوبٌ إِلَى صَاحِبِ الشَّرْعِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

تو وہ صاحب شرع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوا ہی

إِمَّا إِلَى لَفْظِهِ أَوْ إِلَى عِلَّةٍ مَا خُوذَتْ مِنْ لَفْظِهِ وَإِذَا كَانَ

یا تو حضرت کی فرما کی طرف یا علت کی طرف سے ماخوذ ہوئی ہے جب یہ

الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ اجْتِهَادٍ مَقَامَانِ أَحَدُهُمَا أَنْ

انتہائی محمداً تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہ

صَاحِبُ الشَّرْعِ هَلْ رَأَى بَيِّنَاتٍ هَذَا الْمَعْنَى أَوْ غَيْرَهُ

کہ با صاحب شرع نے اپنی کلام سن کر ہی معنی مراد لے لی ہیں یا اور

وَهَلْ نَصَبَ هَذِهِ الْعِلَّةَ مَذَارِ فِي نَفْسِهِ حِينَ مَا تَكَلَّمَ

اور آیا اسی علت کو اپنی دہن پر وقت فرما لئے حکم

بِأَحْكَامِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ أَوْ لَا فَإِنْ كَانَ التَّصْوِيبُ بِالْظُّرِّ

مخصوص علیہ کے مدار پر اجاہمی یا نہیں پس اگر اعتبار اسی مقام کے

إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَأَحَدُ الْمُجْتَهِدِينَ لَا يَعْنِيهِ مُصَدِّقٌ وَحُجٌّ

نفسہ کی بحث مولیٰ ہی تو دونوں مجتہدین سے بلا تعین ایک معصوب ہی

الْآخِرُونَ تَابِعُوا مَا أَنْ مِّنْ جُمْلَةٍ أَحْكَامِ الشَّرْعِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے انہیں اور دوسرے مقام پر ہی کہ سب کے احکام شرعی کے ہی کہ حضرت

سَائِرِهِ وَالْإِسْلَامَ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى أُمَّتِهِ صِدْقًا أَوْ دَلَالَةً أَنَّهُ

تمام نے اپنی امت سے بالضرر یا بدلات یہ محمدیام

مَنْ خَلَفَ عَلَيْهِمْ نَصُوصُهُ أَوْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَانِي

کہ ایک وہ نصوص مختلف موجود ہیں بالخصوص میں کسی کے نص کے معانی

فَصِّنَ مِنْ نَصُوصِهِ فَهُمْ مَارُونَ بِالْاجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَغَ

مختلف موجود ہیں تو ان کو اجتہاد کرنا اور ان کی معنی میں سے بات

الطَّاقَةِ فِي مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذَلَالٍ فَإِذَا تَعَيَّرَ عَنْهُ

دریافت کریمین حقیقت طرف کرنا علم ہی پھر جب مجتہد کو اوکھن کے

مُجْتَهِدٍ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ إِتْيَاؤُهُ كَمَا عَهَدَ

کوئی ایک معنی میں ہو جاوے تو اویسکا اتباع واجب ہی جبکہ اولیٰ

إِلَيْهِمَا نَهْمَتَ اشْتَبَهَ عَلَيْهِمَا الْقُبْلَةُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلَمَاءِ

بہم عہد کی کہ جب اوپر اندھیرے رات میں قبلہ کی جہت میں ہو جاوے

يُجِبُ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَحَرَّوْا وَيَصَلُّوا إِلَى جِهَةِ وَقْعِ تَحَرُّيهِمْ

تو اوپر اٹھ کر آواجب میں اور نماز اور ہر پڑھنا کر بن اوسے اٹھ کر نماز

عَلَيْهَا فَهَذَا أَحْكَمُ عِلْقُهُ الشَّرْعُ بِوُجُودِ التَّحَرُّيِّ كَمَا عُلِقَ

ہو پس یہ وہ حکم ہی کہ شرع کی اٹھ کر بنی پر منحصر رہی ہے

وُجُوبُ الصَّلَاةِ بِالْوَقْتِ وَكَمَا عُلِقَ تَكْلِيفُ الصَّيِّ

نماز کے وجوب کو وقت پر منحصر رہا ہی اور صیغہ کی تکلیف ہو تب تک اوس کے باوجود

يَبْلُغُهُ فَإِنْ كَانَ الْبَحْثُ بِالنَّظَرِ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ نَظَرَ

بہول پر منحصر فرمایا ہی پس اگر لمبی طاس مقام کے بحث ہی تو غور کرے

فَإِنْ كَانَتْ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهِ اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِ

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہی کہ او میں مجتہد کا اجتہاد تو نہیں ہے

فَاجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ قَطْعًا وَإِنْ كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

تو یقیناً اسکا اجتہاد باطل ہی اور اگر اوس باب میں حدیث صحیح ہو جاوے

وَقَدْ حُكِمَ بِخِلَافِهِ فَاجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَإِنْ كَانَ

اور وہی اوسکی خلاف حکم دیا تو اوسکا اجتہاد ظن باطل ہی اور اگر

الْمُجْتَهِدُ أَنْ جَمِيعًا قَدْ سَلَكَ مَا يَنْبَغُ لَهُمَا أَيْ سَلَكَ

دونوں مجتہد ہی راستہ چلیں جو اوسکو چنا چاہی ہے

وَلَمْ يَخْلُفَا حَدِيثًا صَحِيحًا وَلَا أَمْرًا يَنْقُضُ اجْتِهَادَ

اور نہ حدیث صحیح کے مخالف تکل ہی اور نہ ایسی چیز کے مخالف تکل ہی

الْقَاضِي وَالْمُفْتِي فِي خِلَافِهِ فَهِيَ جَمِيعًا عَلَى الْحَقِّ هَذَا

کہ اس کے خلاف میں قاضی و مفتی کا اجتہاد تو نبی نوروہ دونوں مجتہد

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَبْنَاءِ تَأْكِيدِ الْأَخْذِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ

حق پر میں بہ یاد رہے واللہ اعلم باب ان چاروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا

وَالْتَشْدِيدِ فِي تَرْكِهَا وَالْخُرُوجِ عَنْهَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي الْأَخْذِ

انکی جوڑیمیں اور انسائی باہر ہوئے میں تشدید کا بھیج دے کہ ان چاروں

بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ مَصْرُوحَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي الْأَعْرَاضِ

مذہب کی اتباع میں بڑی صحت ہے اور ان سب سے نحر

عَنْهَا كُلُّهَا مَفْسَدَةٌ كَبِيرَةٌ لَّحْنٌ نَبِيْنٌ ذَلِكَ بِوُجُوْهِ

اسوئے میں بڑا ہی مفسدہ ہے ہم اسکو مکے طرف سے بیان کرتے ہیں

أَحَدُهَا أَنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِدُوا عَلَى

ایک جگہ ہی کہ تمام پر شفق ہی کہ شریعت کی معرفت میں سلف

السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ فَالْتَّابِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي

اعتماد کی گزرت سوتا، لایوں نے اس عزت میں صحابہ

ذَلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبِعُوا التَّابِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ

اعتماد کی اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهَكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَنْ قَبْلَهُمْ وَ

اور اسی طور پر ہر طبقہ کی علماء نے اپنی سی پہلوں پر اعتماد کیا ہے

الْعَقْلُ يَدُلُّ عَلَى حُسْنِ ذَلِكَ لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا يَعْرِفُ

اور عقل اس امر کو بتاتی ہے کیونکہ شریعت بدو ن عقل اور

إِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْأَسْتِنْبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بِأَنْ

استنباط کی تعلیم میں ہوئے اور نقل جب ہی راست اسنے ہی کہ

يَأْخُذُ كُلَّ طَبَقَةٍ عَنْ قِبَلِهَا بِالِاتِّصَالِ وَلَا بُدَّ فِي الْأَسْنَانِ

کہ ہر طبقہ اپنی سی پہلی متصل طبقہ سی دریافت لے گی اور اسنانات میں یہ

أَنْ يَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِينَ لِئَلَّا يُخْرِجَ مِنْ أَقْوَاهِمُ

ضروری کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھ لے تاکہ انکی اقوال سی باہر نہ ہو جاویں

فِيهِ قِيَامُ الْأَجْمَاعِ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهَا وَلَيْسَتْ عَيْنٌ فِي ذَلِكَ

کہ اجماع قیام ہوئی اور اوپر بنار کے اور زمین اپنی سابقین کے

بَعْنُ يَسْبِقُهُ لِأَنَّ جَمِيعَ الصَّنَائِعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالنَّحْوِ

استغناء ہوئی کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

وَالطَّبِّ وَالشَّعْرِ وَالْحَدَادَةِ وَالْجَارَةِ وَالصِّيَاغَةِ

اور طبابت اور شعر اور آہنگری اور دودگری اور زرگری کے کیونکہ

يَتَيَسَّرُ لِأَحَدٍ أَنْ يَلْزِمَهُ أَهْلُهَا وَغَيْرُ ذَلِكَ نَادِرٌ

بدون خدمت گذار سے اہل صنعت کی بہترین ہوئی اور اس کے علاوہ ناممکن

بَعِيدٌ لَمْ يَقْعُدْ وَأَنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَعَيَّنَ

ہی واقعہ نہیں ہوئی اور اگر عقل کے تجویز میں جائز ہی اور جب سلف کے

لِلْاعْتِمَادِ عَلَى أَقْوَابِ السَّلَفِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ

اقوال پر اعتماد نہیں کیا تو یہ ضروری کہ اس کے اقوال

أَقْوَاهِمُ الَّتِي يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةٌ بِالْأَسْنَادِ الصَّحِيحَةِ

جس پر اعتماد ضروری صحیح صحیح سند سے مروی ہو

أَوْ مَدْرُونَةٌ فِي كِتَابٍ مَشْهُورَةٍ وَأَنْ يَكُونَ مُحَدِّثَةً

یا مشہور مشہور کتاب میں مندرج ہو یا او جت لکھی ہوئی ہو

يَأْنِ يَبِينُ الرَّاجِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَتُخَصَّصُ عُمُومُهَا فِي

اسطورہ کہ اس کے تمام احتمالات میں سے راجح کا اور بعض ہوا سے عام میں سے خاص کا

بَعْضُ الْمَوَاضِعِ وَنَقِيذُ مُطْلَقَاتِي بَعْضُ الْمَوَاضِعِ وَ

اور بعض مواضع میں مطلق میں سی سفید کا بیان ہو اور

يُجْمَعُ لِمُخْتَلَفٍ مِنْهَا وَيُبَيَّنُ عِلْلُ أَحْكَامِهَا وَالْأَلَامُ بِعِي

اور ہمیں کسی مختلف کو جمع کیا ہو اور اسکی احکام کی علتوں کا بیان ہو اور ہمیں تو

الْإِعْتِمَادُ عَلَيْهَا وَلَيْسَ مَذْهَبٌ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ

اور ہمیں اعتماد دیکھنا ہو گا اور اس احکامی زمانہ میں اس طرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرَةُ بِهَذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا هَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةُ

بجز ان چاروں مذہبوں کے اور کوئی مذہب ہمیں سنے

اللَّهُمَّ الْإِمْدَ هَبْ لِإِمَامِيَّةٍ وَالزَّيْدِيَّةِ وَهُمْ أَهْلُ

اے اے خداوندی اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دو اہل

الْبِدْعَةِ لَا يَتَوَزَّوْنَ الْإِعْتِمَادُ عَلَى أَقَاوِيلِهِمْ وَثَانِيهَا قَالَ

بدعتی ہیں انکی اقوال پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہی اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَبِعُوا السَّوَادَ

یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ابوہریرہ کے

الْأَعْظَمُ وَمَا أَنْدَرَسَتْ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ

پیر وہی کرو اور چونکہ اور مذہب حقہ بجز ان چاروں کے نہیں

الْأَرْبَعَةُ إِيْتَابُهَا تَبَاعًا لِسَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ

تو انہیں کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہی اور ان سے باہر ہونا

عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَتَالِيهَا أَنْ الزَّمَانَ

سواد اعظم سے باہر ہونا ہی اور دوسری وجہ یہی کہ چونکہ

مُطَاوَلٍ وَبَعْدَ الْعَهْدِ وَضُيِّعَتِ الْأَمَانَاتُ لَمْ يَجْزَأَنَّ

مٹا کر رکھنا اور زمانہ دور ہو گیا اور امانتیں جاتی رہیں تو اب جائز نہیں ہے

يَعْتَمِدُ عَلَى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْقَضَاةِ الْجَوَرَاءِ  
 کہ کئی عدلیہ کا حکم قاضیوں اور ہوراءوں سے لگتا ہے

الْمُفْتَيْنِ التَّالِعِينَ لَا هَوَاءَ لَهُمْ حَتَّى يَلْسَبُوا مَا يَفْعَلُونَ  
 اقوال پر اعتماد کیا جاوے گی یہاں تک کہ وہ اپنی اقوال کو سلفین سے

إِلَى بَعْضٍ مِّنْ أَشْهُرٍ مِّنَ السَّلَفِ بِالصَّدَقِ وَالذِّانَةِ  
 کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت میں مشہور کبیر ف

وَالْأَمَانَةِ إِمَّا صَرِيحًا أَوْ دَلَالَةً وَحِفْظَ قَوْلِهِ ذَلِكَ وَلَا  
 بصراحت یا بدلائل منسوب کریں اور اس کا قول محفوظ ہو اور نہ

عَلَى قَوْلٍ مِّنْ لَّا نَذَرِي هَلْ جَمَعَ شُرُوطَ الْأَجْتِهَادِ  
 ایسی کہ قول پر اعتماد کیا جانا ہی جسکو ہم نہیں جانتی کہ اجتہاد کی شرطیں زمین مجاہد کی ہیں

أَوْ لَا فَإِذَا رَأَيْنَا الْعُلَمَاءَ الْمُتَحَقِّقِينَ فِي مَذَاهِبِ السَّلَفِ  
 یا بین ہم جب ہم مذہب سلف کی تحقیق علماء کو دیکھیں تو قریب ہی کہ وہ اپنی

عَسَى أَنْ يَصْدَقَ قَوْلِي تَخْرِجًا يَهْدِي عَلَى أَقْوَامِهِمْ وَسَيَّبًا لِّهَمِّهِمْ  
 صحیح ترین سلف کے اقوال سے یا اپنی استنباط میں کتاب و سنت

فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَرَوْهُمْ هَذَلِكَ فَهِيَ هَاتِ  
 سی تصدیق کی جاوےں اور یا وہ حال کہ ہم انہیں نہ دیکھیں تو تصدیق

وَهَذَا الْمَعْنَى الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَيْثُ  
 دور ہی اور یہ وہی معنی ہے کہ عمر بن الخطاب نے جہاں

قَالَ يَهْدِي مِلًّا لَا سَلَامَ مَجِدَالِ الْمُنَافِقِينَ بِالْكِتَابِ وَابْنِ السُّعُودِ  
 کہا ہی منافق کا جھگڑا کتاب کی سہارا نہ اسلام کو بر باد کر دیتا ہی اور ابن سعود

حَيْثُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلْيَتَّبِعْ مَنْ مَضَى فَمَا ذَهَبَ  
 اشارہ کیا ہی جہاں کہا ہی جو شخص اتباع کرے تو چاہے کہ گذشتہ نبی ہو یا اتباع کرے پس نبی

إِلَيْهِ ابْنُ خُرْمٍ حَيْثُ قَالَ الثَّقَلَيْنِ حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

قَوْلِهِ هِيَ جَوَافِئُ كَقَوْلِهِ حَرَامٌ ۱ وَكَسْبُهُ حَالٌ بَيْنِي

أَنْ يَأْخُذَ قَوْلَ أَحَدٍ غَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَرِهُوا رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَوْلِهِ قَوْلُ

وَسَلَّمَ بِلَا بُرْهَانٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

بِلَا دَلِيلٍ اخْذُ كَرْمِي بِدَلِيلِ اس آیت کے چلو اسی پر جو اترتا

مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

تَمُوتُوا بِمَا رُبَّكُمْ اوروں چلو اوس کے سوا اور بقول کے بھی اور بدلیل اس آیت کے

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا

اور جو انکو ہمیں چلو اوس پر تو اترا اللہ نے ہمیں نہیں بلکہ چاہئے ہم

الْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَقَالَ تَعَالَى مَا دَحَّا لِمَنْ لَمْ يُقْلَدْ

بپر دیکھا مہنی اسی باپ دوںکو اور اللہ لے اوسکی ہم میں جو تقلید نہ کرے

فَبَشِّرْ عِبَادِي الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ حَسَنَةً

فرماتا ہوں کہ تو خوشی سے میری بندوں کو جو سنتی ہیں بات اور بہ چستی ہیں اوسے نیک پر

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ

وہی ہیں جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہیں عسل و آلے

وَقَالَ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پہر اگر جھگڑو تم کسی چیز میں تو اوسکو رجوع کرو اللہ

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَسِّرْ اللَّهُ

اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پھر دن پر سو اللہ تعالیٰ کے

تَعَالَى الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلَى أَحَدٍ دُونَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ

تسارع کی وقت حد میں کرنا جو قرآن اور حدیث کی کس طرف رجوع نہیں کرنا



وَحَرَّمَ ذَٰلِكَ الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلَى قَوْلِ قَائِلٍ لَا تَنَازُعَ

اور اسی کی تنازع کیونکہ قول کا کل کبیر رد کرنا حرام ہو گیا اسلئے

غَيْرِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلَيْهِمْ

کہ بخیر قرآن اور حدیث کی ہی اولیٰ شے تمام صحابہ کا اجماع اولیٰ ہی آخر تک

أَوْ لَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ وَإِجْمَاعُ التَّابِعِينَ أَوْ لَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ

اور تابعین کا اجماع اولیٰ ہی آخر تک

وَإِجْمَاعُ تَبِيعِ التَّابِعِينَ أَوْ لَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ عَلَى الْإِمْتِنَانِ

اور تبع تابعین کا اجماع اولیٰ ہی آخر تک اس عقیدہ کی باز رہنے پر

وَالْمَنْعُ مِنْ أَنْ يَقْصِدَ أَحَدٌ إِلَى قَوْلِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ

اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اپنی ہی کسی انسان کے قول کبیر نہ

أَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَأْخُذُ بِهِ كُلَّهُ فَلْيَعْلَمْ مَنْ أَخَذَ بِجَمِيعِ

یا اسی کی پہلی ہی قول کبیر قصد کرے پھر وہ تمام اقوال کو اندھ کر ہی پس جس شخص نے امام

أَقْوَالِ أَبِي حَنِيفَةَ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ مَالِكٍ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ

ابو حنیفہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام شافعی کے

الشَّافِعِيِّ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ أَحْمَدَ وَلَا يَتْرُكُ قَوْلَ مَنْ

کے تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال غلبہ اور اولین سے یا او سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ إِلَى قَوْلِ غَيْرِهِ وَلَمْ يَعْتَمِدْ عَلَى

علاوہ اپنی تلوے کا قول چھوڑ کر غیر کے قول نہیں لیتا اور جو قرآن

مَاجَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذَلِكَ إِلَى

اور حدیث میں آیا ہے اوس پر اعتما نہیں کرنا اور کسی ان سے سب سے

قَوْلِ إِنْسَانٍ لِّعَيْنِهِ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْأُمَّةِ كُلِّهَا

قول کسی مطابقت کرنے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اس نے تمام امت اول

أَوْهَا عَنْ آخَرِهَا بَيِّنِينَ لَا اشْتِكَالَ فِيهِ وَآتَهُ لَا يَحِلُّ

اولیٰ سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا زمین کو می شہد نہیں ہی اور وہ

لِنَفْسِهِ سَلَفًا وَلَا إِمَامًا مَا فِي جَمِيعِ الْأَعْصَارِ الْمُحْمَدِيَّةِ

اپنی واسطی سارے جیسو ان زمانہ محمد میں اس سلف پائمانے

الثَّلَاثَةِ فَقَدْ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

اور نہ امام سوائے ان شک نہیں ہی الگ ہ اختیار کی اس درجہ کے

هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ وَآيْضًا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْفُقَهَاءَ كُلَّهُمْ قَدْ

خدا کی پناہ اور پتہ ہی اسکے کہ اس تمام جماعت فقہاء نے ایسی عقیدے اور غیر

نَهَوْا عَنْ تَقْلِيدِهِمْ وَتَقْلِيدِ غَيْرِهِمْ فَقَدْ خَالَفَهُمْ

کے عقیدے نے شک مع کیا ہے تو جس نے اس کے عقیدے

مَنْ قَلَّدَهُمْ وَآيْضًا فَمَا الَّذِي جَعَلَ رَجُلًا مِنْ هَؤُلَاءِ

او لکھا خلاف کیا اور علی بن القاسم ایک یہ بھی کہ جس نے اس جماعت

أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ لِي بِأَنْ يَقْلِدَ مِنْ عُمَرَاءِ الْخَطَّابِ

میں کے یا اس کے علاوہ ایک شخص کو عقیدے کے واسطی عمر بن الخطاب

أَوْ عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْ ابْنَ عُمَرَ أَوْ ابْنَ

یا علی بن ابیطالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عَبَّاسٍ أَوْ عَائِشَةَ أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِيدُ لِحَدِّ

عباس یا ام المؤمنین عائشہ کے اولیٰ لڑھکیں اگر عقیدہ جائز ہوتے تو اس

كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ بِأَنْ يُتَّبَعَ مِنْ غَيْرِهِ أَنْتَ

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک عقیدے کے لیے عمر کی نسبت ضرور تھا قول ابن جزم کا

أَنَا كَيْتَمٌ فَمِنْ لِي ضَرْبٌ مِنَ الْأَجْتِهَادِ وَلَوْ فِي مَسْئَلَةٍ

تمام ہوا بہ قول اچھی شخص کی حق میں پورا ہونا ہی جو کچھ اجتہاد میں تھا کہ ایک دلیل

وَاحِدَةٍ وَفَمِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُورُ بَيْنَانٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اور اس کے حق میں بسیر خوب ظاہر ہو جاوی کہ ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلَّمَ أَمْرٌ بِكَذِّ أَوْ هِيَ عَنْ كَذِّ وَاتَّةٍ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے امر فرما یا ہی اور یہ صحیح کیا ہی اور یہ

لَسِبَ يَنْسُوخُ أَمْرًا بِأَنْ يَتَّبِعَ الْأَحَادِيثَ وَأَقْوَالُ  
 منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی تتبع اور اس میں مخالف اور

الْمُخَالَفَةُ الْمُوَافِقُ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُهَا لَهَا لَسْنَا أَوَّلًا  
 موافق اقوال کے خلاف سے ظاہر ہو جاوی کہ وہ مخالف نہیں ہے

بِرَى جَمَاعَةٍ غَيْرٍ مِنَ الْمُتَّبِعِينَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ  
 یا اس طرح کہ علم کے متبع ابوہ نہیں دیکھتا ہے کہ سب کی ہی اعتبار

وَبِرَى الْمُخَالَفَةَ لَهُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِقِيَاسٍ وَاسْتِنْبَاطٍ أَوْ  
 کہا ہی اور اس کے مخالف دیکھتا ہی کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ ہی سے

تُحْذَرُ ذَلِكَ فَجَنَّبَ لِأَسْبَبِ الْخُلَافَةِ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 حجت لاتا ہے اس صورت میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث کی مخالفت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلَّمَ لَا يَفَاقُ لَخْفِ أَوْ حَقِّ جَعَلَهُ  
 کہ کوئی سبب نہیں ہے بجز یہ غیور لفاق کی باطنی حماقت کے

وَهَذَا هُوَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ عَزَّ الدِّينُ بْنُ عَبْدِ  
 اور یہ وہ ہی ہے جنہوں کی کہ شیخ عزالدین بن عبد السلام نے اور ہر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنْ الْعَجَبِ الْعَجَبُ أَنَّ الْفُقَهَاءَ  
 کہاتے کیونکہ کہاتے ہر ای عجیب ای کہ شیخ عظیم الشان

الْمُقَلِّدِينَ يَقِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى ضَعْفِ مَا خَذَ إِمَامَهُ  
 اپنی امام کے ایسی ضعیف ماخذ پر باقی ہو لے ہیں

لِضَعْفِهِ مَدْفِعًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يُقَدَّرُ فِيهِ وَبِزَلِّهِ

کہ اس کے ضعف کی دفع کی کوئی صورت نہیں ملتی اور وہ میری اور مسند میں اس کی تقلید کی گئی

مَنْ شَهِدَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْأَقْبِسَةَ الصَّحِيحَةَ

میں اور جس کے ہند کے کتاب اور سنت اور صحیح قیاس میں شہادت

لِذَهَبِهِمْ جُمُودٌ أَعْلَى تَقْلِيدِ إِمَامِهِ بَلْ يَتَجَبَّلُ لِدَافِعِ

دینی میں اس کے امام کی تقلید پر ہنر کر ترک کر کے میں بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَتَيَّاهَا بِالتَّوْبِلَاتِ لِبَعْدِهِ

دفع کی لئے جبر سے سوچتی ہیں اور اس کے دور از کار اور باطل تاویل میں

الْبَاطِلَةِ نَضَالًا عَنْ مُقَدِّدِهِ وَقَالَ كَمِيزُ النَّاسِ سَائِلُونَ

کرتے ہیں تاکہ اپنی امام کی طرہ سے تیرا نام اڑی کرے اور چھائی ہیہتہ لوگ علماء میں سے

مِنْ اتَّقَوْا مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدِ الْمَذْهَبِ وَلَا انْكَارِ

جو ملگیا ہو جسے ایسی ہیں نہ تو مذہب کی کچھ قید ہیں اور نہ بولتے ہیں والوں میں سے کسی

عَلَى أَحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

کچھ اعتراض تھا یہاں تک کہ یہ مذہب اور ان مذہب

وَمَتَّعَهُبُوهَا مِنَ الْمُقَلِّدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

کے ضعف سے پیدا ہو گئے بیشک کوئی مقصد اپنی امام کا اتباع

مَعَ بَعْدِ مَذْهَبِهِ عَنِ الْأَدِلَّةِ مُقَدِّدًا لَهُ فِيمَا قَالَ كَأَنَّهُ

کرنا ہی باوجودیکہ اس کا مذہب دلائل سے بہت الگ ہے جو اوسنی کہتا ہو گا سفارہ رہا ہی

نَبِيُّ الرَّسْلِ وَهَذَا أَنَا يَ عَنِ الْحَقِّ وَبَعْدُ عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضَى

کو یہ کہ امام ہی مرل ہی اور یہ تو حق ہی علیحدہ کے او صواب کسی دوری ہی اسکو

بِهِ أَحَدٌ مِنْ أُولَى الْأَلْبَابِ وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو شَامَةَ يَتَّبِعُنِي

دانا آدمی کوئے پسند نہیں کرتا امام ابو شامہ کہتی ہیں کہ جو شخص فقہ میں

مِنْ اِشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ اَنْ لَا يُقْصِرَ عَلَى مَذْهَبِ اِمَامٍ وَ

کہ جو شخص فقہ میں کسی ایک امام کی مذہب پر قصر کر دے اور

يَعْتَقِدُ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ صَحَّةَ مَا كَانَ اقْرَبَ اِلَى دَلَالَةِ

ہر مسئلہ میں سچے اور سب سے قریب اور سن مسئلہ

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْحَكْمَةَ وَذَلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ اِذَا

کتاب و سنت میں حکم اور یہ بات اور بہت آسان ہے اگر

كَانَ اتَّقَنَ مُعْظَمَ الْعُلُومِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَلِيَجْتَنِبَ التَّعَصُّبَ

وہ شخص علوم متقدمہ کے معظم امور کو خوب ضبط کر لے اور مناسب ہی کہ

وَالنَّظْرَ فِي طُرُقِ الْخِلَافِ فَانْهَاهُمْ صَبِيحَةَ لِلزَّمَانِ وَ

تقصیب کی اور طریق اختلاف کر لی کسی بخیر رہی کیونکہ بہن اوقات ضائع اور

اِصْفَوَهُ مُكَدَّرَةً فَقَدْ صَحَّحَ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ يَأْكُلُ عَنْ

صاف وقت مکدر ہونا ہی کیونکہ بیشک امام شافعی ہی ثابت ہو چکا ہے کہ اوہن میں ابھی

تَقْلِيدُ غَيْرِهِ قَالَ صَاحِبُهُ الْمُرْنِيُّ فِي اَوَّلِ مُخْتَصَرِهِ

تقلید اور غیر کے تقلید ہی متنبہ ہی فتنہ زلی اور کا شکار رہی کتاب مختصر کے اول

اِخْتَصَرْتُ هَذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ

میں کہنا ہی میں اسکو شافعی کے علم میں سے اور اس کے اس قول کے معنی میں

لَا قَرْبَ لِي عَلَى مَنْ ارَادَ مَعَ اِعْلَامِيهِ هَيْهَ عَنْ تَقْلِيدِ

لا قریب ہے علی میں ارادہ مع اعلانیہ ہیکہ عن تقلید

وَتَقْلِيدُ غَيْرِهِ لِيُنْظَرَ فِيهِ لِدِينِهِ وَحِجَاتُ نَفْسِهِ اَيُّ

سی اور غیر کی تقلید ہی متنبہ ہی چاہی کہ اس غیر میں ابھی دین کے وہی غور و ابھی نفس کی صواب

مَعَ اِعْلَامِي مَنْ ارَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ فَهُوَ الشَّافِعِيُّ عَنْ

میں ابھی جو شخص شافعی کا علم مقصود رہتا ہے اسکو خیالی دینا ہو

وہی غور و ابھی نفس کی صواب

تَقْلِيدُهُ وَتَقْلِيدُ غَيْرِهِ اِنَّهُ وَفِيْمَنْ يَكُوْنُ عَامِيًا وَيَقِلُّ  
 کراش معنی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید کی تمیز کی انہی اور اوسکی حق میں جو عالی ہے اور

رَجُلًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ يَعْنِيهِ يَرَى اَنَّهُ يَمْتَنِعُ مِنْ مِثْلِهِ  
 منصب میں کسی کسی ایک شخص کی تقلید کرتے ہیں۔ بمعنی

الْخَطَا وَانَّ مَا قَالَهُ هُوَ الصَّوَابُ الْبَيِّنَةُ وَاضْرَفِي  
 ختم کسی خطا محال میں اور یہ ہے جو کہنا ہی سوا البتہ صواب ہی اور اپنی دلیل یہ

قَلْبِهِ اِنْ كَثُرَتْ تَقْلِيدُهُ وَانْ ظَهَرَ الدَّلِيلُ عَلَىٰ خِلَافِهِ  
 بات پونہ کہی کہ اوس کی تقلید چھوڑ دینا اگرچہ اسکی خلاف ہوا لیکن قیام ہو جاوے

وَذَلِكَ مَا رَوَاهُ الزُّرْمَذِيُّ عَنْ عَبْدِ يٰبْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ  
 اور اسکی دلیل یہ ہے جی جزمندی عدی بن حاتم سے روایت کرنا سے عدی

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 بن حاتم کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ یہ آیت

يَقْرَأُ اخَذُوا الْحَبَارَهِمَ وَرَهْبًا نَّهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ  
 پڑھتے ہیں ہر شے کی بن اپنی تمام درویش خدا اللہ کو چھوڑ کر

اللَّهُ قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَ شَيْئًا وَلَكِنْ هُمْ كَانُوْا  
 فرمایا کہ وہ لوگ وہ شے پر عشق کو بن کر گئے تھے براہ نکاہت

اِذَا اَحْلَوْهُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَاِنْ اَخَّرُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا  
 حال بنا کر جس شے کو اولیٰ واسطیٰ طہار کر دینی اور کو خدا بن گئے اور جب انہیں کوئی چیز

حَرَمُوْهُ وَفِيْمَنْ لَا يَحُوزُ اَنْ يَسْتَفْتِيَ الْخَفِيَ مِثْلَ قِيَمِهَا  
 حرام کر دینی تو اسکو حرام کر دینی اور اسکی حق میں جو یہ جابر نہیں ہیں کہ حقیقی شخص مثلاً

شَا فَعِيًّا وَبِالْعَكْسِ وَلَا يَحُوزُ اَنْ يَقْتَدِيَ الْخَفِيَ بِأَقَامِ  
 جیسے مثلاً کسی فتویٰ کی اور اسکی عکس یعنی شے حقیقی کسی اور جابر نہیں کہ حقیقی شخص مثلاً امام کا

شَارِعِي مَثَلًا فَإِنَّ هَذَا قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْقُرُونِ الْأُولَى

شعار یعنی ہو جاوے کہ اس نے پہلی قرون اولی کے اجماع کا خلاف کیا

وَنَاقَضَ نَصْحَابَهُ وَالْمُتَابِعِينَ وَلَيْسَ فَحْلُهُ فِيمَنْ لَا يَدِينُ

اور صحابہ اور تابعین سے متناقض اور نول ابن حزم کا فحل اور

إِلَّا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْتَدِلُ

حق میں نہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودے کو سوا میں نہیں لیتا اور مجتہد

حَالًا إِلَّا مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا حَرَامًا إِلَّا مَا

حلال میں نہیں جو اللہ نے اور اس کے رسول نے حلال کیا اسی اور نہ حرام اور نہ حرم

حَرَمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَكِنْ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ مَا قَالَهُ

جانتا اسی جو اللہ نے اور اس کے رسول نے حرام کر دیا لیکن جو اللہ اور اس کے رسول نے علم سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِطَرِيقِ الْجَمْعِ

نہ رسول اللہ کے علم میں نہ اس کے آل و سلم کے اور نہ جماعت کے

بَيْنَ الْمُخْتَلِفَاتِ مِنْ كَلَامِهِ وَلَا بِطَرِيقِ الْأَسْتِنَابِ مِنْ

کلام میں نہ کسی طریق الجموع میں مختلفات کا علم نہ اور نہ حضرت کی کلام میں کسی طریق

كَلَامِهِ إِشْبَعُ عِلْمًا رَاشِدًا عَلَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فِيمَا يَقُولُ

اس کے کلام میں نہ تو علم راہ تائب و ایک کا مفید ہو گیا اس جہاں پر کہ یہ اپنی قول میں صواب

وَيُفِي ظَاهِرًا مُتَّبِعَ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت کا ظاہر پر ظاہر متبعی دیتا ہے

وَالِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ظَهَرَ خِلَافَ مَا يُطْنَهُ أَقْلَعُ مِنْ

پہرہ اگر کسی اور کی طرف سے ظاہر خلاف ظاہر ہو جائے تو

سَاعَةً مِنْ غَيْرِ جِدَالٍ وَلَا إِصْرَارٍ فَبُذِلَ كَيْفَ يَنْكِرُهُ

اور بیوقوف اگر ہو جائے اور نہ صراحت اور نہ کلام پر با محض اس کا کلمہ نہ کر سکتا ہے



أَحَدٌ مَعَنَا إِلَّا سِتْفَتَاءَ وَالْإِفْتَاءَ لَمْ يَنْزِلْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

بادجو دیگر سیتفتا نہیں اور فتویٰ دینا مسلمانوں میں نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ

وقت سے ہمیشہ چلا آیا ہے اور ایسا کچھ

بَيْنَ أَنْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا أَدَامًا أَوْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا جِنًّا بَعْدَ

فرق نہیں ہے کہ فتوا ہمیشہ اس سے یا کرمی یا کہی یا کر کے بعد انکی

أَنْ يَكُونَنَّ جُمُعًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَا كَيْفَ لَا وَلَمْ نُفِ مِنْ

کہ وہ ہماری ذکر نہیں ہوسکتی ہوسکتی ہوگی ہوسکتی ہوگی حالانکہ ہم

بِفَقِيهِ إِيَّاكَ كَانَ أَنَّهُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ الْفَقْهُ وَفَضَّلْنَا طَاعَتَهُ

کسی فقہ پر کوئی ہویہ ایمان نہیں دیتی کہ اللہ کی فقہ اور سکو مدلیہ وحی کی پیروی اور

وَأَنَّهُ مَعْصُومٌ فَإِنْ أَقْدَرْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ

ہم پر اسکی اطاعت فرض کر دی ہے اور یہ فقہ معصوم ہی پس اگر ہم اس میں کسی فقہ کی عقل

لَعَلَّمَنَا أَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَلَا يَخْلُو

ہو لی ہیں تو یہ فقہ سب سے زیادہ جانتی ہیں کہ یہ فقہ حسن یا سدا درست رسول اللہ کی آگاہی

قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ صِرَاحِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أَوْ مُسْتَنْبَاطًا

سوا اسکا قول اس سے خالی نہیں کہ یا تو صریح کتاب یا سنت سے اخذ ہوگا یا ان دونوں

عَنْمَا يَخُوضُ مِنَ الْأَسْتِنْبَاطِ أَوْ عُرِفَ بِالْفَرَائِنِ أَلَّا يَحْكُمَ

سی کی طرح کی سنبط کی ذریعہ سے سنبط ہوگا یا اسی بوسیطہ فرائن کے جان لیا ہوگا کہ

فِي صُورَةٍ مَّا مَنُوطٌ بِعِلَّةٍ كَذَا وَاطْمَنَّ قَلْبُهُ بِتِلْكَ

کھالی صورت میں حکم دال غلطی سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اسکی خاطر جمع

الْمَعْرِفَةِ فَقَاسٌ غَيْرُ الْمَنْصُوصِ عَلَى الْمَنْصُوصِ كَأَنَّهُ يَقُولُ ظَنَنْتُ

ہو گئی ہو گئے سوا اسی غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہی پس گویا کہ یہ سنا ہی جی نہیں سنا کر لیا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّهَا وَجَدَتْ

کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت

هَذِهِ الْعِلَّةُ فَأَحْكُمُكُمْ هَكَذَا وَالْمُقَيِّسُ مَنَدَرُ جُرْفِي

یہاں سے تھوڑے تھوڑے حکم ہی اور مقیاس اس عموم کے

هَذَا الْعَمَلُ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ مَعْرُوفٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے داخل سے سو یہ ہی ہے علیہ وسلم کی نظر

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ فِي طَرِيقِهِ ظُنُونٌ وَلَوْ لَا ذَلِكَ

منسوب ہے لیکن اس راہ میں ظن اور اگر ایسا ہو تا

لَمَا قَلَدَ مُؤْمِنٌ لِمُجْتَهِدٍ فَإِنْ بَلَّغْنَا حَدِيثَ مِنَ الرَّسُولِ

نہ کوئی یقین کے مجتہد نہ ہوتا پس اگر حکم رسول معلوم مسلم کے حدیث

الْمَعْصُومِ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ طَاعَتَهُ لَيْسَ

کے طاعت اللہ نے ہمہ فرض کے ہی سمجھ نہ

صَاحِبِ يَدٍ عَلَى خِلَافٍ مَذْهَبِهِ وَتَرَكْنَا حَدِيثَهُ

اس نے اپنا وہی کہ اور اس فقہ کے مذہب کی خلاف برالات کر لے ہو اور ہم اس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذَلِكَ الْفُتَحَيْنِ فَمَنْ أَظْلَمُ مِنَّا وَمَا كَذَرْنَا يَوْمَ

کریں اور اس ظن اور فتنہ کے ہی تابع ہیں تو ہم سی بڑا ظالم کون ہی اور ہمارا عذر قیامت

يَعْمُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ بَابُ اخْتِلَافِ الْمَنَاسِ

کے دن کیا ہوگا باب تو لو کے اختلاف کا

فِي اخْتِزَانِ هَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ

ان چاروں مذہب کے تقلید میں اور اس سے اپنی کیا واجب ہو جائے

مِنْ ذَلِكَ إَعْلَمَنَّ النَّاسُ فِي اخْتِزَانِ هَذِهِ الْمَذَاهِبِ

سمجھ لے کہ لوگ ان مذہب کے تقلید کر

عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا يَجُوزُ أَنْ تَتَعَدَّوهُ

چار مرتبہ پر ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک حد ہے کہ ان کو آدمی بڑھا جائے نہیں

أَحَدُهُمْ رَتَبَهُ الْجُرُودُ الْمَطْلُوعُ الْمُنْتَسِبُ إِلَى صَاحِبِ مَذْهَبٍ

ایک مرتبہ مجتہد سنی کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ وَثَانِيهَا رَتَبَةُ الْمُخْرَجِ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کے اہل مذاہب کی طرف منسوب ہونا ہی اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہے اور وہ مجتہد

فِي الْمَذْهَبِ وَثَالِثُهَا رَتَبَةُ الْمُتَّبِعِ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

نے مذاہب ہونا ہے اور چوتھا متبع مذاہب کا مرتبہ ہے جو کہ

لِلْمَذْهَبِ وَاتَّقَنَهُ وَهُوَ يَفِي بِمَا اتَّقَنَ وَحَفِظَ مِنْ مَذْهَبٍ

مذاہب کو خوب محفوظ کر لیا ہی اور مضبوط کر لیا ہی اور وہ اپنی الضابطہ اور اپنی اصحاب کے حفظ

أَصْحَابِهِ وَرَابِعُهَا الْمُفْقِدُ الصَّرْفُ الَّذِي يَسْتَفِي عُلَمَاءُ

مذاہب کی موافق فتویٰ دینا ہی اور چوتھا صرف فقہ ہی جو کہ مذاہب کے علماء کے فتوے

الْمَذَاهِبِ وَيَعْمَلُ عَلَى فِقْهِهِمْ وَلَسْبَ لِقَوْمٍ مَشْهُونَةٍ لِبَشَرٍ

کو جو جہاں سے اہل مذہب کے فتوے پر عمل کرتا ہے اور فقہاء کے سن میں

كُلِّ مَنَزِلٍ وَأَحْكَامُهُ إِلَّا أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ

ہر مرتبہ کے شروط اور احکام کی پرین بلکہ بعض آستے آدمی ہیں کہ ان مراتب

بَيْنَ الْمَنَازِلِ فَيَتَخَطَّى فِي تِلْكَ الْأَحْكَامِ وَيَطْطَأُ مَسَاقِطَهُ

میں مرتبہ نہیں کرتے بہر وہ ان احکام میں خط میں جا رہے ہیں اور ان مراتب کو نشانہ

فَارِدَنَا أَنْ نَجْعَلَ لِكُلِّ مَنَزِلٍ هُدًى وَنُشِيرَ إِلَى أَحْكَامِ

میں کہ ان میں سو ہمیں یہ ارادہ کیلئے کہ ہر مرتبہ کے جدا گانہ فصل بنادیں اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنَزِلٍ عَلَيْهِ قَصْدٌ فَصَلٌ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمَطْلُوعِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کی طرف الگ الگ اشارہ کر دین فصل مجتہد سنی منسوب کے حال میں

وَقَدْ قَدْ مَنَاسْرُطُهُ فَلَا تُعِيدُهُ وَحَاصِلُ كُلِّ ذَلِكَ

اور اسکے شرط ہم پہلی بیان کر چکی ہیں سو اب ہمیں دوسری اور ان سب شرطوں کا

أَنَّهُ لِحَاكِمٍ مَعَ بَيْنٍ عِلْمُ الْحَدِيثِ وَالْفَقْهُ الْمُرَوِيُّ عَنْ أَهْلِ

حاصل یہ ہے کہ مجتہد مطلق نہ ہو بلکہ ہونا ہی کہ جامع ہو علم حدیث اور فقہ میں جو اس کا اساتذہ ہی مروی ہیں

وَأَصُولُ الْفَقْهِ كَمَا لِكِبَارِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ میں جیسی شافعی مذہب میں بڑی بڑے علماء کا حال تھا اور

وَأَن كَانُوا كَثِيرِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَكِنَّهُمْ قَلُونَ بِالنَّظَرِ

اگرچہ یہ علماء اپنی کسی بہت ہیں پر اور مراتب کے نسبت بہت ہوئے

إِلَى الْمَنَازِلِ الْآخِرَى وَحَاصِلُ صَبْعِهِمْ عَلَى مَا اسْتَقَرَّ

میں اور اسکے عمل درآمد کا حاصل ہمارے سے تلاش کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَن تَعْرَضَ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُولَةُ عَنْ مَالِكٍ

جو او کی کلام سی ہو ہی یہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيُّ وَالْأَبُو حَنِيفَةَ وَالتَّوْرِيَّ وَغَيْرَهُمْ مِنْ أَهْلِ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور توری وغیرہم میں سے

الْمَقْبُولَةِ وَمَذَاهِبُهُمْ وَقَتًا وَهُمْ عَلَى مَوْطَأٍ مَالِكٍ

اور ان کے مذاہب اور موقوفہ کلام پیش کرنا امام مالک کے موطن پر

وَالصَّيْحَانِ ثُمَّ عَلَى أَحَادِيثِ الزُّمْدِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ

اور صحیحین یعنی مسلم اور بخاری سے پر تھا پھر اس کے بعد ترمذی اور داؤد کے

فَأَيُّ مَسْئَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَضًا أَوْ إِنْشَارَةً أَخَذُوا

حدیثوں پر یہ ہر جو مسئلہ سنت سے باعتبار نص کے یا اشارہ کے موافق تھیں

بِهَا وَعَوَّلُوا عَلَيْهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ خَالَفَتْهَا السُّنَّةُ خَالَفَتْهَا

نواہی سے لیتے اور اس پر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّوْهَا وَتَرْكُوْا الْعَمَلُ بِهَا وَآيُ مَسْئَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

صریح خلاف ہونا اور رد کرتے اور اوپر عمل ترک کرتے اور جس مسئلہ میں اختلاف

فِيْهَا الْحَدِيْثُ وَالْاَثَارُ اجْتِهَدُوْا فِي تَطْيِيقِ بَعْضِهَا

اور آثار مختلف ہوئے تو اس کے تطبیق میں ایک کو اسکے اجتہاد کرتے

بَعْضُ اِمَّا يَحْتَمِلُ الْمُسْتَرْقِضِيَّ عَلَى الْمُبْتَدِعِ وَتَنْزِيْلُ

بعض یا تو سفسہ کو سہم کا حکم پھرا لے رہی اور ہر حدیث

حَدِيْثٍ عَلَى صُوْرَةٍ اَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَاِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

کوئی حدیث صورت پر قائم کرے یا اور مجھ کرے پس اگر مسئلہ سنوں ہوئے

السُّنَنِ وَالْاَدَابِ فَانْكَحِلْ سُنَّتُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِنْ

یا سنوں یا ادب ہوئی ہو تو وہ سن سنوں ہوئے اور اگر مسئلہ

بَابِ الْحَاكِلِ وَالْحَرَامِ اَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حدیث اور حرمت کا یا درباب قضا ہو گیا اور اوہیں

فِيْهَا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالتَّاجِرُونَ وَنَجَّوْهَا عَلَى

صحابہ اور تابعین اور مجتہد مختلف ہوئے تو اس کو

قَوْلَيْنِ اَوْ عَلَى اَقْوَا اِلَیْهِ وَلَمْ يَنْكَرُوْا عَلَى اَحَدٍ فَمَا اخَذَ

دو قول پر یا کسی قولوں پر پھرا لے اور اسے برا اعتراض نہ کرے ہی کہیں کہ

مِنْهَا وَرَاَوْا فِي الْاَمْرِ سَعَةً اِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيْثُ

اس سے جن قول اختیار کر لیا اور اس امر میں فراخی ہو کر کہ جبکہ حدیث

وَالْاَثَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَغْرَعُوا اَجْمَدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

ان آثار ہر جانب کے شاہد ہوئے پھر وہ اپنے محنت کو اس کے

الْاَوَّلِي وَالْاٰثِرِ اِمَّا يَقُوَّةُ الرَّوَايَةِ اَوْ بِعَمَلِ اَكْثَرِ

اور اغلب کی روایت میں عبادت کرتے وہ اولویت یا روایت کی قوت ہی ہوئی یا اوپر اکثر

الصَّحَابَةُ بِهِ أَوْ كَوْنُهُ مَذْهَبُ جَمْعٍ مَجْمُوعٍ لِمُجْتَهِدِينَ أَوْ مَوْافِقًا

صحابہ کے عمل کرنے سے اس سبب سے کہ جمہور مجتہدین کا مذہب ہو گیا یا قیاس سے

لِلْقِيَاسِ كُفْيًا لِنُظَرِائِهِ ثُمَّ عُلُوًّا بِذَلِكَ الْأَقْوَى مِنْ غَيْرِ كِبَرٍ

اپنے نظیر ان کے برابر موافق ہو گیا پھر اوسس اقویٰ پر عمل کرنے کی بجائے براعزض میں نہیں رہنا

عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ أَخَذَ بِالْقَوْلِ الْآخِرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ وَافِقًا لِمَسْئَلَةٍ

جسے دوسرا قول لینے پر ترجیح اختیار کر لیا پس اگر مسلمان میں ان طبقوں میں سے

حَدِيثًا مِّنْ يَّتِيكَ الطَّبَقَتَيْنِ أَجَاوِزًا قَدْ أَحْرَجَ نَظَرَهُمْ فِي شَوَاهِدِ

حدیث نہ پائے تو اپنی طرف کے پیروں کو دوسری طبقہ کے طرف

أَقْوَاهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْمَا

انوال میں حدیث کے کتابوں سے اور جو دلیل اور علت اور

يَفْهَمُونَ مِنْ كَلَامِهِمْ مِنَ الدَّلِيلِ وَالْتَّعْلِيلِ فَإِذَا أَطْمَأَنَّ

کلام سے سمجھتے ہوئے اوس میں جولاٹے دیتے پہر کسی بات پر اگر ادنیٰ خاطر

لِخَطِّاطِ بَشْيٍّ أَخَذَ وَابَهُ فَإِنْ لَمْ يَطْبِئْ بِبَشْيٍّ مِّمَّا ذَكَرُوهُ

جمع ہو جائے تو وہ اختیار کر لے اور اگر کسی بات پر اس کے مذکورہ ہیں اطمینان ہو تا

وَأَطْمَأَنَّ بِغَيْرِهِ وَكَانَتْ لِمَسْئَلَةٍ مِّمَّا يَنْفَعُ فِيهِ اجْتِهَادُ

اور اس کے غیر پر اطمینان ہو جائے اور وہ مسئلہ ہے اس قسم کا جو ناجسین مجتہد کے اجتہاد کا

الْمُجْتَهِدُ وَلَمْ يَسْبِقْ فِيهِ إِجْمَاعٌ وَقَامَ عِنْدَهُمُ الدَّلِيلُ الصَّرِيحُ

وض ہوئے اور ان میں اجماع نہ ہو اور کوئی صریح دلیل ان کے غم میں قائم ہو جائے

قَالُوا بِهِ مُسْتَعِينِينَ بِاللَّهِ مُتَوَكِّلِينَ عَلَيْهِ وَهَذَا بَأْسٌ نَادِرٌ

نواد کی تالی ہو جائی اس حال میں کہ اللہ سے استعانت لگتی اور اوس پر توکل کر لے اور اس قسم کا واقعہ نادر

الْوُقُوعُ صَعْبٌ لَمْ يُتَّقَ اجْتِنَابُ مَرَاتِقِهِ أَشَدَّ اجْتِنَابِ

الوقوع سخت چڑائی کا سب سے پہلے سے غایت وجہ کا اجتناب کرتی تھی اور

إِنْ لَمْ يُمْ عِنْدَهُمْ دَلِيلٌ صَرِيحٌ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ

اگر ان کے عند میں کوئی دلیل صریح قائم نہ ہو تو انہوں نے کثیر کا اتباع کرتے اور

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَصْرِيحٌ أَوْ تَعْلِيلٌ صَحِيحٌ مِنَ السَّلَفِ

جس مسئلہ میں سلف سے تصریح یا صحیح تعلیل نہ ہو

اسْتَغْفِرُوا الْجَهْدَ فِي طَلَبِ نَصٍّ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِتْمَاعٍ مِنَ الْكِتَابِ

کتاب و سنت کے لئے یا اشارہ یا ایما کے طلب میں

وَالسُّنَّةَ وَأَثَرُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کے تلاش میں سخت خوب صرف کرتے ہیں اگر اس میں کسی چیز کی کوئی دلیل ہو

بِهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ أَنْ يُقِلُّدُوا عُلَمَاءَ وَاحِدًا فِي كُلِّ مَا قَالُوا

قائل ہونے اور ان کے پیروی نہیں کرتے کہ کسی ایک عالم کے جوہ بیان کر کے

إِطَاعَتٍ بِهِ نَفْسُهُمْ أَوْ لَا وَإِنْ كُنْتَ فِي رَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَا

اوسى اطمینان خاطر ہو یا نہ ہو اعتقاد میں جائے اور اگر چنگر ہمارے بیان میں شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ مَعْلَمِ السُّنَنِ وَشَرْحِ السُّنَّةِ

تو بہت کم لازم ہے کہ بیہقی کے کتاب اور کتاب معالم السنن اور بیہقی کی شرح السنن کا مطالعہ

لِلْبَغَوِيِّ فَهَذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فَقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

ہے جس فقہاء میں میں سے محققین کا یہ طریقہ ہے

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَهُمْ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الَّذِينَ

اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور یہ لوگ اہل حدیث میں سے اوسى جو کہ ظاہری ہیں اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا بِالْإِجْمَاعِ وَغَيْرِ الْمُتَقَلِّدِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہیں ہیں اور نہ اجماع کے اور نہ متقلدین میں

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے اوسى جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلاً توجہ نہیں کرتے اب میں





قُلْ تَفَقَّوْا عَلَيْهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ وَهَذَا لَا يُجُزُّ

اس پر تنقید اتفاق کیا ہے تو کچھ تو نہیں ہے کہ یہ کہہ دے یہ جائز ہے اور یہ نہیں جائز ہے

وَيَكُونُ قَوْلُهُ عَلَى سَبِيلِ الْحِكَايَةِ وَإِنْ كَانَتْ مَسْئَلَةٌ قَدْ

اور اس کا یہ قول سبیل حکایت ہو ویگا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

اُخْتَلَفُوا فِيهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ فِي قَوْلِ أَهْلِ

علمائے اوسین اختلاف کیا ہے تو نہیں ہے کہ کہہ دے یہ فلاں کے قول میں جائز ہے

وَفِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِجْمَاعِ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْتَارَ فَيُحِبُّ يَقُولُ

اور فلاں کے قول میں جائز نہیں ہے اور اس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ایک جانب کو اختیار کر لی اور دوسری

بَعْضُهُمْ مَا لَمْ يَعْرِفْ حُجَّتَهُمْ وَفِي مَصُولِ الْعُمَادِيَّةِ فِي الْفَصْلِ

قول کا جواب ایسی جگہ تک اونی حجت ہی واقع ہو اور اصول عُمادیہ کے پہلے فصل میں ہے

الْأَوَّلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْإِجْمَاعِ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُقَيِّمَ

اور اگر اجتہاد والا نہ ہو تو اس کو یہ حلال نہیں ہے کہ فتویٰ بنا کر دے

الْأَيْطَرِيقَ الْحِكَايَةِ فَيَحْكُمُ مَا يَحْظُ مِنْ أَقْوَالِ لَفْقَهَاءِ

ان طریق حکایت سے وہی فتویٰ پس فقہاء کی اقوال میں جو یاد رکھت ہو بیان کر دے اور

عَنْ أَبِي يُوسُفَ وَزُفَرٍ وَعَافِيَةَ بْنِ يُدَيْدٍ نَهَمُوا قَالُوا لَا يَحِلُّ

ابو یوسف اور زفر اور عافیہ بن یدید نے کہا ہے کہ وہ کہنے سے کہیں حلال نہیں

لَا حِلَّ أَنْ يُقَيِّمَ يَقُولُنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ قُلْنَا وَفِيهَا أَيْضًا

ہے کہ ہمارے قول کا استدلال ہے کہ ہم نے نہ ہو کہ ہمارے کہنا کی کہا ہے اور اصول عُمادیہ میں

عَنْ بَعْضِهِمْ قَالُوا لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ حَفِظَ جَمِيعَ كُتُبِ صَحَابِنَا لَا يَدْرِي

بعضوں سے یہ قول ہے کہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص ہمارے اصحاب کی تمام کتب میں یاد کر لے تو یہ ضرور ہے

أَنْ يَتَلَذَّزَّ بِالْفَتَوَى حَتَّى يَهْتَدِيَ إِلَيْهَا لِأَنَّ كَثِيرًا مِنَ الْمَسَائِلِ

کہ فتویٰ کی تعلیم سے وہی گمراہی کرے تا کہ فتویٰ دینا آجائے اس لیے اکثر مسائل میں

أَجَابَ عَنْهَا أَصْحَابُنَا عَلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِمْ وَمَعَامِلِ لَدِيهِمْ

بارہ اصحاب نے اپنے اپنے بلوں کی عادت و معاملات کے موافق جواب دیا۔

فَنَسَبَ لِكُلِّ مَفْتًى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَزَمَانِهِ

سو ہر ایک مفتی کو اس کی رائے کے مطابق ہر زمانہ کے بلوں کے عادت کو بخانا کہ۔

فَمَا لَا يُخَالَفُ الشَّرْعَ فِي عُمَدَةِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْحُطِّ وَالْمَأْكَلِ

جان انحراف کے معاملات میں نہ غلطیوں سے متعلقہ احکام میں نہ پس رہے

أَهْلُ الْأَجْتِهَادِ مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ

ان اجتہاد کے دو ہیں جو کتاب و سنت اور

الْأَثَرِ وَوُجُوهِ الْفِقْهِ وَمِنْ الْخَانِيَةِ يُقْلَعُ عَنْ بَعْضِهِمْ

آثار و وجوہ فقیہ کے نام ہیں اور خانیہ میں بعضوں سے منقول ہے

لَا بُدَّ لِرَاجِعِهِمْ مِنْ حِفْظِ الْمَسْئُورِ وَمَعْرِفَةِ التَّائِيْدِ وَالْمَنْسُورِ

انہیں واپس آنے سے جیسا کہ یاد رکھنا اور اس سے اور اس سے

وَالْمُحْكَمِ وَالْمَأْوَلِ وَالْعِلْمِ بِعَادَاتِ النَّاسِ وَعُرْفِهِمْ فِي

اور محکم اور مآول کی معرفت اور لوگوں کے عادات اور عرف کے آگاہی ضرور ہے

السَّالِحَةِ قِيلَ أَدْنَى لَشَرْطِ رَاجِعِهِمْ حِفْظُ الْمَسْئُورِ ذَكَرَ

سراچہ میں ہے کہ ایسا کہ جہاد کے شرطوں میں سے کم سے کم جیسا کہ یاد رکھنا ہے پس

هَذِهِ الرُّوَايَاتُ فِي خِزَانَةِ الْمُفْتَيْنِ أَقْوَلُ لِهَذِهِ الْعِبَارَاتِ

روایات خزانہ الروایات میں مذکور ہیں جن کے ہاں کہ ان عبارتوں کے

مَعْنَاهَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُفْتِيِ الَّذِي هُوَ صَاحِبُ تَخَرُّجٍ وَبَيْنَ

معنی ہے فرق کرنا اور اس فرق میں جو تخریج کرنا ہو اور اس

الْمُفْتِيِ الَّذِي هُوَ مُتَكَيِّفٌ فِي مَذْهَبٍ صَحَابِيٍّ يُفْتِي عَلَى سَبِيلِ

مفتی میں جو اپنے مآخذ کے مذہب میں متحرک ہو کر ایسی حکایت منہ سے

لِحِكَايَةِ لَا عَلَى سَبِيلِ الْاجْتِهَادِ مَسْئَلَةٌ أَعْلَمَ أَنَّ الْقَاعِدَةَ  
سبیل اجتہاد نہیں مسئلہ سمجھنے کے کر فہم

عَنْدَ مُحَقِّقِي الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْمَسَائِلَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ فَيُقَسَّمُ تَقَرَّرَ  
محققین کے نزدیک قاعدہ یہی کہ مسائل چار قسم ہیں ایک قسم یہ کہ

فِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ وَحُكْمُهُ أَنْ يَقْبَلُوهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَافَقَتْ  
جو ظاہر مذہب میں نہیں گیا ہی اسکا حکم یہ ہے کہ ہر حال اسکو قبول کریں اصول کے

الْأُصُولُ أَوْ خَالَفَتْ وَلِذَلِكَ تَرَى صَاحِبَ الْهُدَايَةِ وَ  
موافق ہو یا یا مخالف اور اسکی واسطے مصنف ہدایہ وغیرہ کو نوذکریت

غَيْرُهُ يَتَكَلَّفُونَ بَيَانَ الْفَرْقِ فِي مَسَائِلِ التَّجْمِيسِ وَقَسَمُ  
بے کہ تجمیس کے مسائل میں فرق تکلف سے بیان کرے ہیں اور ایک قسم

هُوَ رَوَايَةُ شَاذَةٍ عَنْ إِيْحَنِيفَةٍ وَصَاحِبِيهِ وَحُكْمُهُ  
وہنگی امام البصیف رحمہ اور صاحبین سے شاذ روایت ہے اسکا حکم یہ ہے

أَنْ لَا يَقْبَلُوهُ إِلَّا إِذَا وَافَقَ الْأُصُولُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْهُدَايَةِ وَ  
اسم نہ کہیں مگر اس صورت میں کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

نَحْوَهَا مِنْ بَعْضِ رَوَايَاتِ الشَّاذَةِ كَحَالِ الدَّلِيلِ  
غیرہ میں بعض روایات شاذہ کے تصحیح دلیل کے امداد سے بہت ہی اور

قِسْمٌ هُوَ تَرْجِيحُ مِنَ الْمُنَاحِزِينَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ  
ایک قسم منہاجرین کے ایسے ترجیح ہے کہ اس پر جمہور اصحاب متفق ہیں اسکا

وَحُكْمُهُ أَنَّهُمْ يَفْتَوْنَ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَقِسْمٌ هُوَ  
حکم یہ ہے کہ اس پر ہر حال فتوے دیں اور ایک قسم آوہ جو منہاجرین کی ایسی

مِنْهُمْ لَمْ يَتَّفَقْ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ حُلْمُهُ أَنْ يَعْضُ  
منہاجرین ہی کہ اس پر جمہور اصحاب متفق نہیں ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ

الْفَقِي عَلَى الْأَصُولِ وَالظَّاهِرِ مِنْ كَلَامِ السَّلَفِ فَإِنْ وَجَدَهُ

مقتضیٰ اوصول اور ظاہر پر سلف کے کلام میں سے مطابق کرے۔ اگر اوصول سے

مُؤَافَقًا أَخَذَ بِهِ وَلَا تَرَكَهُ فِي خِرَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا

موافقی سے لے کر اختیار کرے۔ نہیں تو چھوڑ دے۔ خیرانۃ الروایات میں نقیب

عَنْ بُسْتَانَ الْفَقِيهِ ابْنِ اللَّيْثِ فِي بَابِ الْأَخْذِ عَنِ الثَّقَاتِ

ابو اللیث کے بستان باب الاخذ عن الثقات میں سے

وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ حَدِيثًا أَوْ سَمِعَ مَقَالَةً فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِقَائِهِ

اور اگر کسی شخص نے حدیث یا کلام مقول سنا پس اگر قائل لفظ نہیں

يَقَنُّ فَلَا يَسْعُهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَوْلًا يُوَافِقُ

ہے تو اوصول روا نہیں ہے کہ اوصول تسلیم کرے۔ ان اگر وہ قول اصول کے

الْأَصُولُ فَيَجُوزُ الْعَمَلُ بِهِ وَالْإِفْلَاحُ وَكَذَا الْوُجُودُ حَدِيثًا

موافقی ہو تو اوصول پر عمل جائز ہے اور نہیں تو جائز نہیں اولیٰ سے ہی اگر اوصول سے حدیث

مَكْتُوبًا أَوْ مُسْئَلَةً فَإِنْ كَانَ مُؤَافِقًا لِلْأَصُولِ جَازًا

کے مسئلہ لکھا ہوا دیبھا تو وہ اگر اصول کے موافقی ہے تو اوصول پر عمل جائز

يَعْمَلُ بِهِ وَالْإِفْلَاحُ وَفِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ قَالَ سِئِلَ

ہے اور نہیں تو جائز نہیں اور بحر الرائق میں ابو اللیث سے ہے کہنا ہے

ابُو نُضْرَةَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ مَا تَقُولُ رَحِمًا لِلَّهِ

ابو نضر سے ایک مسئلہ پوچھا کہ اوصول پر پیش ہوا تھا کیا کہنے ہو خدا پر رحمت کرے

لَعَالِي وَقَعَتْ عِنْدَكَ كِتَابٌ أَرْبَعَةُ كُتُبٍ أَرْبَعَةُ كُتُبٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

نہار سے پاس جارکن میں ہیں ابراہیم بن رسم کے

تَسَاءَلُوا وَادَابُ الْقَاضِي عَنِ الْخَصَائِفِ وَكِتَابُ الْبَحْرِ دَوْنُ كِتَابِ

کتاب اور خصائف کے جواب العاصی ماہر کتاب البحر اور کتاب

التَّوَادُّ مِنْ جِهَةِ هُشَامٍ هَلْ يَحُوزُ لَنَا أَنْ نَقْتِي مِنْهَا أَوْ لَا هَذِهِ

المنادى ہشام کے جہت سے ایسا کہ جائز ہے کہ ان کے موافق فتوے دیں یا نہیں اور ہے

الْكَتَبُ فَحَمْدُهُ عِنْدَكَ فَقَالَ مَا صَحَّ عَنْ أَصْحَابِنَا فَذَلِكَ عِلْمٌ

کتاب میں ہمارے راوی بن محمود بن پس ابواص نے جواب دیا جو ہمارے اسناد میں ثابت ہو چکا ہے سو وہی

مُحِبُّوبٌ مَرْغُوبٌ فِيهِ مَرْضِيٌّ بِهِ وَأَمَّا الْفِتْيَا فَإِنِّي لَا أَرَى

محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور راہنموی دینا سو میں کیسے میں جائز

لَا حَدَّ أَنْ يُقْتِيَ بِشَيْءٍ لَا يَفْهَمُهُ وَلَا يَحْتَمِلُ أَثْقَالَ النَّاسِ فِي أَنْ

بہنیں نہ جیتا کہ ایسی بات کا فتوہ دینی جسکو نہیں سمجھتا اور لوگوں کا بوجھ بڑھا دیتا ہے پس اگر

كَانَتْ مَسَائِلُ قَدْ اشْتَهَرَتْ وَظَهَرَتْ وَانْجَلَتْ عَنْ أَصْحَابِنَا

وہ ایسے مسائل ہوں کہ ہمارے اسناد سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہیں تو

رَجَوْتُ أَنْ يُسْعَرَ لِي الْأَعْتَادُ عَلَيْهَا فِي التَّوَارِثِ مَسْئَلَةٌ أَعْلَمُ

امید ہے کہ حوادث میں اس پر اعتماد کے گنجائش ہو مسئلہ سمجھنے کے

أَنَّ الْمَسْئَلَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ اخْتِلَافٍ بَيْنَ أَيْمَنِيفَةٍ وَصَلْبَةٍ

کہ مسئلہ اگر بینین امام ابوحنیفہ اور اصحاب کے مختلف فتوے ہیں

فَحُكْمُهَا أَنْ يَجْتَهِدَ فِي الْمَذْهَبِ يَخْتَارُ مِنْ أَقْوَامِهِمْ مَا هُوَ أَقْوَى

تو اس کا حکم ہے کہ مجتہد نے مذہب ان کے اقوال میں سے وہ اختیار کرے جس کی قوت

دَلِيلًا وَأَقْسَرُ تَعْلِيلًا وَأَرْفَى بِالنَّاسِ وَلِذَلِكَ أَقْنَى حَالًا

قوی سے اور علت قیاس کے موافق اور لوگوں کے حق میں سہل ہو اور اس سے سب سے

مِنْ عُلَمَاءِ الْخَفِيَّةِ عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

مذہبات نے استعمال کرنے کے طہارت میں امام محمد کے قول پر

عَلَى قَوْلِهِمَا فِي أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ وَفِي جَوَازِ الْمَرْاعَةِ

دیا ہے اور عصر اور عشاء کے اول وقت میں اور مراعات کے جائز میں

وَكُتِبَ لَهُمْ مَشْهُونَةٌ بِذَلِكَ لَا يَحْتَاجُ إِلَى إِبْرَادِ النُّقُولِ وَكَذَلِكَ

اور اوہی کتاب میں ایسی ہی چیزیں نقل بیان کر سکے کہ یہ حاجت نہیں ہے اور یہی

الْحَالُ فِي مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ فِي الْمَنْهَاجِ وَغَيْرِهِ فِي الْفَرَأِضَلِ

حال امام شافعی کے مذہب میں سے مناج وغیرہ میں فراموشی کے بارے میں ہے کہ

أَصْلُ الْمَذْهَبِ عَدَمُ تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَقَدْ أَفْتَى الْمُتَأَخِّرُونَ

اصل مذہب نو ذوی الارحام کے عدم توریث کا ہی اور پیشک متاخرین نے

عِنْدَ عَدَمِ انْتِظَامِ بَيْتِ الْمَالِ بِتَوْرِيثِهِمْ وَقَدْ نَقَلَ فَقِيهُهُ الْيَمَنُ

بروقت عین منظم ہونے کے بیت المال کے افغانی وارث کا فتویٰ دیا ہی اور فقہ یمن ابن ربار

ابْنُ زَيْلِافٍ فِي فِتَاوَاهُ مَسَائِلَ أَفْتَى الْمُتَأَخِّرُونَ فِيهَا اخْتِلَافُ الْمَذْهَبِ

نے اپنی فتاویٰ میں ایسی ہی مسئلے ذکر کی ہیں کہ متاخرین مسائل میں اختلاف مذہب

مِنْهَا اخْرَاجُ الْفُلُوسِ مِنَ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ مِنَ التَّقْدِيرِ وَعُرْوَةُ

فتویٰ دیا ہی ایک یہ کہ سونے چاندی اور سبب تجارت کی زکوٰۃ مفروضہ میں سے فلووس کا اور کرنا۔

الْبَحَارَةُ أَفْتَى الْبَلْقَيْنِ بِحُجْرَةٍ وَقَالَ اعْتَقَدُ حُجْرَةَ وَلَكِنَّهُ

اوسکے حجاز کا فتوے دیا ہی اور کہا ہی کہ میں اسکو حجازی نہیں پر یہ

عَلَى الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَتَمَعَ الْبَلْقَيْنِ فِي ذَلِكَ الْجَارِي

شافعی مذہب کے خلاف ہے اور بقیے اس مسئلہ میں بخاری تابع ہوا ہے

وَمِنْهَا دَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى الْأَشْرَافِ الْعُلُوِّينَ أَفْتَى الْأَمَامُ فُخْرُ

اور اوہیں ہی یہ کہ اشرف علویین کو زکوٰۃ کا دینا امام فخر الدین الرازی نے

الَّذِينَ الرَّازِيُّ بِحُجْرَةٍ فِي هَذِهِ الْأَرْضَةِ حِينَ مَنَعُوا سَهْمَهُمْ

اسکے حجاز کا اس بارے میں فتوے دیا ہے جب اسکا حصہ

مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَضَرَبَهُمُ الْفَقْرُ وَمِنْهَا بَيْعُ الشُّعْلِ فِي الْكُؤَارَاتِ مَعَ

بیت المال سے نہ ہو گیا اور انکو حاجت کی قربان اور ایک یہی شہدے کے لیے نہ تھا محال میں ہجوم وغیرہ



مَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ وَغَيْرُهُ أَجَلُ الْمَلِكَيْنِي بِالْجَوَازِ وَنَقَلَ ابْنُ زِيَادٍ

جو اوکین ہونا ہی چہا یقینے اسکی جواز کا جواب باہی ابن زباد نے

عَنِ الْأَمَامِ ابْنِ عَجِيلٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُ مَسَائِلَ فِي الزَّكَاةِ يُفْتَى

امام بن عجل سے نقل یہی کہ وہ کہتا ہی زکوہ کے تین مسئلے ہیں کہ او میں بخلاف

فِيهَا خِلَافٌ لِمَذْهَبِ نَقْلِ الزَّكَاةِ وَدَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى وَاحِدَةٍ

مذہب فقوے ہوا اسے زکوہ کا نقل کرنا اور زکوہ ایک کو دیدینا اور

دَفْعُهَا إِلَى أَحَدٍ لِأَصْنَافٍ قَوْلٌ وَعِنْدِي فِي ذَلِكَ رَأْيٌ وَهِيَ

سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں سب سے عذیبہ میں اس میں بہرہ رسانی سے کہ

أَنَّ الْيُفْتَى فِي مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ سَوَاءٌ كَانَ مُحْتَجًّا فِي الْمَذْهَبِ

شا فعی مذہب کا متبعی برابر سے کہ مجھنے سے المذہب ہو

أَوْ مُتَّبِعًا فِيهِ إِذَا احْتَاجَ فِي مَسْئَلَةٍ إِلَى غَيْرِ مَذْهَبِهِ فَعَلَيْهِ

باجتہاد مذہب اگر کے مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب کا حاجت مند ہو جاوے تو

عَنْ هَبٍ أَحْمَدَ فَإِنَّهُ أَجَلَ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عِلْمًا وَدِيَانَةً

اوسکو امام احمد کا مذہب لازم اسے کہو کہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شا فعی میں بہت قبل تھا

وَمَذْهَبُهُ عِنْدَ التَّحْقِيقِ فَرَعٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَوَجْهٌ

سے اور اسکا مذہب حقیقت میں شا فعی مذہب کے فرع سے اور اسکی

مِنْ وَجْهِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَضْلٌ فِي الْمُتَّبِعِ فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ

افہام میں سے ایک قسم ہی واللہ اعلم فضل متبعی مذہب کے حال میں اور وہ

لِخَافِظِ الْكِتَابِ مَذْهَبِهِ وَفِيهِ مَسَائِلُ مَسْئَلَةٌ مِنْ شَرْطِهِ

اپنے مذہب کے کتاب کو حافظ ہونا سے اور اس میں کے مسئلہ میں مسئلہ کے شرط

أَنَّ يَكُونَ صَحِيحَ الْفَهْمِ عَرَفًا بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَسَالِبِ الْكَلَامِ وَ

بہرہ ہی کہ صحیح الفہم عربیت دان اور کلام کے اسلوب

مَرَاتِبُ التَّرَجُّحِ مُتَقَطِّطًا لِمَعَانِي كَلَامِهِمْ مَخْفٍ عَلَيْهِ غَالِبًا

اور ترجیح کے مراتب سی آکاد ہو اور ان کے کلام کی سٹاکاؤں میں غالب اور سب

تَقْيِيدُ مَا يَكُونُ مُطْلَقًا فِي الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ لِمُقَيَّدٍ وَاطْلَافُ

ظاہر میں مطلق کے قید لگانا اور اس سے مقید مراد لینا یا بوسیدہ نرسے اور

مَا يَكُونُ مُقَيَّدًا فِي الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُطْلَقُ نَبَّهَ عَلَيَّ

مقید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس کی مراد مطلق لینا اور سیدہ نری اس پر

ذَلِكَ ابْنُ تَجِيمٍ فِي الْجَمْعِ السَّابِقِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَقْتَضِيَ إِلَّا

ابن تجم نے جمع الیٰ بن نبیہ کے ہی اور اس پر واجب ہی دو ہیں سے

بِأَحَدٍ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدَ طَرِيقٍ صَحِيحٍ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ

بدون ایک جہ کا فونی مذہب سے یا تو اس کے عند میں امام تک طریق صحیح معتمد قائم

إِلَى إِمَامِهِ أَوْ يَكُونُ الْمَسْئَلَةُ فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ تَدَاوُلَتْ

ہو یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

الْأَيْدِي فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ طَرِيقُ نَقْلِ

چلے آئے ہر الفائق کے کتاب القضا میں سے معنی مفید کے

الْمُفْتَى الْمُقْلَدِ عَنِ الْمُجْتَمِعِ أَحَدُ امْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ سَنَدٌ

نقل کہ طریق مجتہد سے دو میں سے ایک مرے یا اس کے پاس مجتہد تک

إِلَيْهِ أَوْ خَذَهُ مِنْ كِتَابٍ مَعْرُوفٍ تَدَاوُلَتْ أَيْدِي

سند ہو یا اس مسئلہ کو اس کے مشہور کتاب میں سے لی جو دست بدست چلے آئے

نَحْوُ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَنَحْوِهَا مِنَ التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ

سے محمد بن الحسن کے کتاب میں اور اس کے قبل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُجْتَمِعِينَ لِأَنَّهُ عَزَلَتْهُ الْخَبْرُ الْمُتَوَاتِرُ وَالْمَشْهُورُ وَهَذَا

نصایف کیونکہ وہ کتاب میں منبر لہ متواتر مشہور چیز کے ہیں اور یہاں

ذَكَرَ الرَّازِيَّ عَلَى هَذَا لَوْ وَجَدَ بَعْضُ الشَّيْخِ التَّوَادُّ فِي رِوَايَتِهِ

رازی نے ذکر کیا ہے اس قدر کہ اگر اس نے توادد کا کوئی نسخہ ہمارے زمانہ میں پایا

لَا يَجِلُّ غَرْوُ مَا فِيهَا إِلَى فَحْشٍ وَلَا إِلَى ابْنِ بُيُوتٍ لَا تَهَامُ بِشَيْءٍ

توادد کے مسائل کو اگرچہ کچھ طرف منسوب کیا جاوے لیکن یہی رازے الی بوسف کچھ طرف کیونکہ وہ نسخہ

فِي عَصْرِ نَافِي دِيَارِ زَاوَلَرٍ تَدَاوُلَ نَعْمًا ذَا وَجَدَ التَّقْلُّ فِي التَّوَادُّ

ہماری زبان میں ہماری زبان میں منسوب نہیں کی اور نہ دست پرست یا بی زبان اگر توادد کے نقل شدہ

مَثَلًا فِي كِتَابٍ مُشْتَرَعٍ مَعْرُوفٍ كَأَمْدَانِيَّةٍ وَالْمُبْسُوطِ

کے کتاب مشہور میں بھی دے دے جسے دیار اور ملبسوط

كَانَ ذَلِكَ تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ انْتَهَى فِي قَتَاوِي

اب یہ بھرور اس کتاب پر ہو گیا انتہی اور قتاوی

الْقَبِيلَةِ فِي بَابٍ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَقْتَبَةِ أَنْ مَا يَوْجَدُ مِنْ كَلَامٍ رَحِلًا

قبیلہ کی باب ما يتعلق بالمقتبة سے کہ وہ جو کلام شخص کا

وَمَذْهَبِهِ فِي كِتَابٍ مَعْرُوفٍ وَقَدْ تَدَاوُلَتْهُ الشُّعْرُ فَإِنَّهُ

اور او کا مذہب ایسی کتاب مشہور میں ملے سے کہ سب نسخوں میں موجود ہے تو اب

جَازٍ مَنْ نَظَرَ فِيهِ أَنْ يَقُولَ قَالَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ كَذَا وَأَنْ

اوس کتاب کے ناظر کو یہ بہت جاز ہے غالی نے یا فلا نے یا فلا کہا ہے اگرچہ

لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَحَدٍ نَحْوَ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمَوْطَأِ الْمَلِكِ

کے کسی ہی نے نہ سنا ہو جسے محمد بن الحسن کے کن ہیں اور امام مالک کے موطا

وَنَحْوِهَا مِنْ كِتَابٍ مُصَنَّفَةٍ فِي أَصْنَافِ الْعُلُومِ لِأَنَّ

اور اسے ہی اور کن ہیں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہوئے ہیں اس لیے کہ

وَجَوَّدَ ذَلِكَ عَلَى هَذَا الْوَصْفِ بِمِثْلَةِ الْخَبَرِ الْمَتَوَاتِرِ وَ

اوس کلام کا اوس حال پر ہونا بجا ہے متواتر خبر

الاستفاضة لا يحتاج مثله إلى إسناد مسئلة إذ وجد  
 اور استفادہ کے ہی ایسی کام بن سدی حاجت ہیں سے مسئلہ اگر

المتبحر في المذهب حديثا صحيحا يخالف مذهبه فهل له  
 متبحر نے المذہب کو صحیح حدیث اور علی مذہب کی مخالف مجاوی تو آیا اور

ان يأخذ بالحديث ويترك مذهبه في تلك المسئلة  
 اسی کو اوس حدیث کو اختیار کرے اور اوس مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

في هذه المسئلة بحث طويل وطال فيها صاحب خزانه  
 اس مسئلہ میں بڑے بحث سے اور میں خزانہ الروایات کی سولف سے

الروایات نقلاً عن دستور المساکين فلو رد كلامه من  
 دستور المساکین سے نقل کر کر طوالت دے سے ہم اوس کا کلام اوس نقل

ذلك يعينه فان قيل لو كان المقلد غير المجتهد عالمًا  
 میں سی بعینہ لاتی ہیں اگر کوئی کہی اگر مقلد غیر مجتہد عالم

مستدل لا يعرف قواعد الأصول ومعاني النصوص و  
 استدلال کر نوال اصول کے قواعد اور النصوص اور اجار کے معانی ہی آگاہ ہو

الأخبار هل يجوز أن يعمل عليها وكيف يجوز وقد قيل  
 نوایا اوس کو جائز سے کہ اوپر عمل کرے اور کس طرح جائز ہی اوجال بہت سے

لا يجوز لغير المجتهد أن يعمل بالأدلة روايات مذهبه و  
 کہ مجتہد نہیں ہیں کہ غیر مجتہد کو جائز نہیں ہی کہ سوا روایات اپنی مذہب کے اور

فتاوى إماميه ولا يستغل به في النصوص والأخبار و  
 فتوون اپنی امام کے عمل کری اور النصوص اور اجار کے معانی میں باور اوپر

العمل عليها كالعامة قيل هذا في العامة لا في  
 عمل کر میں عامی کس طرح متحول ہو جائے کوئی جواب دیتا ہے کہ یہ سب عامی

لِجَاهِلٍ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعَانِيَ لِنُصُوصٍ وَاحِدَةٍ وَكَأَنَّ

خالص عامی جاہل کے حق میں ہی کہ لُصُوص اور احادیث کے معانی سے اور

تَأْوِيلَاتِهَا أَمَّا الْعَالِمُ الَّذِي يَعْرِفُ لِنُصُوصٍ وَاحِدَةٍ أَوْ

او کئی تاویلات نہیں جانتا یا وہ عالم جو لُصُوص اور اخبار کو سمجھتا ہے اور وہ

مِنْ أَهْلِ الدَّرَیَةِ وَثَبَتْ عِنْدَهُ صَحَّتُهَا مِنَ الْحَدِيثَيْنِ أَوْ مِنْ

صاحب دانش سے اور اس کے عندیہ میں اس کے صحت صحیحین سے یا اس کے

كُتُبِهِمُ الْمُتَوَقَّعَةِ الْمَشْهُورَةِ الْمَتَدَوَّلَةِ يُجَوِّزُ أَنْ يَعْمَلَ عَلَيْهَا

میں مشہور متوقعہ مشہورہ کے نام سے ہو اس کو اور نہ عمل کرنا جائز ہے

وَأَنْ كَانَ فَمَا الْعَالِمُ لَذَهَبَ بِمُتَوَيِّدِ الْقَوْلِ الْيَخْفِيفَةِ وَفَحَدِّ

اگرچہ اس کے ذہن میں مخالفت ہو امام ابو حنیفہ اور امام

وَالشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِيهِ وَقَوْلُ صَاحِبِ هُدَايَةٍ فِي رَوْضَةِ الْعُلَمَاءِ

محمد اور امام شافعی اور اہل اصحاب کا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء

الزَّنْدَ وَلَيْسَ فِيهِ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ سَيْلٌ عَنْ الْيَخْفِيفَةِ رَحِمَ

الزند و بے شک اس میں ہی اس کا موید ہی امام ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابَ اللَّهِ يُخَالِفُ قَالَ أَتُرْكُو أَقْوَلَ بِي كِتَابِ

اگر آپ نے کہا کہ اگر کتاب اللہ اس کے مخالف ہو جواب دیا ہر قول کتاب اللہ کی مخالفت

اللَّهُ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

میں نہ کرے اور نہ پہر پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر اس کے

سَلَّمَ يُخَالِفُهُ قَالَ أَتُرْكُو أَقْوَلَ بِي خَبَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

مخالف ہو جواب دیا ہر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ

نہ کرے اور نہ پہر پوچھا اگر اصحاب کا قول اس کے مخالف ہو

قَالَ أَتُرْكُو أَقْوَلِي يَقُولُ الصَّحَابَةُ وَفِي الْأَمْتَارِ رَوَى لِي يَقُولُ  
 جواب دیا میرا قول صحابہ کرام قول کی مضابطہ میں ترک کرو اور شارع میں یہ ہی سنی ہے

فِي السُّنَنِ عِنْدَ الْكَلَامِ عَلَى الْقِرَاءَةِ بِسَنَدٍ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ

بَنِي جِهَانَ خِرَاتِ سَنَادِي بِرِ كَلَامِ كَيْ هِيَ رَوَاتُ كَرَامَتِ كِنَاہِی اِمَامِ شَافِعِی كَسْتِ بَنِي  
 اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 جب میں کوئی حدیث کہوں اور اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قول

خِلَافِ قَوْلِي فَمَا يَصِحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 کی خلاف فرمایا ہو تو جو سند کہے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت

وَسَلَّمَ أُولَى فَلَا تُقِلُّ دُونِي وَنَقَلَ إِمَامُكُمْ فِيهِ فِي رِوَايَةٍ  
 ہونا ہی وہی اولیٰ ہی پس بری تقلید نہ کرو اور امام الحرمین نے ہمارے

عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا بَلَغَكُمْ خَبْرٌ صَحِيحٌ يَخَالِفُ مَا هِيَ  
 شافعی رحمہ علیہ نقل فرمایا کہ وہ کہتا ہے اگر تم کو صحیح خبر بری مذکور کی مخالف ملجاوے

فَاتَّبِعُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَذْهَبِي وَقَدْ صَحَّ مِنْ صَوْبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا  
 تو اس کی تابعداری کرو اور سمجھو کہ میرا مذہب ہی وہی ہی اوصاف ثابت ہو چکا ہی کہ امام

بَلَغَكُمْ عَنِّي مَذْهَبٌ وَصَحَّ عِنْدَكُمْ خَبْرٌ يَخَالِفُهُ فَاعْلَمُوا  
 شافعی رحمہ علیہ کہا اگر تم کو میری مذہب پہنچا دیتا ہے اور تمہاری خبر اس کی مقابل ثابت ہو جاوے تو

أَنَّ مَذْهَبِي مُوجِبُ الْخَيْرِ وَرَوَى الْخَطِيبُ بِإِسْنَادٍ  
 سمجھو کہ میرا مذہب خبر کا ہی مستحسن ہے اور خطیب کی اسناد کی روایت کیا ہے

الدَّارِكَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ كَانَ يَسْتَفْتِي وَرِثَايَتُهُ بَعِيرٌ  
 دار کی جوت غریب علماء میں سے ہی فتویٰ پوچھا جاتا کرتا تھا اور بعض دفعہ بخلاف

مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَإِيْخْفَافُهُ رِوَايَةً لَّهُ هَذَا يَخَالِفُ  
 مذہب شافعی کے اور اوجھل کی فتویٰ دیتا ہے اس سے کہی کہ یہ تو اولیٰ و نو

قَوْلُهُمَا قَوْلٌ وَيَكُمُ حَدَّثَ فَلَانَ عَنْ فَلَانٍ عَنِ النَّبِيِّ  
کے قول کی خلاف ہی وہ جہاں ہمارا برا ہو فلانا فلاں سے ہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَوَّلًا خَذُ بِأَحَدِيَّتِ أَوْ كُنْ  
سے صلعم ہی ایسا ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرنا

عَنِ الْأَخْذِ يَقُولُهُمَا إِذْ خَالَفَاهُ وَكَذَلِكَ يُؤَيَّدُ مَا ذَكَرْنَا فِي  
برسبب اختیار کرنی اوئی قول کی جب حدیث کی خلاف ہو تو اول ہی اور جس سے ہدایہ میں

الْهَدَايَةِ فِي مَسْئَلَةِ صَوْمِ الْمُحْتَجِّ لَوْ انْتَجَمَ وَطَنٌ أَنَّ ذَلِكَ  
مہم مختصر کی صوم کی بابت مذکور ہی اوکی نا بجا کرتا ہے اگر کسی نے یہ نہیں گواہے اور گمان

يُفْطِرُهُ ثُمَّ أَكَلَ مُتَعَمِّدًا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ لَا تَبْرَأُ  
کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پس قضاء کہا لیا تو اس پر فضا اور کفارہ دونوں ہیں کیونکہ

الظَّنُّ مَا اسْتَدَلَّ بِهِ دَلِيلٌ شَرْعِيٌّ إِلَّا إِذَا افْتَاهُ فَيُفْسِدُ  
ظن ہی شبہک ہونا ہی جبکہ سند دلیل شرعی ہو مگر اس صورت میں کہ کوئی فقہاء ہی کہہ ہی کہ

لَا تَبْرَأُ الْفَتْوَى دَلِيلٌ شَرْعِيٌّ فِي حَقِّهِ وَلَوْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ وَ  
روزہ ٹوٹ گیا اس ہی کہ اوکی حق میں فتویٰ دلیل شرعی ہی اور اگر او کو حدیث ملے اور اس پر

اعْتَمَدَ فَكَذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ لِأَنَّ قَوْلَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
اعتماد کیا تو ہی ایسا ہی ہی امام محمدی سے اس واسطے کہ رسول صلعم کا

وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتِيِّ فِي الْكَافِي وَالْحَمِيدُ  
ضروری ہوتی ہی قول کی نہیں نہیں ہو تا کافی اور حمیدی میں سے

أَيُّ لَا يَكُونُ أَدْنَى دَرَجَةٍ مِّنْ قَوْلِ الْمُفْتِيِّ وَقَوْلِ الْمُفْتِيِّ  
مفتی کے قول کی کم درجہ کا نہیں ہوتا مفتی کا قول تو

دَلِيلٌ لَا شَرْعِيًّا فَقَوْلُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
شرعی دلیل ہونا ہی رسول صلعم کا ضروری ہو



أُولَىٰ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ خِلَافُكَ لِأَنَّ عَلَى الْعَامِي الْأَقْدَامَ

اولے ہے اور ابویوسفؒ سے اسکا خلاف مروی ہے اسواستلک عامی پر مبنی ہے لا افت

بِالْفُقَّاءِ لِعَدَمِ الْإِهْتِدَاءِ فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ وَ

لازم ہے کیونکہ اس کے حق میں حدیث کے معرفت کی راہ بالے نہیں ہے اور

إِنْ عَرَفَ تَأْوِيلَهُ تَجِبُ الْكُفَّارَةُ وَفِي الْمَنَاوِي بِالِاتِّفَاقِ وَ

اگر اس کے سننے سمجھتا ہو تو اس سے کفارہ واجب ہے و مناوی میں ہے کہ ہر بلا اتفاق زیاد

أَمَّا الْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ الْعَامِيَّ الْأَقْدَامَ بِالْفُقَّاءِ

ربا امام ابویوسفؒ کے قول کا جواب کہ عامی کو فقہاء کے پیروے سے

فَحَصُولُ عَلَى الْعَامِي الصَّرْفُ لِلْجَاهِلِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى

سویہ اس عامی پر محمول ہے جو نہ ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے سننے

الْأَحَادِيثِ وَتَأْوِيلُهَا لِأَنَّهُ أَشَارَ إِلَيْهِ يَقُولُهُ لِعَدَمِ الْإِهْتِدَاءِ

اور ادوں کے تاویلات نہیں جانتا اسواستلک کہ یہ اشارہ کر دیا کہ اس کے حق میں

أَيُّ فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ وَكَذَا قَوْلُهُ وَإِنْ عَرَفَ

معرفت احادیث کے راہ دہا ہی نہیں ہے اور ایسا ہی ابویوسفؒ کا قول اور اگر عامی

الْعَامِيَّ تَأْوِيلَهُ تَجِبُ الْكُفَّارَةُ يُشِيرُ إِلَى أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَامِيِّ

عامی سے معنی جانتا ہے تو اس سے کفارہ ہے اس قول کا یہ ہے اشارہ ہے کہ عامی ہی مراد

عَبْرَ الْعَمَلِ وَفِي الْحَمْدِ لِلْعَامِيِّ مَسْنُوبٌ إِلَى الْعَامَةِ وَهُمْ

جاہل ہے اور حمیدی میں ہے کہ عامی عوام کی طرف منسوب ہوتا ہے اور وہ

الْجَهْلُ فَعَلِمَ مِنْ هَذِهِ الْأَشَارَاتِ أَنَّ مُرَادَ أَبِي يُوسُفَ يَصْنَعُ

جاہل ہونے میں پس ان اشارات سے معلوم ہوا کہ ابویوسفؒ کے مراد ہے

مِنَ الْعَامِيِّ الْجَاهِلُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى النَّصِّ وَتَأْوِيلَهُ

عامی سے وہ جاہل ہے جو نص کے معنی اور تاویل نہیں جانتا پس

يَا ذِكْرُ مَنْ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ وَالشَّافِعِيِّ وَمُحَمَّدٌ يَنْدَفِعُ قَوْلُ  
یہاں مذکور ہے کہ ان کے قول سے ہوا اور کسی قابل کا قول

لِقَائِلٍ يَحِبُّ الْمَسْئَلُ بِالرَّوَايَةِ بِخِلَافٍ لِنَصِّ نَتْنَى فَاثْقَنَاهُ  
کرائے کے خلاف ہے کہ اس کا جواب ہے کہ ان کے قول سے ہوا اور کسی قابل کا قول

مِنْ خَزَانَةِ الرُّوَايَاتِ وَفِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلُ "اَخْرُوهَا اِذَا  
میں سے جو جسے کہنا نام ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

لَمْ يَجْعَلِ الْاَلَاتُ اِلَّا لِمُتَعَدِّ لَا يَجُوزُ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحَدِيثِ بِخِلَافِ  
میں سے کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

مَذْهَبُهُ لَا تَهْدِي لَيْدَرِي اَنَّهُ مَنسُوحٌ اَوْ مَأُولٌ اَوْ مُحْكَمٌ  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

فَحَوْلُ عِلَاطِهْرِهِ وَمَا لِي هَذَا الْقَوْلُ ابْنُ الْحَاجِبِ فِي  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

فُتْخَرُهُ وَنَايَعُوهُ وَرَدِّيَا تَهْ اِنْ اَرَادَعْدُمُ التَّيْقِنُ بِنَفْهَةِ  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

الْاِحْتِمَالِ وَالْمُحْتَمَلُ اَيْضًا لَا يَحْصُلُ لَهُ الْيَقِيْنُ بِذَلِكَ  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

وَلَا نَائِبِي كَثْرَا مَرَّةٍ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ وَاِنْ اَرَادَ اَنَّهُ لَا  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

يَكْدُرِي ذَلِكَ يَغَالِبُ لِرَايِ مَنَعْنَاهُ فِي صُورَةِ الزَّاعِرِ اَلَا  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

الْمُتَّبِعُ فِي الْمَذْهَبِ الْمُتَّبَعِ لَكُنْ لِقَوْمٍ اَلَا فَاظْمِنَ الْحَدِيثَ  
یہ کہ ان کے قول سے ہوا اور اس میں ایک اور قول ہے اور وہ یہی ہے کہ

مذہب کے متبع

وَالْفَقْهُ جُمْلَةً صَالِحَةً كَثِيرًا إِنَّمَا يَحْصُلُ لَهُ غَايَةُ الْفَرْقَانِ

فقہ میں سے مقدار شایستہ کا لفظ ہو اگر اوقات بعد از ان کے مابقی ہوں

الْحَدِيثُ غَيْرُ مَنْسُوخٍ وَلَا مَأْثُورٍ وَلَا يَتَأَوَّلُ فِي حَيْثُ لَمْ يَكُنْ

حدیث منسوخ نہیں ہے اور نہ ہی مآثور ہے اور نہ ہی تاول ہے

إِنَّمَا الْبَحْثُ فِيهَا حَصْلٌ لَهُ ذَلِكَ وَالْمُخْتَارُ هُوَ مَا هُوَ قَوْلُ تَالِكٍ

بحث تو اس صورت میں ہے کہ اور اس پر ملاحظہ حاصل ہو دے اور یہاں پر تالیف ہے

وَهُوَ مَا اخْتَارَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ وَتَبِعَهُ النَّوَوِيُّ وَصَحَّحَهُ

ابن الصلاح نے اختیار کیا ہے اور نووی نے اسکا تابع ہے اور اس نے تصحیح کیا ہے

قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْ وَجَدَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ حَدِيثًا خَالَفَ

ابن الصلاح کہتا ہے کہ اگر کوئی حدیث سے ملے جسکو حدیث شافعیہ کے خلاف ہے

مَذْهَبُهُ نُظِرَ إِنْ كَمَلَتْ لَهُ آيَةُ الْاجْتِهَادِ مُطْلَعًا أَوْ فِي

مذہب سے نظر کیا جائے اگر وہ اسکو آیت اجتہاد تک پہنچا تو اسکو مطلقاً تامل ہوگا ہے

ذَلِكَ الْبَابُ الْمَسْئَلَةُ كَانَتْ لَهُ الْإِسْتِقْلَالُ بِالْعَمَلِ وَإِنْ

اوسے خاص باب اور مسئلہ تھا تو اسکو عمل الاستقلال اور سبب وادعا سے

لَمْ يَكْمَلْ وَشَقَّ مُخَالَفَةُ الْحَدِيثِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَمَلَ كَيْفَ

نہ ہو کہ حدیث کے مخالف ہو اور نہ ہی حدیث کے بعد از حدیث کے

مُخَالَفَتُهُ جَوَابًا شَافِعِيًّا عَنْهُ فَلَهُ الْعَمَلُ بِهِ إِنْ كَانَ عَمَلًا بِهِ

مخالفت کا جواب شافعی نہیں تھا تو اسکو عمل اور اسکو عمل اور اسکو عمل

إِنَّمَا مُمْسَقٌ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ وَيَكُونُ هَذَا عُدْرًا فِي تَرْكِ

تالیف کے کسی مفسر امام نے اسکو عمل کیا ہے اور اسکو واسطے اسے امام کا

مَذْهَبُ إِمَامِهِ هَهُنَا وَحَسَنَةُ النَّوَوِيِّ وَقَسْرُ الْمَسْئَلَةِ

مذہب امام کے ہاں یہاں ہے اور اسکو نووی نے حسن کہا ہے اور قاسم کہا ہے

إِذَا رَأَى هَذَا التَّبَيُّحَ فِي الْمَذْهَبِ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَسْئَلَةٍ بِخِلَافِ

اگر کسی متبع مذہب یہہ را وہ کرے کہ کسی مسئلہ میں اپنے امام کے

مَذْهَبِ إِمَامِهِ مُقِلًّا فِيهَا لِأَمَامٍ آخَرَ هَلْ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ

مذہب کے خلاف کے اور امام کا مقلد ہو کر عمل کرے یا یہہ اور کو جائز ہے اس میں

يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَنَعَهُ الْغَرَّالِيُّ وَتَشْرِذِمَةُ وَهُوَ قَوْلُ الضَّعِيفِ

علماء نے اختلاف کیا ہے سو امام غزالی نے منع کیا ہے اور یہہ قول مجہول کے

عِنْدَ الْجُمْهُورِ لِأَنَّ مَبْنَاهُ عَلَى أَنَّ الْإِنْسَانَ يَحِبُّ عَلَيْهِ

نزدیک ضعیف ہے کیونکہ اکثر اصل یہہ ہے کہ انسان پر واجب ہے

أَنْ يَأْخُذَ بِالْدَّلِيلِ فَإِذَا فَاتَ ذَلِكَ لِحُجْلِهِ يَأْخُذُ بِالْكَائِلِ

کہ دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے پھر جب وہ دلیل ہے دلائل کے جہالت کی سبب سے قوت ہو گئے

أَقْمِنَا إِعْتِقَادَ أَفْضَلِيَّةِ إِمَامِهِ مُقَامَ الدَّلِيلِ فَلَا يَجُوزُ

تو ہم نے اسکی امام کے افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قائم مقام کر دیا سو اسکو

لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَذْهَبِهِ كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَخَالَفَ

اپنے امام کے مذہب سے نکلنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اسکو یہہ جائز نہیں کہ شریعت سے

الدَّلِيلَ الشَّرْعِيَّ وَرُدُّ بَأْنِ إِعْتِقَادِ أَفْضَلِيَّةِ الْإِمَامِ

دلیل کے مخالف کرے اور یہہ ان طور پر رد کیا گیا ہے کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

عَلَى سِوَا الْأَئِمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرُ لَازِمٍ فِي صِحَّةِ التَّقْلِيدِ

تمام امام پر صحت تقلید کے باب میں بالاجماع لازم نہیں

إِجْمَاعًا لِأَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ أَنَّ

ہے اس واسطے کہ صحابہ اور تابعین یہہ اعتقاد رکھتے تھے کہ

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوا يُقِلُّونَ فِي كَثِيرٍ

اس امت میں افضل اول ابو بکر رضی ہی پھر عمر رضی اور ان کا یہ حال تھا کہ بہت

مِنَ الْمَسَائِلِ غَيْرُهُمَا بِخِلَافِ قَوْلِهِمَا وَلَمْ يُذَكِّرْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا

مسائل میں ان کے قول کے برخلاف اور وہی تقلید کرتے ہی اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا

فَكَانَ إِجْمَاعًا عَلَى مَا قُلْنَاهُ وَمَا أَفْضَلِيَّتُهُ قَوْلُهُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ

سو ہمارے قول پر اجماع ہو گیا اور ہے افضلیت اس کے امام کی قول کی اس مسئلہ میں

فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَعْرِفَتِهَا لِلْمُقَلِّدِ لِصَرْفِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ

اس کے پہچان کے راہ مفاد صرف کو کوئے نہیں ہے پس تقلید کے یہ

شَرْطٌ لِلتَّقْلِيدِ أَنْ لَا يَصِحَّ تَقْلِيدُ جُمْهُورِ الْمُقَلِّدِينَ

شرط ٹھہرانے کا یہ نہیں ہی اس واسطے کہ لازم آتا ہے کہ جمہور مقلدین کی تقلید جائز نہ ہو دے

وَلَوْ سَلِمَ فِيهِ مَسْئَلَتُنَا هَذِهِ هَذَا عَلَيْكُمْ لَا كَمُ لَا نَ كَثِيرًا

اور اگر دشمن کیا جاوے تو ہمارے اس مسئلہ میں یہ منکر مغرب ہے مفید نہیں ہی اس لیے کہ اکثر

مَا يَطْلَعُ عَلَى حَدِيثٍ يُخَالِفُ مَذْهَبَ إِمَامِهِ أَوْ يَحْدُ قِيَاسًا

اوقات ایسی حدیث معلوم ہو جاتے ہے اور اس امام کے مذہب سے مخالف ہوتی ہے یا قیاس تو ہے

قَوِيًّا يُخَالِفُ مَذْهَبَهُ فَيَعْتَقِدُ الْأَفْضَلِيَّةَ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ

جماوے کو اس کے مذہب کی خلاف ہوتا ہے پر وہ اس مسئلہ میں اور کے افضلیت کا عقیدہ ہو جاتا

لِغَيْرِهِ وَذَهَبَ الْأَكْثَرُونَ إِلَى جَوَازِهِ مِنْهُمْ الْأَمْدِيُّ وَابْنُ

سے اور اکثر علماء اس کو جائز کہتے ہیں اس میں سے امڈی سے اور ابن

الْحَاجِبِ ابْنُ الْهَيْثَمِ وَالتَّوَوُّيُّ وَاتَّبَاعُهُ كَابْنِ حُجْرٍ وَالرَّمْلِيُّ

الحاجب اور ابن الہیثم اور التووسی اور ان کے اتباع عیسیٰ ابن حجر اور رملی

وَجَمَاعَاتٌ مِنَ الْحَنَازِلِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ مِمَّنْ يُقْضَى ذِكْرُ سَمَائِمٍ

اور جملہ ان میں کا اور مالکیوں میں کا ایسی کہ وہ اس کے ناموں کی ذکر سے

إِلَى التَّصْوِيلِ وَهُوَ الَّذِي نَعْتَقِدُ عَلَيْهِ الْإِتِّفَاقُ مِنْ مُفْتَى

تقریر ہو جاتے ہیں اور یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ہارون مذہب کے مابین مفتوں کا

الْمَذَاهِبُ لَا زُبْعَةً مِنَ الْمَتَاجِرِ وَاسْتَرْجَوْهُ مِنْ كَلَامِهِ وَأَوَّلِهِمْ

اتفاق منعقد ہو چکا ہے اور اسکو ادائل کے کلام میں ہی استخراج کیا ہے

وَهُمْ رَسَائِلُ مُسْتَقَلَّةٌ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِلَّا أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا

اور اس مسئلہ میں انکے مستقل رسائل ہیں

فِي شَرْطِ حَوَازِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَرْجِعُ فِيمَا قَدْ اتَّفَقَ فَاسْتَرْجَوْهُ

شرطوں میں اختلاف کیا ہے سو انہیں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنے تئیں سے رجوع کرے اسکو

الْهَامَ فَقَالَ أَمَى عَمَلٍ بِهِ وَخْتَلَفَ الشَّرْحُ فِي مَعْنَى هَذِهِ

ابن ہمام نے تفسیر کیا ہے پس کہاں لینی اور عمل کرنا اور شارحوں نے عمل یہ کے معنوں میں اختلاف

الْكَلِمَةِ فَيَقِيلُ فِيمَا عَمِلَ بِهِ بِمَحْصُورِهِ بِأَن يَقْضَى تِلْكَ الصَّلَاةُ

کیا ہے سو کو لے لیا ہے بالخصوص اس میں عمل کر کے اسطور کہ اس میں نماز

الْوَاقِعَةِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ مَثَلًا وَهِيَ الصَّيْبَةُ الَّتِي لَا يَتَّحِقُ

معین کو مثلاً پہلے ہی مذہب پر وقتا کر کے اور یہ ہے اور ایسا تکمیل ہے کہ تحقیق کے

غَيْرُهُ عِنْدَ التَّحْقِيقِ وَقِيلَ بِحُسْنِهِ وَرَدَّ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِاتِّفَاقٍ

دفعہ اور کیا ہے نہیں ہوا اور کوئی کہنا ہی اس قسم کی مسائل میں عمل کر کے اور یہ دیکھا گیا ہی کہ جماعی اور ہر

بَلْ أَكْثَرُ مَا رَوَى عَنِ السَّلَفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ فِيمَا

بلکہ سلف سے اکثر روایات یہ ہیں کہ وہ مذہب کے خلاف ہی پر عمل کرتا ہے

كَأَنَّهُ يَعْمَلُونَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَتَّقُ طَرَفَ رُخْصَةٍ فَيَقِيلُ

عمل کر رہے ہیں اور انہیں سے بعض کہتے ہیں رخصتوں کو نہیں بڑے کوئی کہنا ہی رخصت کی

مَا سَأَلَ عَلَيْهِ وَرَدَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میں یہ ہیں جو اسے اسان جو او یہ اسطور روایا گیا ہے کہ سبے علی الدلیلہ وادو سلم کو

كَانَ إِذَا خَيْرَ اخْتَارَ أَهْوَنَ الْأَمْرَيْنِ مَا أَمَرَ بِهِ رَأَى قِيلَ

جب اختیار کرتا تھا تو دو خوشیوں میں سے آسان کو چننا کر لیتے تھے جبکہ ۱۰ سال تک نہ ہو اور کوئی کہنا

مَا لَا يَقْوِيهِ الدَّلِيلُ بَلِ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّرِيحُ قَامَ خِلَافَهُ

کہ دلیل اور کے قوت کرے ہو بلکہ صحیح صریح دلیل کے خلاف قوام

الْمُتَعَةِ وَالصَّرْفِ وَهَذَا أَوْجَهُ وَجِيهٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ التَّلْخِصِ

متعة الف اور یہ صرف اور یہ وجہ ہے میں نے کتاب التلخیص کے

تَخْرِجُ أَحَادِيثَ الرَّافِعِيِّ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ الْعَسْكَلَانِيِّ فِي كِتَابِ

میں پایا ہے احادیث الرافعی کے حافظ ابن حجر عسقلانی کے کتاب

التَّحَاكُمِ مِنْهُ نَقْلًا عَنِ الْحَاكِمِ فِي كِتَابِ عُلُومِ الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ

حاکم سے کتاب علوم حدیث میں نقل کر کے اسناد

إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ يُجْتَنَبُ وَيُتْرَكُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ

اور اس کے طرف بن کہا ہے اہل حجاز کے بایں قول سے اجتناب کیا جاویں

خَمْسٌ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ عِرَاقٍ خَمْسٌ مِنْ أَقْوَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ

جاوین اور اہل عراق کے بایں قول سے اہل حجاز کے سے قول میں

الْمَلَاهِي وَالْمُتَعَةِ وَإِثْيَانُ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَالصَّرْفِ

کاستنا اور متعة اور عورتوں کی پس پشت جمع کرنا اور بے صرف

وَالْتَّحَمُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بَعِيرٌ عَدُوٌّ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ عِرَاقٍ

اور باعد اور نماز کو جمع کر دینا اور اہل عراق کے یہ قول میں

النَّبِيذِ وَتَاخِيرُ الْعَصْرِ حَتَّى يَكُونَ ظِلُّ الشَّيْءِ أَرْبَعَةَ أَمْثَالِهِ

کاپیسا اور عصر کے آٹنے اخیر کے کاسایہ ہوگنا ہو جاوے

وَلَا جُمُعَةٌ إِلَّا فِي سَبْعَةِ أَصْيَارٍ وَالْفَرَارُ مِنَ الرَّحْفِ وَالْأَكْلُ بَعْدَ

اور سو سے سات شہروں کے جمعہ میں ہے اور فرار کے من سے بھاگ جانا اور رمضان میں

الْفَجْرِ وَمِصْنَانُ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَجْرٍ فَيُتَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

فجر کے بعد کھانا پھر ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق سے



مَعَهُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَخَذَ يَقُولُ هَلْ لِمَدِينَةٍ فِي اسْتِمَاعِ الْغَنَاءِ

روایت کرتا ہے اگر کوئی شخص غناء کے سنتی ہیں اور عورتوں کے ادا رہیں

وَأَيُّانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُ هَلْ مَكَّةٌ فِي الْمَتْعَةِ وَ

جماع کر رہیں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور ہجر صرف میں

الصَّرْفِ وَيَقُولُ هَلْ الْكُوفَةُ فِي الْمُسْكِرِ كَانَ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ وَمِنْهُمْ

اہل کوفہ کا قول اور شری میں اہل کوفہ کا قول خدا کی توفیق سے کہ ہند میں بڑا ہی اور اہل بیت عظیم

مَنْ قَالَ لَا يَلْفِقُ حَيْثُ يَتَرَكِبُ حَقِيقَةً مُمْتَنِعَةً عِنْدَ الْأَكْمَرِ

رخصت کے پہنی کہتے ہیں کہ نہیں کرے اس کو کہ دولہا مومن کے نزدیک بحال مہنت کرے بن جاوے

قِيلَ الْمَنْعُ أَنْ يَتَرَكِبَ حَقِيقَةً مُمْتَنِعَةً فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ

کہا گیا کہ نہیں منع ہے کہ ایک مسئلہ میں حقیقت بحال کرے ہو جاوے

مِثْلُ الْوَضْعِ لَا تَرْتِيبٌ تَخْرُجُ مِنْهُ الدُّمُ السَّائِلُ لَا فِي

جیسے بلا ترتیب وضع کیا ہے اور میں تو ان جاسے کہ

مَسْئَلَتَيْنِ كَمَا إِذَا طَهَّرَ الثُّوبَ مَذْهَبُ اللَّهِ أَفْعَى وَصَلَى

مسئلوں میں ہیں جیسے نام شائع کے مذہب کے موافق نہ لیا گیا اور امام

مَذْهَبُ يَحْيَى حَقِيقَةً وَيُنَجِّهِ أَنْ يُقَالَ فِيهِ بَحْثٌ لِأَنَّهُ أَنْ كَانَ

الرحمہ اللہ کے مذہب کے موافق بنا رہا ہے اور یہ بات کہتے ہیں کہ اس میں بحث ہے اس لیے کہ اگر

الْمَقْصُودُ مِنْ هَذَا الْقَيْدِ أَنْ لَا يُخْرَجَ بِمَجْمُوعٍ مِمَّا اشْتَعَلَهُ مِنْ

اس مقصد سے ہے کہ وہ مجموعہ جو اس میں ہے متفق علیہ میں سے نہ

الِاتِّفَاقِ فَهُوَ حَاصِلٌ فِي مَسْئَلَتَيْنِ أَيْضًا وَإِنْ كَانَ الْمَقْصُودُ

مطلوبہ سے توفیق بات دو مسئلوں میں ہی ہو جاتا ہے تو یہ مقصد ہے کہ

أَنْ لَا يُخْرَجَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةُ وَحْدَهَا مِنْ أَجْمَاعِ فَيَكْفِي عَنْهُ

بہرحال مسئلہ اجماع میں سے نہ مل جائے تو اس میں سے نہ

شُرَاطُ كُونِهِ مَذْهَبٌ لِاَلِاجْتِهَادِ فِيهِ مَسَاعِدٌ حَقَائِقِي وَمِنْهُمْ مَنْ

یہ ہے شرط کہ وہ مناسب دیا ہو اور میں ناچتا ہوں اور جازم کو افاقت کرتی ہی چاہیے اس لیے اور زمین سے بعضہ خصک سے لینے

قَالَ لَا يَكُونُ إِلَّا هَبُّ النَّفْثِ هَبُّ إِلَيْهِ فَمَا يَنْقُضُ فِيهِ قَضَاءُ الْقَاضِي

یہ کہتی ہیں وہ مذہب جسکی عرف و جمہور کہتا ہے ایسا ہو کہ زمین تضار قضا کے نقص کو، ہو

وَهَذَا وَجِيهٌ وَالْإِحْتِرَافُ يَحْصُلُ إِذَا قُلِدَ مَذْهَبًا مِّنْ

اور یہ بہت قوی ہی اور اس کے اندر اس کا بہت بڑا ہے کہ ان چاروں مذاہب

المذاهب الأربعة المقبولة المشهورة ومنهم من قال ينشرح

مقبولہ مشورہ میں ہی کسی ایک کے تقابلی اثری اور انہیں ہی بعضی نوعی میں کہ اس کا دل و سر مسئلہ میں

صَدْرُهُ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ بِمَا قَدْ فِيهِ غَيْرُ مَرَامٍ وَلَا يَتَصَوَّرُ

اپنے امام سے ملانے کی تفصیل فرمائی ہو جاوے اور یہ حال

الآف المستجيب وفيما ذا السمع الأكثر والقول المشهور فخر وجه من

مستوحی من ہو گا۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں کہ اکثر اور قول شتم کہتا ہے کہ اس کا صریح

مَنْ يَكُنْ فِيكُمْ حَسَنٌ قَدْ كَانَ بِأَعْيُنِ قَلْبِهِ هَذَا خُلاَصَهُ

ایک نیا دور ہے جس میں ہر شخص کو اپنا حصہ ملے گا اور ہر شخص کو اپنا حصہ ملے گا

مَا كُنِيَ سَالِحُهُمْ تَقِيَهُ وَتَمَيُّزُ أَنَا اخْتَارُ فِي الْجَوَازِ شَرْطُ أَنْ

تفہیم اور تحریر کے ساتھ یہ سکا اور میں جواز میں یہ شرط افتخار کے ہوں

لَا يَنْقُصُ قَضَاءُ قَاضِيٍّ بِهِ سَوَاءٌ كَانَ النِّقْضُ لِاجْتِمَاعِ مُعْتَمِدِينَ

کہ قصاص کا معنی ہی نفسہ پہنچا دینا ہے کہ نقص ایسے دو معنوں کے اجتماع سے مراد ہے

كُلُّ وَاحِدٍ مَّا صَحِيحٌ فَكُلُّكَ لِيُغَيِّرَ شَيْئًا فَتَجْتَمِعُ وَلَا

کہ وہ دونوں بھیجیوں سے کھلم کھلا انجمناء کو انہوں کے

اعْلَانِ أَوْ بَعِيْرَهٗ وَفِي الْاِخْتَارِ شَرْطُ اُنْشُرَاحِ الصَّدْرِ لِمَعْنٰی فِي

اعلان کے باوجود سے اور احتیاطاً منہ شریعتوں کے مہربانوں کے ہی جو

الدَّلِيلُ وَكَثْرَةُ مَنْ عَمِلَ بِهِ فِي سَلَفٍ أَوْ كَوْنُهُ أَحْوْطَ أَوْ كَوْنُهُ

دلیل میں کسی یا سلف میں کسی عاموں کی کثرت یا وہ میں زیادہ احتیاط ہو یا وہ میں کسی ایسی دلیل سے مختص ہو

تَقْصِيًّا مِنْ مُضَيِّقٍ لَا يُمْكِنُ لَهُ الظَّالِمَةُ مَعَهُ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ اوس دلیل کے ساتھ اوسی اطاعت نہیں ہو اس لیے کہ حضرت سلمہ کا

عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرْتُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَخَوَّ

اودہ ہے جب میں تمکو کچھ امر کروں سو اس میں سے جتنا ہو سکے سو کرو اور

ذَلِكَ مِنَ الْمَعَانِي الْمُعْتَبِرَةِ فِي الشَّرْعِ لَا هَجْرٌ دَلْهُوَ طَلَبُ الدُّنْيَا

ایسے ہی اور شرع کے معتبر معانی وہ جو شی خالص ہو اور دوسرا اس کے طلب ہی نہیں

وَفِي الْوَجُوبِ شَرْطَانِ يَتَعَلَّقُ بِهِ حَقٌّ غَيْرُهُ يَقْضِي الْقَاضِيَ خِلَافَ

اور وجوب کیلئے بہ شرط ہے کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اپنے مذہب کے خلاف

مَذْهَبِهِ فِي خَزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي كَشْفِ الْقَنَاعِ وَإِذَا قُلِدَ فَقِيهًا

فصل کردی خزانہ الروایات میں کشف القناع میں ہے اور اگر کسی مسئلہ میں کسی فقہ کی تصدیق کے

فِي شَيْءٍ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُ إِلَى فَقِيهِهِ آخِرُ الْمَسْئَلَةِ عَلَى

نویا اسکو چاہیے کہ اوس اور فقہ کی طرف رجوع کرے یہ مسئلہ

وَجِهَيْنِ أَحَدَهُمَا أَنْ لَا يَكُونَ التَّرَمُّضُ مَذْهَبًا مُعْتَنًا كَمَذْهَبِ

دو طرح ہے ایک تو یہ کہ ایسا ہو کہ اوس ایک معین مذہب لازم کر لیا ہو جیسے

الْإِسْحَافَةِ وَالشَّافِعِيَّ وَغَيْرَهُمَا وَالثَّانِي التَّرَمُّضُ قَالَ إِنِّي

الاحیاف اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہ کہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ میں

مَلَزَمْتُ مَذْهَبَ فَقِيهِ لَوْجِهٍ الْأَوَّلِ قَالَ ابْنُ الْحَكِيمِ لَا يَرْجِعُ بَعْدَ

لازم کرنا اس شیخ چونکہ اس میں پہلی صورت میں ابن الحکیم کہتا ہے کہ تصدیق کے بعد

تَقْلِيدِهِ فَمَا قُلِدَ اتِّفَاقًا وَفِي حَكْمِ خَرِ الْمَخْتَارِ الْجَوَّازُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى

جس مسئلہ میں اتفاق ہو تو یہی اور دوسرے مسئلہ میں جواز مختار ہے بدلیل اس آیت کے

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَالْقَوْلُ بِجَوَابِ

یہ ہے کہ لو یا دیکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجہ کا قائل ہونا

الرَّجُوعُ إِلَى مَنْ قَدْ أَوَّلَا فِي مَسْئَلَةٍ يَكُونُ تَقْيِيدًا لِنَهْيِهِمْ

اوس فقہ کی طرف جتنا پہلے ایک مسئلہ میں غلط ہو چکا ہے نص کا مقید کر دینا ہو جائیگا اور نص کی نسبت آنا یہ

يَجِبُ نِي فَجَرِي لِنَهْيِهِ عَلَى مَا تَقَرَّرَ فِي الْأَصُولِ وَيَقُولُهُ صَلَّى اللَّهُ

امراقیم مقام نسخ کے ہے چنانچہ اصول میں نہر جتا ہے اور بریل

عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالْحَوْزِ بِأَيِّهَا أَقْدِمْتُمْ اهْتِدَاءُ بَيْنَهُ

اس حدیث کے مبری صحابہ سارو کی مانند ہیں جس کا اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے

وَأَنَّ الْعَوَامَّ فِي سَلَفِكَ نَوَاسِطُ تَفْتُونَ الْفُقَهَاءَ مِنْ غَيْرِ

اور سلف کے زمانہ میں عوام لوگ فقہار سے بدون رجوع کے

رَجُوعٍ إِلَى مُعَيَّنٍ مِنْ غَيْرِ انْكَارِ فَحْلٍ مَحَلِّ الْأَجْمَاعِ عَلَى الْجَوَازِ

کے معین کی طرف رجوع ہی ہی پہلے عرض نہیں تھا پس اجماع کا محل جواز پر ہو گیا

كَذَلِكَ فِي تَرْجُومَةِ ابْنِ الْحَكِيمِ وَأَمَّا الْجَوَابُ فِي الْوَجْهِ الثَّانِي وَهُوَ

یہہ ابن حاکم سے منہ ہے اور اہم جواب دوسری وجہ میں کہ وہ

مَا إِذَا التَّزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا كَالْجَهْدِ فِيهِ وَالشَّافِعِيُّ فَتَدَارُكُ

یہہ ہے کہ کسی مذہب میں کو جیسے غلطی اور غلطی سے لازم کر لے سو

إِنَّ الْحَاجَةَ إِلَى الْإِخْتِلَافِ فِي ذَلِكَ مِنْ إِيْتِلَافٍ مَذْهَبِيٍّ

ابن حاکم نے اس وجہ میں اختلاف کی طرف توجہ اختلاف لئے مذہب کے

أَشَارَ إِلَى أَنَّهُ اخْتَلَفَ لِعُلَمَاءٍ فِي ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْوَالٍ

اشارہ کیا ہے اور یہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں مختلف تین قول میں

فَقِيلَ لَا يَجُوزُ مُطْلَقًا وَقِيلَ يَجُوزُ مُطْلَقًا وَالْقَوْلُ الثَّلَاثُ

پس کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ

اِنَّ الْحُكْمَ فِي هَذَا الْوَجْهِ وَالْوَجْهَ الْاَوَّلُ سَوَاءٌ فَلَا يَجُوزُ اَنْ يُجْزَا

کہ اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کی کیا ہے سوا اس مذہب سے رجوع کرنا

عَنْهُ بَعْدَ تَقْلِيدِهِ فَمَا قَلَدَ اَيَّ عَمَلٍ بِهِ وَيَجُوزُ فِي غَيْرِهِ وَفِي عَمَلِهِ

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کرنا چاہی اور یہ علم کہ کیا ہے جائز نہیں اور مسئلہ میں جائز ہے اور

الْاَحْكَامُ مِنَ الْفَتْاوى الصَّوْفِيَّةِ سُئِلَ عَنْ تَعْرِيمِ عِيْدِ الْفِطْرِ اَنَّا زِي

فتاویٰ صوفیہ میں سے عید الفطر کے متعلق سنا ہے روز عید الفطر کے حال ہے جو چاہا کہ قسم ہے

بَعْضُ النَّاسِ يَطْوَعُونَ فِي الْجَامِعِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَمَنْعُهُمْ عَنْ

آدمیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ جامع مسجد میں زوال کے وقت گھنٹین پڑھتے ہیں

ذَلِكَ وَنَحَرَهُمْ عَنْ وُجُوْدِ النَّبِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمُنَاسِكَةِ

اور انکو اس سے منع کرتے ہیں اور انکو نکالتے ہیں کہ تین وقت میں نماز کی مخالفت آئی ہے

قَالَ مَا الْمَنْعُ فَلَا كَيْدَ لَا يَدْخُلُ حَتَّى يَخْتَلِفَ قَوْلُهُ تَعَالَى اَرَأَيْتَ الَّذِي

جواب دیا مخالفت تو نہیں ہے بلکہ ایسا کہ نہایت سے قسموں پر آیا وہی کہ ہے دیکھا وہو

يَهْتُمُّ عِيْدًا اِذَا صَلَّاهُ وَلَا يَتَّقِنُ وَفَتْ الزَّوَالِ كُلَّ عَسَى اَنْ

شیخ کہہ رہے ہیں کہ وہ نماز پڑھتا ہے اور نہ اس سے احتیاط کرتا ہے کہ زوال کے بعد نماز پڑھ کر

يَكُوْنُ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ وَارِثُ كَانْ وَقْتَهُ فَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِي يُوْسُفَ

کہ پہلے ہوا یا پہلے ہوا اور اگر فرض زوال ہی نہ ہو تو ابو یوسف سے روایت ہے

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ التَّطَوُّعُ عِنْدَ الزَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالشَّافِعِيُّ

کہ یہ فقہین زوال کی وقت جمعہ کے دن کروہ نہیں ہیں اور امام شافعی

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ الْاَيَّامِ فَلَمَّا اِعْتَرَضَتْ عَلَى هَذَا الْمَصْلَةِ

تو کسے دن بھی کروہ نہیں کہتے پس اگر تو اس مصلے پر اعتراض کر لگا

فَقَدْ اِنْ جُمِعَتْ اَنَّهُ تُقْلَدُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ مِنْ بَرِي حَرَّازَ

تو شاید کہ جملہ یہ جواب دیدی کہ میں اس مسئلہ میں کسی کا مقلد ہوں جو ہکو جائز جانتا ہے

ذَلِكَ أَوْ يَجْتَمِعَ عَلَيْكَ مَا احْتَجَّ بِهِ مِنْ خِثَارِ ذَلِكَ فَلَيْسَ لَكَ

یا تجزیہ ہی استدلال کے جو اس قول کے پڑ کر خیال نہ کیا ہے سو ٹھیکو نہیں جاسے

أَنْ تَنْكَرَ عَلَى مَنْ قَدْ جَعَلَ دَاوِخَةً دَلِيلًا وَقِيَهَا أَيضًا مِّنْ

کراہی بر جو کہے تنہا کی تقلید یا کہے دلیل سے حجت کہے اعتراض کیا کری اور یہ ہی اسی میں

الْجَحِيصِ الْبَزِيدِ وَنَا قَدْ هَذَا مُصَلِّ فَلَا يَنْكَرُ عَلَى مَنْ فَعَلَ فِعْلًا

جحیش و بزید سے ہے اور کہی بہت سے اور یہی تقلید کرے سو اوپر کیا اعتراض جو فعل اجتہادی

مَجْتَمِعًا أَوْ تَقْلِيدًا مَجْتَمِعًا وَفِي الظَّاهِرِ يَتِيهِ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلًا مَجْتَمِعًا

عمل میں لاوے یا کہے مجتہد کی تقلید کری اور ظہر میں ہے اور جو شخص عمل مجتہد پر عمل کرے

فِيهِ أَوْ قَدْ مَجْتَمِعًا فِي فِعْلٍ مَجْتَمِعٍ فِيهِ فَلَا عَارَ وَلَا شَتَاةَ

یا فعل مجتہد میں مجتہد کی تقلید کری اور اوپر نہ تو پچھ رہا ہے اور نہ رشتے

وَلَا انْكَارَ عَلَيْهِ وَفِي الْمُنْهَاجِ لِلْبَيْضَاوِيِّ لَوْ رَأَى الزَّوْجُ

اور نہ کوئی اعتراض اور بیضاوی کے منہج میں ہے اگر زوج نے

لَفْظًا كِنَايَةً وَرَأَى الْمَرْأَةَ صَرِيحًا فَلَهُ الطَّلَبُ وَلَهَا الْاِمْتِنَاعُ

ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عورت فی او کو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلبت ملے ہے اور عورت کو حق امتناع

فَيُرْجَعُ حَتَّى يَكُونَ فِيهَا فَائِدَةٌ أَوْ يَشْكُلُ رَجُلٌ شَاغِعًا

بہرہ دو نو او کے سامنے پیش آئے فائدہ ایک شخص شاغف مند رہے

الْاِخْتِلَافُ بَيْنَ عِبَارَتَيْنِ لَا نَوَازٍ فَاجْتَبَاهُمَا جِلَّ الْاِخْتِلَافُ

اوار کے درمیان عبارتوں پر اعتراض کی سوچیں او کو ایسا جواب دے کہ اختلاف نہ ہو جائے

فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ مِنْ كِتَابِ الْأَنْوَارِ مَا حَاصِلُهُ إِذَا دُرِّبَتْ هَذِهِ

انوار میں سے کتاب القضا میں تو ایسے عبارتیں جو حاصل یہ ہو جائیں

الْمَذَاهِبُ حَازَ لِلْقَضَاءِ أَنْ يَنْتَقِلَ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ

مذہب کا ہونا میں مذہب ہو کہے تو عقد کو جائز ہی کہ ایک مجتہد کی مذہب سے منتقل ہو کر دوسرے مجتہد کی مذہب میں چلا جاوے

یہ  
خبر خود کتابت

اٰخِرُ وَكَذٰلِكَ الْوَقْلُ الْمُجْتَمِعُ ۚ اِنِّيْ بَعْضُ الْمَسٰئِلِ ۚ وَآخِرُ فِی الْبَعْضِ

اور ایسے ہی اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کے تقلید کری اور بعض اور مسائل میں دوسرے مجتہد کی

اٰخِرُ حَتّٰی اِخْتَارَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ لَّا هُوْنَ كَا حِفْیْ اِذَا اِقْتَصَدَ

یہاں تک کہ اگر ہر ایک مذہب میں سے سہل سہل اختیار کرے جیسے حق ہے جب قصد اہلوائی

وَ اَرَادَ اَنْ یَّأْخُذَ بِالشَّافِعِیِّ لِئَلَّا یَتَوَضَّأَ ۙ وَ الشَّافِعِیُّ مَسْرُوحٌ

اور یہ چاہے کہ شافعی مذہب لے تاکہ وضو نہ کرنا پڑے یا شافعی اپنی سرنگاہ کو

اَوْ امْرَاةٌ ۙ وَ اَرَادَ اَنْ یَّأْخُذَ بِاَحْفَیِّ لِئَلَّا یَتَوَضَّأَ ۙ وَ غَیْرُ ذٰلِكَ مِنْ

یا عورت کو چھوئی اور یہ چاہے کہ حق مذہب لے تاکہ وضو نہ کرنا پڑے

الْمَسٰئِلِ ۚ جَازَ هٰذَا حَاصِلُ کَلَامِ صَاحِبِ التَّوَارِیْقِ ۚ کِتَابُ الْقَضَاءِ

اور اور مسائل تو ہمارے یہ تو خلاصہ توارق کے مصنف کے کلام کا کتاب القضاء میں ہے

وَقَالَ فِیْ بَابِ اِلْحْتِسَابِ ۚ لَوْ رَأَى الشَّافِعِیُّ شَافِعِیًّا یَشْرَبُ

اور باب الاحساب میں کہتا ہے اگر کوئی شافعی کسی شافعی کو دیکھے کہ نمینہ پیتا ہے

النَّیْدَ ۙ اَوْ یَشْرَبُ یَلًا ۙ وَلِیَّ وَ یَطْأُهَا فَلَهُ اَنْ یُّنْکِرَ ۚ لَٰنْ عَلٰی كُلِّ

یا نمینہ دلی کے کھانا کر دلی کرنا ہے تو اسکو چاہیے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مُفْلِحٍ ۙ اِتِّبَاعُ مُقَلِّدٍ ۚ وَ یَعْصِرُ بِالْمُخَالَفَةِ ۚ وَلَوْ رَأَى الشَّافِعِیُّ الْحَفْیَّ

مفلح ہے نمینہ کا اتباع لازم ہے اور مخالف سے کھنکھار جوتا اور اگر شافعی نے حق کو دیکھا

یَأْكُلُ الصَّبَّ ۙ اَوْ مَتْرُوكًا الشَّمِیَّةَ ۚ عَمَدًا فَلَهُ اَنْ یَقُولَ اِمَّا

اُس کو کھانا یا فساد متروک اشیاء عموماً کو کہتا ہے تو اسکو لازم ہے کہ کہہ دیں یا تو

اَنْ تَعْتَقِدَ اَنَّ الشَّافِعِیَّ اَوْ لَیَّا اِلْتِبَاعُ ۙ وَ اِمَّا اَنْ تَتْرُكَ هٰذَا

تو یہ اعتقاد کر کہ شافعی کی متابعت اولیٰ ہے یا یہ کہنا چھوڑ دیں

كَلَامُهُ ۚ فِیْ اِلْحْتِسَابِ ۚ بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ اِخْتِلَافٌ ۚ اَقُولُ وَ حَلَّ

مصنف کا یہ کلام احساب میں اعلان دو قول میں اختلاف ہے میں کہتا ہوں اور میرے



الْإِخْتِلَافِ عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ يُعَصِّرُ بِالْمُخَالَفَةِ

عَنْ يَدَيْهِ اِخْتِلَافُ نَفْعِ اَوَّلِهِ تَوْبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَرْسُلَ مِنْ بَيْنِ قَوْلِ بَعْضِ اَوَّلِيهِ اَللَّهُ اَعْلَمُ بِمَعْنَى هَذِهِ

أَنَّهُ يُعَوِّى بِالْمُخَالَفَةِ إِذَا عَزَمَ عَلَى تَقْلِيدِهِ فِي جَمِيعِ الْمَسَائِلِ

کہ وہ مخالفت کے سبب گنہگار نہ ہوگا کہ اس کے تقلید کا عزم تمام مسائل میں کرے

أَوْ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الْمُخَالَفَةِ فَهَذِهِ مَعْصِيَةٌ

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کری بہر مخالفت کر اس کے توبہ نہ ہوگا نہ مَعْصِيَةٌ

بِإِلَاسَاتٍ وَأَمَّا إِذَا قُلِدَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ غَيْرُهُ فَذَلِكَ الْغَيْرُ

اور ہے وہ صورت کہ اس مسئلہ میں اور نہ مخالفت ہو

هُوَ مَقْلُدٌ وَلَمْ يَخَالَفْهُ أَوْ نَقُولُ الْمَسْئَلَةَ الثَّانِيَةَ بِنِسْبَةِ

وہ ہی اسکا مستوع ہے اور اسکی مخالفت نہیں کہ یا میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ میں نہ ہوگا

عَلَى قَوْلِ الْغُرِّ إِلَى وَسْطِ زِمَةٍ وَالْأَوَّلُ عَلَى قَوْلِ الْجُمْهُورِ فَافْهَمُوا

اہم غرری اور کردہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جمہور کے قول پر جس سمجھ لے

فَإِنْ حَلَّ هَذَا الْإِخْتِلَافَ قَدْ صَعِبَ عَلَى بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر

مَسْئَلَةٌ أَعْلَمُ أَنَّ تَقْلِيدَ الْجُمْهُورِ عَلَى وَجْهَيْنِ وَاجِبٌ وَ

مسئلہ سمجھ لے کہ جہت کے تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

حَرَامٌ فَاحْذَرُوا أَنْ يَكُونَ مِنْ اتِّبَاعِ الرِّوَايَةِ دَلَالَةً تَفْصِيلُهُ

حرام جس ایک توبہ ہے کہ اعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اسکی تفصیل یہ ہے

أَنَّ لِمُجَاهِلٍ بِالْكِتَابِ السُّنَّةُ لَا يَسْتَطِيعُ بِنَفْسِهِ التَّتَبُّعَ وَ

کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لَا اِسْتِنَابًا فَكَانَ وَظِيفَتُهُ أَنْ يَسْأَلَ فِيهَا مَا حَكَى رَسُولُ

استنباط کی استطاعت نہیں کہتا جس اور کا یہ ہے وظیفہ ہے کہ فقہ سے پوچھ لے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ فِیْ مَسْئَلَةٍ كَذًا وَكَذَا فَاِذَا

تیسرا سوال علیہ وسلم نے ثلاثی ثلاثی مسئلہ میں کیا حکم فرمایا ہے جب فقہ

اُخْبَرَتْ بِعَیْنِهِ سَوَاءٌ كَانَ مَا خُذَ مِنْ صَرِيحٍ نَصٍّ وَمُسْتَبْطَأَةٍ

بنیادی تو اسکا اتباع کری برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اوسنی استنباط کیا ہو

اَوْ مُقَيِّسًا عَلَی الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذَلِكَ رَاجِعٌ اِلَى الرَّوَايَةِ عَنْهُ

یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتیں حضرت صلعم کے روایت کی طریت

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ وَلَوْ دَلَالَةً وَهَذَا قَدْ اتَّفَقَتْ

رجوع کرتے ہیں اگرچہ دلالت ہو اسے تحت پر تو تمام

الْاِمَّةُ عَلَى صِحَّتِهِ قَرَنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلْ لَا مَمَّ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلَیْ

امت کا ہر طبقہ میں اتفاق ہے بلکہ اور تمام ائمہ نے اپنے شراعی میں

مِثْلِهِ فِی شَرَائِعِهِمْ وَمَا رَأَوْا هَذَا التَّقْلِيدَ اِنْ يَكُونُ عَمَلُهُ

ایسی صورت پر متفق ہیں اور اس تقلید کا نشان یہ ہے کہ اسکا عمل

يَقُولُ الْمُجْتَهِدُ كَمَا شَرَعُوا بِكَ وَنَدَّ سَوَافِقًا لِلْسَّنَةِ فَلَا يَزَالُ

مجتہد کے قول پر مثال شریعت کی ہے کہ سنہ کے موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُنْفَخًا عَنِ السَّنَةِ يَقْدَرُ اِلَّا مَكَانَ خَمْتِي ظَهَرَ حَرْفٌ يَخَالِفُ

سنت کی نمائش میں ہے ہر جہاں ایسی حدیث مجاہدی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلُهُ هَذَا اخَذَ بِاَلْحَدِيثِ وَلِیْهِ اِسَارَةُ الْاِمَّةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ

تو حدیث پر عمل کری اور ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہیں

اِذَا خَلَفَ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَاِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِي يَخَالِفُ

جب حدیث صحیح ہو جاوی تو میرا مذہب وہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو

الْحَدِيثُ فَاعْمَلُوا بِاَلْحَدِيثِ وَاصْرُفُوا كَلَامِي اَلْحَائِطُ وَقَالَ مَالِكٌ

کہ حدیث کے خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر چسپاں دو اور امام مالک کا قول ہے

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا حُوِّدُ مِنْ كَلَامِهِ وَفَرْدُودٌ عَلَيْهِ الرَّسُولُ

سو اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا اور اسیر اس کا کلام رو کیا جاوے گا

لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ لَا يَسْبَعُ

سوا ہی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص

مِنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيلَ أَنْ يُفْتِيَ بِكَلَامِي وَقَالَ أَحْمَدُ لَأُقْلِدَ نِي

میری دلیل سے واقف نہ ہو تو اس کے برابر اور نہیں کہ میری کلام کا فتویٰ دیوے اور امام احمد کہتے ہیں کہ میری تقلید کرنا

وَلَا تُقْلِدَنَّ مَا لَكَ وَلَا غَيْرَهُ وَخَذَ الْأَحْكَامَ مِنْ جَيْتَا خَذَا

اور نہ مالک کے تقلید کرنا اور نہ اس کے اور احکام و ان سے یہاں سے انہوں نے لیا ہے

مِنْ الْكِتَابِ السَّنَةِ الْوَجْهَ الثَّانِي أَنْ يُظَنَّ بِفَقِيهِ أَنَّهُ بَلَّغَ

کتاب اور سنت سے اور دوسرے قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق میں یہ گمان کرے کہ یہ

الْغَايَةَ الْقَصْوَى فَلَا يُمْكِنُ أَنْ يُحْطَ قَدْ بَلَّغَهُ حَدِيثُ

غایت درجہ کو پہنچا ہے سو گمان نہیں کہ یہ خطا کری چہر جب اس سے نقل کرے

صَحِيحٌ صَرِيحٌ يَخَالِفُ مَقَالَتَهُ لَمْ يَزَلْهُ أَوْضُنَّ أَنَّهُ لَمَّا قُلْدَهُ

صحیح کیسے حدیث غلطی کے قول کے خلاف ہو تو قول کو چھوڑی یا خیال کری جب تک اس کا نقل کرے

كَفَّهِ اللَّهُ بِمَقَالَةٍ وَكَانَ كَالسَّغِيَةِ الْحُجْرَةِ عَلَيْهِ فَإِنْ بَلَغَهُ

تو میری حق میں اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ نقل ایسا ہے جیسے جو قوف منوعہ انصرف چہر اگر اس کو

حَدِيثٌ وَاسْتَيْقَنَ بِصِحَّتِهِ لَمْ يَقْبَلْهُ لَكُنْ زَمَنُهُ مَشْغُولَةٌ

حدیث صحیح اور صحت کا یقین ہی کرے تو بھی مانے کیونکہ اس کا ذمہ

بِالتَّقْلِيدِ هَذَا اِعْتِقَادُ قَائِمٍ وَقَوْلُ كَاسِدٍ لَيْسَ لَهُ شَاهِدٌ

تقلید میں لگا ہوا ہے پس یہ اعتقاد قائم ہے اور مولیٰ بات اس کا کوئی شاہد نہیں ہے

مِنْ الثَّقَلِ وَالْعَقْلِ وَمَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ الْقُرُونِ السَّابِقَةِ

ثقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا

يَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَدْ كَذَبَ فِي طَبْعِهِ مِنْ لَيْسَ بِمَعْصُومٍ مِّنْ

کذا بکار کا ہو اور اپنے گمان کا ذب میں خطاست غیر معصوم کو

الْخَطَاءِ مَعْصُومًا حَقِيقَةً أَوْ مَعْصُومًا فِي حَقِّ الْعَمَلِ يَقُولُهُ وَفِي

حقیقہ معصوم یا اس کے قول پر عمل کرنا معصوم نہیں لایا ہے اور اس کے

ظَنِّهِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَلَّمَهُ يَقُولُهُ وَأَنَّ ذِمَّتَهُ مَشْغُولَةٌ بِتَقْلِيدِهِ

گمان میں یہ ہے کہ اللہ کا حکم اوی کا قول ہے اور ایک ذمہ اسی تقلید میں لگ ہوا ہے

وَفِي مِثْلِهِ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنَّا عَلَىٰ أَثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ وَهَلْ كَانَ

ایسے ہی کے حق میں یہ بات اتنی ہی ہے اور ہم تو ان کے نشان کے پیرو میں اور کیا عمل سابقہ کر

تَحْرِيفَاتٍ لِّلْإِسْلَامِ لِسَابِقَةٍ الْأَمِنْ هَذَا الْوَجْهَ مَسْئَلَةٌ اخْتَلَفُوا

تحریفات ہی وجہ کے تین تین مسئلہ روایات

فِي الْفَتْوَى بِالرَّوَايَاتِ لِشَاذَّةٍ فِي خَزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي السَّرَاجَةِ

شاذہ مشرکہ پر فتویٰ دینی میں اختلاف کیا ہے خزانہ روایات میں سراجہ میں سے ہر

تَمَّ الْفَتْوَى عَلَى الْإِطْلَاقِ عَلَى قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ ثُمَّ يَقُولُ أَبِي

پھر سے الاطلاق فتوے امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے پھر امام

يُوسُفُ ثُمَّ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ ثُمَّ يَقُولُ زُفَرٌ

ابو یوسف کے قول پر پھر محمد بن الحسن شیبانی کے قول پر پھر امام زفر بن

هَزَبِيلٌ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي

ہزبیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ

جَانِبٌ وَمَا جَاءَ فِي جَانِبِ الْفَتَى بِالْخِيَارِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ إِذَا

ایک طرف ہون اور دوسرا کو ایک طرف فتویٰ کو اختیار ہے اور اول بات اصح ہے اگر

إِذَا لَمْ يَكُنِ الْفَتَى مُجْتَهِدًا لِأَنَّهُ كَانَ أَعْلَمَ زَمَانِهِ حَتَّىٰ قَالَ

اگر مجتہد نہ ہو تو نہ کہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ کے اعلم تھے یہاں تک کہ

الشَّافِعِيُّ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ يُخَيِّفُهُ فِي الْفَقْهِ فِي الْمَضَرَّاتِ

اگر امام شافعی کہتے ہیں تمام فقہاء فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال میں مضمرات میں ہے

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي جَانِبِ ابْنِ يَسْفَرٍ وَفِي جَانِبِ

اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ ایک طرف ہوں اور امام ابو یوسف اور امام محمد ایک طرف

فَالْفَقِيَّةُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ بِقَوْلِهِ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ بِقَوْلِهَا

تو فقہ کو اختیار ہے چاہے ابو حنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے اُن دونوں کا قول

وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مَعَ ابْنِ يَسْفَرٍ يَأْخُذُ بِقَوْلِهَا الْبَتَّةَ إِلَّا إِذَا

اور اگر اُن دونوں میں سے کوئی سا ابو حنیفہ کے ساتھ ہو تو قطعاً اُن دونوں کا قول اختیار کریں مان اگر

اصْطَلَحَ الْمُشَاحُّنَ الْأَخَذَ بِقَوْلِكَ الْوَاحِدِ فَيَتَّبِعُ اصْطِلَاحَهُمْ

اگر مشائخ نے اور ایک کے قول میں مصلحت نہ رکھی ہو تو وہی مصلحت کا مانع ہو جادی

كَمَا اخْتَارَ الْفَقِيهُ أَبُو الْوَلَيْثِ قَوْلَ زُفَرٍ فِي قُعُودِ الْمَرِيضِ لِلصَّلَاةِ

جیسا فقہ ابو الولیث نے امام زفر کے قول کو مریض کو نماز کو واسطے چھانی میں اختیار کر رکھا ہے

لأنه يقعد كما يقعد المصعد في التشهد لأنه أيسر على المريض

کہ مریض اس طرح بیٹھتا ہے جیسے مصلے تشہد میں بیٹھتا ہے اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وَإِنْ كَانَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا أَنْ يَقْعِدَ الْمَرِيضُ فِي حَالِ الْقِيَامِ مَرَّةً

اگرچہ ہماری صحاب کا یہ قول ہے کہ مریض قیام کے حالت میں مرتباً

أَوْ مُحْتِمِلًا لِيَكُونَ فَرْقًا بَيْنَ الْقُعُودِ وَالْقُعُودِ الَّذِي هُوَ فِي حَالِ

یا محتمل ہو کر بیٹھتا ہے تاکہ قعود اور قعود میں جو کہ قیام کے حکم میں ہے

الْقِيَامِ وَلَكِنْ هَذَا لِيَشُقَّ عَلَى الْمَرِيضِ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَوَّدْ هَذَا الْقُعُودَ

فرق رہی لیکن یہ طرز مریض پر دشوار ہوتا ہے کیونکہ اس طرز کے بیٹھنے کی عادت نہیں ہے

وَكَذَلِكَ اخْتَارَ وَاتَّضَمَّنِ السَّاعِي إِذَا سَعَى إِلَى السُّلْطَانِ يُغَيِّرُ

اور اسی ہی سانچے سے جملہ خیر و شرمان اُن اختیار کر رکھا ہے جب کہ بلا اجازت سلطان سے جملہ غداری کریں

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي جَانِبِ ابْنِ يَسْفَرٍ وَفِي جَانِبِ

اِذْنٌ وَهَذَا قَوْلُ رُفْعٍ سَدُّ الْبَابِ لِسَعَايَةٍ وَاِنْ كَانَ قَوْلُ

اور یہ نام زفر کا قول ہے تاکہ غیل خوری کا باب بند ہو جاوے اگر ہاری اصحاب کا یہ قول ہے

اصْحَابُنَا لَا يَجِبُ لَصَّانُ لَانَهُ لَمْ يَتَلَفْ عَلَيْهِ مَالٌ وَاجِبُ الْمَشَاخِجِ

کے سامنے پر صمان نہیں آتا کیونکہ اس کی کچھ مال تلف نہیں کر دیا اور مشایخ کو جائز ہے

اَنْ يَأْخُذَ وَيَقُولَ وَاحِدٌ مِّنْ اصْحَابِنَا عَمَلُ الْمَصْلَحَةِ الزَّمَانِ

کے ہاری اصحاب میں سے کسی ایک کا قول زمانہ کی مصلحت پر عمل کرنا اختیار کر لینا فتنے کے

فِي الْقَنِينَةِ فِي بَابٍ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَفْتِيِّ مِنَ التَّوَادُّعِ قَالَ رَوِّقُ

باب ما يتعلق بالمفتي میں نو اور سی ہے کہتا ہے اور فتویٰ اور مسائل میں

فَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ عَلَى قَوْلِ ابْنِ يَوْسَفَ لَزِيَادَةٍ تَجَرُّبِهِ وَفِي

جو قضائے متعلق میں ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ الحاکم تجربہ زیادہ تھا اور

الْمَضْرُوتِ وَلَا يَجُوزُ لِلْمَفْتِيِّ اَنْ يَقْتَضِيَ بَعْضُ اَقَاوِيلِ الْمَاهُورَةِ

مضمرات میں ہے اور مفتی کو یہ جائز نہیں کہ بعضے اقادیل مہرورہ پر منفعت کے واسطے

لِحُجْرٍ مُنْفَعَةٍ لَّا نَ ضَرَرَ ذَلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَتَمُّ وَاَعَمُّ

فتویٰ میں ہو کیونکہ الحاکم ضرر دنیا اور آخرت میں کامل اور شامل ہے

بَلْ يَجْتَازُ اَقَاوِيلَ الْمَشَاخِجِ وَاخْتِيَارَهُمْ وَيَقْتَدِي بِسِيَرِ السَّلَفِ

بلکہ مشایخ کے اقادیل اور ان کی مختارات کو اختیار کرے اور سلف کے حالات کی پیروی کرے

وَيَكْتَفِي بِإِحْرَازِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ فِي الْقَنِينَةِ فِي كِتَابِ ادَبِ

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر اکتفا کرے قنینہ کے کتاب ادب

الْقَاضِي فِي بَابِ مَسَائِلٍ مُتَفَرِّقَةٍ سَعْلَةُ الْمَسَائِلِ الَّتِي

القاضی کے باب مسائل متفرقہ میں ہے مسئلہ جو مسائل کہ

يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ وَالْفَتْوَى فَمَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ يَوْسَفَ لَانَهُ

کے قضائے متعلق میں ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حَصَلَ لَهُ زِيَادَةٌ عَلَيْهِ بِالتَّجَرُّبَةِ وَفِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ مِنْ كَشْفِ

تجربہ کا علم بہت زیادہ حاصل تھا کشف البردوی میں سی عمدۃ الاحکام میں ہے

الْبُرْدَوِيُّ لَيْسَتْ حُجَّتُ الْمَفْتِي الْأَخْذُ بِالرَّخْصِ تَبَسُّرًا عَلَا

مفتی کو مستحب ہے کہ رخصتوں کو اختیار کری تاکہ عوام پر آسانی ہو

الْعَوَامِّ مِثْلُ التَّوَصُّيْ بِمَاءِ الْحَمَامِ وَالصَّلَاةُ فِي الْأَمَاكِنِ

جیسے حمام کے پانی سی و منکرین اور ہاک مکانوں میں بدون

الظَّاهِرَةُ بِدُونِ الْمَصْلَةِ وَعَدَمُ الْأَخْتِزَارِ عَنْ طِينِ الشَّوَارِعِ

جانماز کے نماز ادا کرنے اور سرسوں کی میچوڑ سے جس جگہ میں

فِي مَوْضِعٍ حَكَمُوا بِطَهَارَتِهِ فِيهَا وَلَا يَلِيقُ ذَلِكَ بِأَهْلِ الْعَزَلَةِ

طہارت کا طہین جو اختراز مکرنا اور یہہ آسانی اہل عزلت کو لایق نہیں ہے

بَلْ الْأَخْذُ بِالْأَخْطِاطِ وَالْعَمَلُ بِالْعَزْمَةِ أَوَّلُ مِمَّا وَفَى الْقُنْيَةَ

بلکہ اذکو احتیاط اختیار کرنا اور عزمیت پر عمل کرنا اولے ہے اور قنیہ میں ہے

تَرْتَبِعُ لِلْقِيَةِ أَنْ يَقْتِي النَّاسُ بِمَا هُوَ أَسْهَلُ عَلَيْهِمْ

پہر مفتی کو چاہیے کہ لوگوں کو وہی فتویٰ دیوی جو اون پر آسان ہو

كَذَلِكَ الْبُرْدَوِيُّ فِي تَرْجُحِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِلْمَفْتِي أَنْ

ایسا ہی بردوی نے جامع صغیر کے ترجیح میں ذکر کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ

يَأْخُذَ بِالْأَيْسَرِ فِي حَقِّ غَيْرِهِ خُصُوصًا فِي حَقِّ الضَّعْفَاءِ لِقَوْلِهِ

عمر کے حق میں آسان کو اختیار کری علی الخصوص ناتوان کے حق میں کیونکہ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا بُدَّ مِنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَمَعَاذِ

رسول صلعم نے ابو موسیٰ اشعری اور معاذ کو

حِينَ بَعَثَهُمَا إِلَى الْيَمَنِ يَسِيرًا وَلَا تَعْسِيرًا وَفِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ

میں کی طرف بھیجی ہوئی فرمایا تھا آسانی کرنا تنگ نہ کرنا اور عمدۃ الاحکام کے



فِي كِتَابِ لِكْرَاهِيَةِ سُورَةِ الْحَبِّ وَالْخَزِيرِ نَجَسٌ خِلَافًا

کتاب اگر اسیتہ میں ہے کھتے اور سور کا جو ناسخ ہے

مِلَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ وَلَوْ أَفْتَى بِقَوْلِكَ جَازٍ وَفِي لَقْنِيهِ فَقِيهِ

الک و غیرہ کے اور اگر مالک کی قول پر فتوی دیدی تو جائز ہے فقہ میں ہے ایک فقہ ہے

يَقْنِي عَدَاهِبَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَزْوُ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ

کہ سعید بن مسیب کے سب پر فتوی دیا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

بَقِيَتْ مُطْلَقَةٌ ثَلَاثٍ تَطْلُقَاتٍ كَمَا كَانَ وَيُعْزِرُ الْفَقِيهَ

تو وہ مطلقہ ثلاثہ ویسی کی ویسی مطلقہ رہیگی اور فقہ کو تعزیر دیا دیکھی

وَفَقِيهٌ يَحْتَمِلُ فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ وَيَأْخُذُ الرَّشْدَ ذَلِكَ

اور ایک فقہ ہے کہ تین طلاقیں جملہ کرتا ہے اس میں اور رشوت لیتا ہے

وَيَزْوِجُهَا لِأَوَّلِ بَدُونِ دُخُولِ الثَّانِي هَلْ يَصِحُّ النِّكَاحُ وَمَا

اور اس معیت کا نکاح بدون دخل زوج ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے آیا یہ نکاح صحیح ہو جائیگا اور ایسا

جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالُوا يَسُودُ وَيُعَدُّ فِي لِقَاءِ الْإِعْتِدَالِ

کرمیوں کی کیا سزا ہے سب فی جواب دیا منہ کالا کرے نکال دیا جاوی فتاوی اختلاف یہ میں

مِنْ الْفَتَاوَى لِسَرِّ قَدْ دِي أَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجَعَ عَنْ

فتاوی سرقدی ہی منقول ہے کہ سعید بن مسیب نے اپنے اس قول سے

قَوْلُهُ أَنْ دُخُولَ الْحِلِّ لَيْسَ نِشْطًا فِي التَّحْلِيلِ فَلَوْ قَضَى بِهِ فَافْزَ

کہ عورت کے حلال ہونے میں حلال کا دخول شرط نہیں ہے پس اگر ماضی یہہ ہی حکم دیوی

لَا يَفْزُقُ قَضَاءً وَلَا يَحْكُمُ بِهِ فَقِيهٌ لَا يَصِحُّ وَيُعْزِرُ الْفَقِيهَ

تو اس کا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقہ حکم دیوی کو صحیح نہیں ہوگا اور فقہ کو تعزیر دیا دیکھی

وَفِي التَّحْقِيقِ شَرْحُ الْمُنْهَاجِ نَقْلُ الْغَرَالِ فِي الْأَجْمَاعِ عَلَى الْخَيْرِ

اور تحقہ منہاج کی شرح میں ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

الْمُقْلِدِينَ قَوْلَ إِمَامِهِ أَيْ عَلَى جِهَةِ الْبَدَلِ لَا الْجَمْعِ إِذَا

کہ مقلد کو اپنی امام کے دو قول میں اختیار ہے یعنی بطور بدل کے اختیار ہے بطور جمع کے نہیں جو وقت میں

لَمْ يَظْهَرْ تَرْجِيْهِ أَحَدُهُمَا وَكَأَنَّهُ أَرَادَ إِجْمَاعَ أُمَّةٍ مَذْهَبِهِ

کہ کسی ایک قول کی ترجیح نہ ظاہر ہو اور شاید کہ اس مذہب کے ائمہ کا اجماع مراد ہے

كَيْفَ وَمَقْضُؤُهُ هِينًا كَمَا قَالَ السَّبْكَى مُنْعَ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ

کیونکہ یہ ہے مراد ہو مالک ہمارے مذہب کا تقضا چنانچہ سبکے کہتا ہے قضاء

وَالْإِفْتَاءُ دُونَ الْعَمَلِ لِنَفْسِهِ وَبِهِ يَجْمَعُ بَيْنَ قَوْلِ الْمَأْوَرَدِ

اور اقامت میں نہ مانع کرتا ہے اپنی حق میں عمل کرنا منوط نہیں ہے اور اسی ہی مآورد کے قول میں جو وقت ہو جاتی ہے

يُجُوزُ عِنْدَ أَنْتَصَرَهُ النُّعْرَانِ كَمَا يُجُوزُ لِمَنْ أَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ

کہ چاروی نزدیک ہوتے اور غالی نے اس کے مدعی ہے جیسے اس شخص کو کہ اس کا اجتہاد قبلہ کی جہت میں

إِلَى تَسَاوِي جِهَتَيْنِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَيِّهَا شَاءَ إِجْمَاعًا وَقَوْلِ

دو طرف مساوات پیدا کرئی اختیار ہے کہ بالاجماع دونوں طرف میں سے جہ ہر چاہے نماز پڑھے اور

الْإِمَامِ مِمَّنْ تَنَعَّ أَنْكَانَا فِي مُحْكَمَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ كَأَيِّ حَاجٍ وَ

اور امام کا قول یہ ہے کہ اختیار نہیں ہے جس صورت میں کہ وہ دو قول دو حکم متضاد یعنی مخالف میں ہوں

تَحْرِيمٌ خِلَافَ نَحْوِ خَصَالِ الْكُفَّارَةِ وَاجْرَى لِسَبْكَ ذَلِكَ

جیسے وجہ در حرمت بخلاف مثل اشام کفارہ کے اور سبکے نے یہ بھی جاری کر دیا ہے

وَتَبَعُوهُ فِي الْعَمَلِ خِلَافَ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ أَيْ مِمَّا عَمِلَتْ

اور لوگ بخلاف مذاہب اربعہ نے عمل کر نہیں اور سبکے تابع ہو گئے ہیں اس مسئلہ میں

نِسْبَةُ مَنْ يَجُوزُ تَقْلِيدُهُ وَجَمِيعُ شُرُوطِهِ عِنْدَهُ وَحُمِلَ عَلَى

کہ اس کی نسبت ایسی مجتہد کی طرف جبکہ تقلید جائز ہو وہی اور نہ بناوکی شرطیں و سلی باس جمہور میں عمل میں ہی ہوا

ذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ الصَّلَاحِ لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ

ابن الصلاح کے یہ قول کہ مجز چاروں امام کے سبکے تقلید جائز نہیں ہے

أَيُّ فِي قَضَاءٍ وَلَا فِتَاءٍ وَمَحَلُّ ذَلِكَ وَغَيْرُهُ مِنْ صُورِ التَّقْلِيدِ

یعنی قضا اور افتاء میں ایسی پر معمول ہوا ہی اور اسکا اور اسکا غیر کا عمل تقلید کے صدر تو نہیں جیتا ہے

مَا لَمْ يَتَّبِعِ الرَّحْصَ بِحَيْثُ تَحُلُّ رِبْقَةُ التَّقْلِيدِ عَنْ عُنُقِهِ

کہ رخصتو نکاح متلاستی نہ ہو یہاں تک کہ تقلید کے رسی او سکی گردن سے کھل جاوی

وَالْإِثْمُ بِهِ بَلْقِيلٌ فَسَقٌ وَهُوَ وَجْهٌ يُقِيلُ وَمَحَلُّ ضَعْفِهِ أَنْ

اور ثمن تو اس سے کھنکھار ہو دیکھا بلکہ کوئی کہتا ہی فاسق ہو دیکھا اور یہ ہم ہی قوی ہی اور کوئی کہتا ہی ضعیف کا محل یہ ہے

يَتَّبِعُهَا مَنْ الْمَذَاهِبُ الْمُدَّ وَنَدَةُ وَالْإِسْقَاطُ قَطْعًا لِتَهْتِ

کہ مذہب مدونہ میں سی رخصتو نکاح متلاستی ہو اور ثمن تو یقیناً فاسق ہو کا ٹھنڈ کا قول تمام ہوا

فَصُلُّ فِي الْعَامِيِّ اَعْلَمُ أَنَّ الْعَامِيَ الصَّرْفُ لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ

فصل عامی کے حال میں سمجھ لے کہ نری عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے

وَأَنَّمَا مَذْهَبُهُ فَتَوَى الْفِتَى فِي الْبَحْرِ السَّرَائِقِ كَوَاجِئِهِ أَوْ اِغْتَابَ

اور اسکا مذہب تو یہ ہے مفتے کا فتویٰ ہے بحر الرائق میں ہے اگر غیبیہ لگا ائی یا طبیعت کی

فَضْلًا تَهْ يَفْطُرُهُ لَمْ يَكْمَلْ اِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ فَقِيهًا وَلَا يَلْغَاهُ

اور گمان کیا کہ روزہ کوئی کیا پھر کہا یا تو اگر اسنے کسی فقیہ سے نہیں پوچھا اور نہ اسکو

لَا خَبْرَ فَعَلِيهِ الْكَفَّارَةُ لِأَنَّهُ مَجْرُوحٌ جَهْلٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِعَدُوِّ فِي

حدیث پہنچے تو اوپر کفارہ ہے اسو اعلیٰ کہ یہ جہالت ہے جہالت ہے اور دار الاسلام میں جہالت

دَارُ الْإِسْلَامِ وَإِنْ اسْتَفْتَى فَيُجَابَأُ بِأَنَّهُ لَا يَلْغَاهُ

عذر نہیں ہے اور اگر کسے فقیہ سے پوچھ لیا اور اسنے فتویٰ دیدیا تو اوپر کفارہ نہیں ہے کیونکہ

الْعَامِيُّ يَحِبُّ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَتَّكِلُ عَلَى فَتْوَاهُ

عامی یہ عالم ہی کی تقلید واجب ہو کہ جس صورت میں کہ وہ عالمی وسیع عالم کے فتویٰ پر اعتماد کرنا ہو

فَكَانَ مَعْدُورًا فِيمَا صَنَعَ وَإِنْ كَانَ الْمَفْتَى مُخْطِئًا فَمَا أَفْتَى وَإِنْ

تو یہ عالمی بنی کار میں معذور ہوا اگرچہ مطلق فتویٰ دینی میں خطا مار ہو اور اگر

لَمْ يَسْتَفْتِ لَكِنَّهُ بَلَغَهُ الْخَبْرُ وَنَبَّاهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اور اس غامی نے پوچھا تو نہیں پڑا اس کو یہ حدیث حضرت صلعم کے علی

وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمِ وَالْمُحْجِمِ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کہ حاجم اور محجوم کا روزہ جاتا رہتا ہے اور حضرت صلعم کے یہ حدیث

الْغَيْبَةِ نَفْطُ الصَّائِمِ وَلَمْ يَعْرِفِ النَّبِيُّ وَلَا تَأْوِيلُهُ لَا كَفَّارَةَ

کہ غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہے اور وہ نطفہ کو جاتا نہیں اور نہ اس کے تاویل جاتا ہی طریق کے نزدیک

عَلَيْهِ عِنْدَهُمَا لِأَنَّ ظَاهِرَ الْحَدِيثِ وَاجِبُ الْعَمَلِ بِهِ خِلَافًا

اور سپر کفارہ نہیں ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب عمل ہے

لَا لِأَنِّي يُوسُفُ لَا تَهْ لَيْسَ لِلْعَامِيِّ الْعَمَلُ بِالْحَدِيثِ لَعَدَمِ عَلَيْهِ

ابو یوسف کے خلاف ہے اس لیے کہ عامی کو حدیث پر عمل کرنا نہیں چاہیے کیونکہ عامی

بِالنَّاسِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَكُونُوا مَسْرُومًا أَوْ قَبْلَهُ شَهْوَةً أَوْ التَّحَلُّ

ناسخ اور منسوخ کو نہیں جانتا اور اگر عورت کو چھو یا شہوت سی اس کا بوسہ لیا یا سرور زوال

فَظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ نَفْطَرْتُمْ أَفْطَرَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةَ إِلَّا إِذَا اسْتَفْتَى

اور گمان کیا کہ اس سے روزہ جاتا رہا پھر افطار کر دیا تو اوپر کفارہ ہے لیکن اگر

فَقِيهًا فَافْتَاهُ بِالْفِطْرِ أَوْ بَلَغَهُ خَبْرُهُ وَكَوْنُ نَوَى الصَّوْمِ

کے فقیہ سے پوچھ لیا اور وہ افطار کا فتویٰ دیا یا اس کو اسباب میں خبر لجا دئی اور اگر زوال سے

قَبْلَ الزَّوَالِ تَمْ أَفْطَرَ لَمْ يَلْزَمُهُ الْكَفَّارَةُ عِنْدَ إِسْحَافَةِ

پہلے روزہ کے نیت کی پھر توڑ دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوپر کفارہ لازم نہیں ہے

خِلَافَهُمَا كَذَا فِي الْمَحْطُودِ لِمَنْ مِنْ هَذَا أَنَّ مَذْهَبَ

صحابین کے برخلاف یہ محیط میں ہے اور اس سے خوب معلوم ہو گیا کہ غامی کا مذہب

الْعَازِ بِفَتْوَى مَفِيهِ وَفِيهِ أَيْضًا فِي بَابِ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

صفحہ کا فتویٰ ہے اور اسی میں باب قضاء الفوائت میں

۱۰  
مذہب غامی

عَنْ قَوْلِهِ وَيَسْقُطُ لِضَيْقِ الْوَقْتِ النَّسِيَانُ إِنَّكَ عَامِيًّا

اس قول کے پاس اور وقت کی تنگی سے اور بول جاتی سی ساقط ہوجاتی ہی نہیں ہی اگر عامی ہے

لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ مُعَيَّنٌ وَمَذْهَبُهُ فُتْوَى مُفْتِيهِ كَمَا صَرَّحُوا

تو اسکو کوئی مذہب معین نہیں ہی پس اسکو مذہب جسکی کا فتویٰ ہی چاہیچہ اسکی سب فی تصریح کر دی ہے

بِهِ فَإِنْ أَفْتَى حَتَّىٰ أَعَادَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَإِنْ أَفْتَاهُ شَافِعِيٌّ

پس اگر حتیٰ قی فتویٰ دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دہرا دی اور اگر شافعی فی فتویٰ دیا

فَلَا يُعِيدُهُمَا وَلَا عِدَّةَ بَرٍّ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ حَدًّا وَصَادَ

تو دونوں کو نہ دہرا دی اور اسکی رائی کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اگر کسی سی بھی نہ پوچھا

الصَّحَّةَ عَلَىٰ مَذْهَبٍ مُّجْتَمِعٍ أَجْزَاءُ وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ

اور کسی مجتہد کی مذہب کے موافق صحیح ہوا تو اسکو کافی ہی اور اس پر اعادہ نہیں ہی تمام ہوا

وَفِي شَرْحِ مَنَاجِزِ الْبَيْضَاوِيِّ لِابْنِ إِمَامٍ الْكَامِلِيَّةِ فَإِذَا

اور بیضاوی کی مناجیز کی شرح امام کاملیہ کی تصنیف میں یہ ہے اگر

وَقَعَتْ لِعَامِيٍّ حَادِثَةٌ فَاسْتَفْتَى فِيهَا مُجْتَمِعًا وَعَمَلٌ فِيهِ

کسے عامی کو کوئی حادثہ میں آدی اور اسی اور عمل دہ میں کسی مجتہد سی فتویٰ پوچھا اور اسی مجتہد کے

يَفْتَوِي ذَلِكَ الْمُجْتَمِعُ فَلَيْسَ لَهُ الرَّجُوعُ عَنْهُ إِلَىٰ فُتْوَىٰ غَيْرِهِ

فتویٰ پر عمل کر لیا تو اسکو اس فتویٰ سی اور کے فتویٰ کی طرف

فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ لِعَيْنِهِ بِالْإِخْمَاعِ كَمَا نَقَلَهُ ابْنُ الْحَاجِبِ

اسی حادثہ میں عین رجوع کرنا بالاجماع جائز نہیں ہی چاہیچہ اسکو ابن الحاجب و حیرہ فی

غَيْرِهِ وَفِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ الْخِلَافُ فِيهِ وَإِنَّكَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَقَالَ

نقل کیا ہے اور جمع الجوامع میں ہے اس میں خلاف ہی اور اگر پیش از عمل رجوع ہو

التَّوَوُّيُّ الْمُخْتَارُ مَا نَقَلَهُ الْحَاوِي عِدَّةُ الْأَمَانِ لَكِنَّ

نودی کہنا ہی مختارہ ہی ہی جو طلب غیر سے نقل کیا ہے کہ اگر وہاں دوسرا

هَذَا مُفْتًى آخِرُ لَزْمِهِ بِمَجَرَّدِ قَوْلِهِ وَإِنْ لَمْ تَسْكُنْ نَفْسَهُ

مفتی ہو تو اوپر فتویٰ دینی ہی عمل لازم ہو جائیگا اگرچہ اسکی خاطر جمع نہ ہو

وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ آخِرُ لَزْمِهِ بِمَجَرَّدِ افْتَائِهِ إِذْ لَهُ أَنْ يُسْأَلَ

اور اگر وہاں اور ہی مفتی ہو تو اوپر فتویٰ دینی ہی عمل لازم نہیں آتا اسلئے کہ اسکو اختیار ہے کہ اور سی پوچھی

غَيْرُهُ وَجِبْتُنْ فَقَدْ خَالَفَهُ فَيَحْتَمِلُ فِيهِ الْخِلَافُ فِي اخْتِلَافِ

اور اب نہ کہ یہ اسکی مخالفت ہوئی پہر اسکا خلاف ہو جائیگا اختلاف

الْمُفْتَيْنِ أَمَّا إِذَا وَقَعَتْ لَهُ حَادِثَةٌ غَيْرُ ذَلِكَ فَلَا حَرَجَ أَنَّهُ

المفتیین میں سے کہ اگر اسکو اور حادثہ پیش آوی تو اسے یہہ ہے کہ اسکو

يُجْزِلُهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ فِيهَا غَيْرَ مَنْ اسْتَفْتَاهُ فِي الْحَادِثَةِ

جائز ہے کہ اسے دوسرے نامی میں اور مفتی سے اس کے سوا جس سے پہلے حادثہ میں پوچھا جاتا

السَّابِقَةِ وَقَطَعَ الْكِبَا أَلْهَاسِي بِأَنَّهُ يُجِبُّ عَلَى الْعَامِي أَنْ يَتَرَمَّ

پوچھ لی اور کب الہر اسکی فی قطعے کہا ہے کہ عامی پر یہ واجب ہے کہ کوئی

مَذْهَبًا مُعَيَّنًا وَاخْتَارَ فِي جَمْعٍ لِحُجُومٍ أَمَّا يَحِبُّ ذَلِكَ وَلَا

ایک معین مذہب لازم کرے اور جمہر اجماع میں یہہ اختیار کیا ہے کہ یہہ واجب فتویٰ اور اسکو

يَفْعَلُهُ بِمَجَرَّدِ التَّشْهِيمِ بَلْ يَخْتَارُ مَذْهَبًا يُقِلُّهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

صرف خواہش کے موافق دیکھ کر نہ اختیار کرے بلکہ ایسا مذہب اختیار کری کہ اسکی عقیدہ ہر باب میں

يَقِلُّ لَهُ أَرْجَحُ أَوْ مُسَاوٍ بِالْغَيْرِ لَا مَرْجُوحًا وَقَالَ الْإِسْوَ

ارجح یا دوسری کے مساوی عقائد کوئی مرجوح نہ ہے اور خودی کہتا ہے

الَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُهُ التَّمَذُّبُ بِمَذْهَبٍ

کہ دلیل کا مقتضا تو یہہ ہے کہ اسکو کسی مذہب کا مقید ہونا لازم نہیں ہے

بَلَا يَسْتَفْتِي مَنْ شَاءَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرَّحْمَنِ لَعَلَّ مَرْمَعَهُ

بلکہ جس سے چاہے فتویٰ پوچھے پر اسانوں کو نہ تلاش لڑی ہر شاہ جس نے اسکو منع کیا ہے

الکراچی

لَمْ يَتَّقِ بَعْدَ تَلْقَئِهِ وَإِذَا لَمْ يَزَلْ مَذْهَبًا مَعِينًا فَيُحْيِي لَهُ الْخُرُوجَ  
 اوستی کی سائنیاں تلاش کر فی اعتماد نہیں کیا اور جب کوئی سائبہ عین لانم کری تو اسکو اس طرح سے بکھانا

عَنْهُ عَلَى الْأَصَحِّ وَفِي كِتَابِ يَدِ ابْنِ رُسْلَانَ وَالشَّافِعِيُّ وَ  
 اصح قول پر جائز ہے اور ابن رسلان کی کتاب زید میں ہی اور شافعی اور

مَالِكٌ وَالتَّيْمَانُ وَاحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمْ مِنْ سَائِرِ  
 مالک اور تیمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الْإِمَامَةِ عَلَى هُمَيٍّ وَالْاِخْتِلَافُ رَحْمَةً وَفِي شَرْحِهِ غَايَةُ  
 ہایت پر ہیں اور اختلاف خدا کی رحمت ہے اور غایت البیان

الْبَيَانُ لَوْ اخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدِينَ مُتَسَاوِينَ فَالْأَصَحُّ  
 اویکے شرح میں ہے اگر دو مجتہد متساوی مختلف جواب دیں تو اصح قول یہ ہے

أَنَّ لِلْمُقَدِّمِ أَنْ يَتَخَيَّرَ يَقُولُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا وَقَدْ مَرَّ مَا فِي  
 کہ مقدمہ کو جائز ہے کہ جسکے قول کو چاہے اختیار کری اور اس مسئلہ میں

التَّخْفِيفُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ بَابٌ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ  
 جو تخفیف میں ہے سو گزر چکا ہے باب اور یہ جو چنے ذکر کیا ہے ایک امر

الْأَمْرَيْنِ الْأَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِي مَشَى عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ  
 دو امروں میں سے یہ ایسا ہے کہ جمہور مجہور علماء

مِنَ الْأَخِذِينَ بِالْمَذْهَبِ الْأَرْبَعَةِ وَوَصَّى إِلَيْهِ أَمَّةٌ كَمَذْهَبِ  
 مذہب اربعہ کے پیرو گئے ہیں اور مذہب کے اماموں نے اپنے شاگردوں کو اس کے

أَصْحَابُهُمْ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ لَشُعْرَانٍ فِي الْبَيِّنَاتِ  
 وصیت کی ہے شیخ عبد الوہاب شعران یواقیت

وَلِجَوْهَرٍ رَوَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغُ  
 واجوہر میں ہے یحییٰ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اسکو



مِنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيلِي أَنْ يَقْنِي بِكَلامِي وَكَانَ إِذَا كُنْتُ

جو میری دلیل نہ جانتا مگر وارثین سے کہ میری قول پر فتویٰ دے دیتی اور فتویٰ دیتی ہوئی

يَقُولُ هَذَا رَأَى النُّعْمَانَ أَنْ ثَابِتٌ يَعْنِي نَفْسَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ

کہہ دیتی ہے۔ و نعمان بن ثابت کی راہی ہی اسی اپنی آپ کو مراد لیتے تھے اور جو بھی ہوگا

مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَهَنْ جَاءَ بِأَحْسَنٍ مِنْهُ فَهُوَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ

اس میں بہتر ہے۔ بہتر جو شخص اسی بہتر لاوی پس وہ جواب تر ہے

وَكَانَ الْإِمَامُ مَالِكٌ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا خُذَ مِنْ

اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتی تھی جو ہی سوائے کلام میں ماخوذی

كَلَامِهِ وَهَرْدُودٌ عَلَيْهِ الْإِسْرَاقُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس کا کلام قابل روئے ہے۔ بخیر رسول اللہ صلعم کے

وَالِهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ

اور حاکم اور ابی شیبہ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ

كَانَ يَقُولُ إِذَا خَلَفَ الْحَدِيثَ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا

کہا کرتی تھی اگر حدیث پیچیدہ ہو تو میرا مذہب وہی ہے اور ایک روایت میں ہی جب

رَأَيْتُمْ كَلَامِي يَخَالِفُ الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ أَضْرِبُوا

میری کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بِكَلامِي الْخَائِطُ وَقَالَ يَوْمًا لِلنَّسْرِيِّ يَا أَبَا بَرٍّ أَهْيَمُ لَكَ ثِقَلُ

و یوزیر بہت و او را کہدن مزی می کہا ای ابا بریم ہر ایک بات میں

فِي كُلِّ مَا أَقُولُ وَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ

میری تقلید کرتا اور اس میں اپنی جان پر رحم کرتا کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی

رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ قَوْلِ أَحَدٍ دُونِ رَسُولِ اللَّهِ

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتی تھی کیسے قول میں حجت نہیں ہے سوائے رسول اللہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَثُرَ وَأَوْلا فِي قِيَاسٍ وَلَا فِي

مسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں اور نہ کسی قیاس میں اور نہ

شَيْءٍ وَمَا تَمَّ إِلَّا طَاعَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَكَانَ لِامَامٍ

کسی سنی میں اور یہاں نیز طاعت اللہ اور اس کے رسول کے تسلیم کرنا اور کچھ نہیں ہے اور امام

أَحَدٌ يَقُولُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَعَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَلَامٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ

اچھا کہہ کر کہتی تھی کہ نہ کسی اور رسول کے ساتھ کلام کی گنجائش میں نہیں ہے اور ایک شخص سے یہ بھی کہا

لِرَجُلٍ لَا تَقُلْ دُنِي وَلَا تَقُلْ دَنَّا مَا لَكَ وَلَا الْأَوْزَاعِيُّ

کو میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

التَّخَوُّيُّ وَلَا غَيْرُهُمْ وَخِذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنْ

عقبنی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لی جہاں سے وہ انہوں نے لیے ہیں

الْكِتَابِ السُّنَّةِ انْتَهَى ثُمَّ فَقَلَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيمَةٍ مِنْ عُلَمَاءِ

کتاب اور سنت سے تمام ہوا پھر اوسنی علماء مذاہب میں سے ایک بڑی گروہ کا یہ حال

الْمَذَاهِبِ تَهْمُ كَانُوا يَعْمَلُونَ وَيَقْتُونُ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ

گروہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتے اور فتویٰ دیتے کسی مذہب میں کا

غَيْرِ الزَّاهِدِ مَعِينٍ مِنْ زَمَنِ اصْحَابِ الْمَذَاهِبِ لَ

الترام نہیں تھا اور اب مذاہب سے لیکر اوس کے زمانہ تک کا

زَمَانِهِ عَلَى وَجْهِ يَقْتَضِي كَلَامَهُ أَنَّ ذَلِكَ أَمْرٌ لَمْ يَزَلْ

ایسے طور پر نقل کیا کہ اس کی کلام سے لازم آتا ہے کہ علماء متقدمین

الْعُلَمَاءُ عَلَيْهِ قَدْ يَمَّا وَحْدِيَّتًا حَتَّى صَارَ عَمَلُهُ الْمُتَّفِقِ

اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہی ہیں یہاں تک کہ یہ حال متفق علیہ ہو گیا

عَلَيْهِ فَصَارَ سَبِيلَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي لَا يَصِحُّ خِلَافُهُ وَلَا

اور نہ تھا اس کے الیا راستہ پر کسی کے اسکا خلاف صحیح نہیں ہے اور نہ

حَاجَةٌ بِنَا بَعْدَ مَا ذَكَرَ لَا وَبَسْطَةُ الْفَقْلِ الْآثَا وَبَلْ وَلَكِنْ

کی ضرورت ہے کہ اس کے ذکر اور تفصیل کے بعد اتنا دلیل نقل کریں اور لیکن

لَا بَأْسَ أَنْ تَذْكُرَ بَعْضَ مَا حُفِظَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ

بوجہ کرہین ہے کہ جو کچھ مٹا ہوا وقت یاد ہے بیان کر دیں

قَالَ الْبَغَوِيُّ فِي مُفْتِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْإِنِّي فِي أَكْثَرِ مَا وَرَدَتْهُ

جو ہی شرح السنہ کی ابتدا میں لکھا ہے اور میں نے جو اکثر بیان کیا ہے

بَلْ فِي عَامَّةٍ مُتَّبِعٍ إِلَّا الْقَلِيلَ الَّذِي لَاحِظٌ لِي بِمَوْجَعٍ مِّنْ

بلکہ سبب سمیت ہی بیان کیا ہے کہ کچھ ہو رہا ہے جو کچھ

الدَّلِيلُ فِي تَأْوِيلِ كَلَامِ مُحَمَّدٍ أَوْ إِضَاحِ مُشْكِلٍ أَوْ

کلام محمد کی تاویل میں یا مشکل کے واضح کر لین یا

تَرْجِيهِ قَوْلٍ عَلَى آخَرٍ وَقَالَ فِي بَابِ الَّذِي يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ

ابن قول کا دو ستر پر ترجیح دینی میں کہ پہلے سے ظاہر ہے اور اس کے بعد باب میں جس نے نماز شروع کر لی

بَعْدَ مَا ذَكَرَ التَّوْحِيَّهَ وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُهُ

توجیہ اور سبحانک اللہ کے ذکر کے بعد یہ آیا ہے اور نماز

هَذَا مِنَ الذِّكْرِ فِي فِتْنَةِ الصَّلَاةِ فَهُوَ مِنَ الْإِخْتِلَافِ وَالْبَلَاغِ

شروع کر رہیں اور دعا میں ہی مروی ہیں سو یہ اختلاف بیان ہے

فِيهَا اسْتَفْتِي جَارٍ وَقَالَ فِي بَابِ امْرَأَةٍ لَا تَخْرُجُ إِلَّا مَعَ

بہر جس دعا میں شروع ہو کر آیا ہے اور یہ بیان کیا ہے عورت مردان محرم کے بغیر نہ نکلاوی

فَحَرَّمَ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ لَا يَلْزَمُهَا الْحَرَامُ إِذَا

اور یہ حدیث دالت کرتی ہے کہ عورت پر حرام نہیں ہے جس صورت میں

كَرِهَتْ رَجُلًا إِذَا مَحَرَّمَ يَخْرُجُ مَعَهَا وَهُوَ قَوْلُ التَّحْنُفِيِّ وَالْحَسَنِ

کہ مکرہ آیا محرم مرد نہ لی کہ اس عورت کی ساتھ جاوے اور یہ سمجھئے اور حسن بصر کا قول ہے

۴۰  
الاعتناء

۴۱  
وہی ہے جو حدیث میں ہے

البصري وبه قال الثوري واسحق واصحاب الرازي

بصري کا قول ہے اور جب ہے ثوری اور احمد اور اسحق اور اصحاب الرازی کہتے ہیں

وذهب قوم الى انه يلزمها الخروج مع جملة النساء وبها

اور ایک قوم یہ طرف لگتی ہے کہ اس عورت کو نکاح میں عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یہ

قول مالك الشافعي والاول اولي بظاهر الحديث قال

امام مالك و امام شافعی کا قول ہے اولیٰ بظاہر حدیث کی ہے

البغوي في حديث ربيعة واشق قال الشافعي رحمه الله

بغوی بروع و ربيعة کی حدیث میں ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

عليه فان كان يثبت ميراث ربيعة واشق فلا حجة

اگر بروع و ربيعة کی حدیث ثابت ہے تو

في قول احمد دون النبي صلى الله عليه وآله وسلم

جو اسے مسلم کے کہنے کے قول میں کچھ حجت نہیں ہے

فقال مرة عن معقل بن يسار مرة عن معقل بن يسار ومرة عن بعض اشجع

کیونکہ کہتے ہیں معقل بن یسار سے اور ایک سے اور کسی اشجع سے

ولان لم يثبت فلا مهر لها ولها الميراث انتهى قول

اور اگر وہ ثابت نہیں ہے تو اس کے لیے مہر نہیں ہے اور اس کے واسطے میراث ہے

البغوي وقال الحاكم بعد حكاية قول الشافعي ان حكم

بغوی کا قول تمام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حديث ربيعة واشق قلت به ان بعض مشايخه

حدیث بروع و ربيعة کی صحیح بولنے والے میں سے کافیل ہوتا کہتا ہے

قال لو حضرت الشافعي لقت علي رؤس صحابه وقلت

کہ میرا ایک استاد کہتا تھا اگر میں شافعی کے عہد میں ہوتا تو اس کی شاگردوں کی جمعیت میں جا کر کہتا

قَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ فَقُلْ بِهِ لِنَهْيِ قَوْلِ الْحَاكِمِ وَهَذَا اتَّوَقَّفَ

کہ حدیث کو صحیح ہے لیکن مکافات کی حرم حاکم کا قول تمام ہوا اور ایسی ہے۔

السَّائِعِي فِي حَدِيثِ بَرِيذَةَ الْأَسْلَمِي فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ

امام شافعی نے بریدۃ الاساطیر کی حدیث میں جو نازکے انکشافات میں ہے تو قف کیا ہے

وَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ مَسْلُومٍ فِي رَجْعِ الْجَنَابَاتِ مِنَ الْحَدِيثَيْنِ وَ

اور یہ احادیث مسلم کے نزدیک صحیح حدیث سمجھیں ہیں لیکن جماعت نے ربوع کیا

هكذا في معصفر استدراك البيهقي على الشافعي حديث

ایسی ہی محضہ کے سلسلہ میں

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَاسْتَدْرَكَ الْغَزَالَ عَلَى الشَّافِعِيِّ فِي سُئْلَةٍ

عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث سی خوردہ پڑھیں اور غور فرمائیے کیا اس نے کی بجائے کے

نَحَاسَةُ الْمَاءِ إِذَا كَانَ دُونَ الْقُلْتَيْنِ فِي كَلَامٍ كَثِيرٍ مَذْكُورٍ

مسئلہ میں جب یہ فقہین نے کلمہ طویل میں حواشیہ العلامین مذکور ہے

فِي الْإِحْيَاءِ وَالنُّوْرِ وَجِهَانِ بَيْعِ الْمَعَامَرَةِ جَائِزٌ عَلَى

خودہ گریسے اور نووی کی ایک وجہ ہے

خلاف نص الشافعي واستدراك الزحشمي على

برخلاف نص ساقی کے جائز ہے اور بعض مسلمان مبین زحمت می لے

إِخْفِئْ فِي بَعْضِ سُؤَالٍ مِنْهَا قَالَ فِي آيَةِ التَّيْمِ

امام ابو حنیفہ پر خوردہ پلڑا ہے ایک پہلو کھنجر خوردہ دھندہ مین سے یم ہے

مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ الرَّجُلُ الصَّعِيدُ وَجْهَ الْأَرْضِ

ایٹ مین کہا ہے راجا کہتا ہے سعید مین کا حکم کی ہو

کَانَ اَوْغِيْدَةً وَاِنْ كَانَ مَحْضًا لَآتٰ رَبُّ عَلَيْهِ فُلُو ضَرْبٍ

یا بچہ اور ہو اگرچہ صاف پہر ہو کہ اوپر عبا رہو

کتابخانه  
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه  
تاسیس ۱۳۰۳

الْمَيْمَنَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ طَهُورًا وَهُوَ مَذْهَبُ

اپنا ماتہ ملا اور مسجہ کر لیا تو بیٹک یہی ہو سکا پاگل کر نوالا ہے اور یہ ہے

ابْنِ خَيْفَةَ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْاِنْدِ

ابو خیفہ کہ اگر تو یہ اعتراض کری ہو کیا کہو گے سورہ مائدہ کی اس آیت میں

فَاَمْسِكُوا بُيُوتَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ مِنْهُ اِنَّ بَعْضَهُ وَلِهَذَا الْاِيتَانِ

پس مسجہ کر کے گھبرے ہو ہون پر اور مانون پر اور سین سے لینے کچھ اور اس پر ہر مین

فِي الصَّخْرِ الَّذِي لَا تَرَابَ عَلَيْهِ قُلْتَ قَالُوا اِنَّ مِنْ اِبْتِدَاءِ

کہہ کہ صاف ہوتا ہے میری زمین بولی یہ امر نہیں ہو سکتا میں جواب دے گا کہ فقہار کہتی ہیں کہ زمین کی ابتداء

الْغَايَةِ فَإِنْ قُلْتَ فَوَلَّيْتُمْ اِبْتِدَاءَ الْغَايَةِ قَوْلٌ مُتَعَسِّفٌ وَلَا

غایت کا ہی ہر اگر تو کہی کہ فقہار کا یہ قول میں ابتداء غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے اور

يَفْهَمُ مِنْ قَوْلِ الْعَرَبِ مَسْكَةُ بَرَأْسِهِ مِنَ الدَّهْنِ وَمِنْ

اور عرب کے اس محاورہ سے مسکتہ برآسہ من الدھن یعنی مین کی اوسکی سر کو تیل لگا دیا اور

التَّرَابِ وَمِنْ الْمَاءِ اِلَّا مَعْدَنَ التَّبْعِيضِ قُلْتَ هُوَ كَمَا تَقُولُ

میں نے دیکھا ہی اور بولی کہ دیا تبضیع ہی کی سنی سمجھ میں آتی میں میں کہتا ہوں تو ج کہتا ہے

وَالْاِذْعَانِ الْحَقِّ اَحَقُّ مِنَ الْمَرْءِ اِنْ شَقِي كَلَامُ الزُّحَيْرِ

اور حق کا لقمہ کرنا آدمی کو سزاوار ہے زمینشوی کا قول تمام ہوا

وَهَذَا الْجَنَسُ مِنْ مَوَاحِدَاتِ الْعُلَمَاءِ عَلَى اَعْتِمَادِ لَاسِمَا

اور علماء کے ایسی ایسی اعتراض اپنے اساموں پر کے مخصوص

مَوَاحِدَاتِ الْمُحَدِّثِينَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يَجْزِيَ قَدْ حَكَمَ لِي شَيْخِي

ی میں کے مواحدی گنتی سے زیادہ ہیں اور بیٹک میری استاد شیخ

السَّيِّحُ أَبُو طَاهِرٍ الشَّافِعِيُّ عَنْ شَيْخِهِ الشَّيْخِ حَسَنِ الْعَجِيِّ

شیخ ابوطاہر شافعی نے اپنی استاد شیخ حسن عجمی حنفی سے نقل جیسے بیان کی

لَخَفِي أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُشِيرَ عَلَى نِسَاءِنَا فِي الْحَاسَةِ

کو حکم فرمایا کرتی تھی کہ ہم اپنی عورتوں پر قلیل نجاست کی بات نہ کریں

الْقَلِيلَةَ لَمَكَانِ لَخَرَجَ الشَّيْطَانُ وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَأْخُذَ فِي ذَلِكَ

سخت گیری کیا کریں کہونکہ بڑا سخت جہنم ہے اور یہاں فرماتے کہ اس میں

بِمَذْهَبٍ يَخْفِيهِ فِي الْعَفْوِ عَادُونَ الدِّرْهِمْ وَكَانَ شَيْخُنَا

ابو حنیفہ کی مذہب پر درہم سی گزرتین عفو پر عمل کیا کریں اور ہماری استاد شیخ

أَبُو طَاهِرٍ تَرْضَى هَذَا الْقَوْلَ وَيَقُولُ بِهِ فِي الْأَنْوَارِ وَأَنَّمَا

ابو طاہر اس قول کو پسند کرتی تھی اور اسی کے خاتل بھی انوار میں ہے اور

يَحْصِلُ أَهْلِيَّةٌ لِاجْتِهَادِي أَنْ يَعْلَمَ أُمُورَ الْأَوَّلِ وَكِتَابُ

اجتہاد کا استحقاق بدون علم کئے امور کی نہیں ہوتا اول قرآن مجید

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَشْتَرُ الْعِلْمَ بِجَمِيعِهِ بَلْ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ

اور یہ شرط نہیں ہے کہ ساری قرآن کا علم ہو بلکہ جو قدر احکام ہی علاوہ رکھتا ہے

وَلَا يَشْتَرُ حِفْظَهُ يَظْهَرُ لِقَلْبِ الثَّانِي سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ

اور نہ اولین یاد کر لینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ لِجَمِيعًا

صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو قدر احکام ہی متعلق ہیں سب نہیں

وَلَا يَشْتَرُ أَنْ يَعْرِفَ مِمَّا الْخَاصَّ وَالْعَامَّ وَالْمُطْلَقَ وَ

اور یہ شرط ہے کہ قرآن اور حدیث دونوں میں ہی خاص و عام اور مطلق اور

الْمُقَيَّدَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُبَيَّنَّ وَالنَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ وَمِنْ السَّنَةِ

مقید اور مجمل اور مبین اور ناسخ اور منسوخ کو پہچانتا ہو اور صرف حدیث میں ہی

الْمُتَوَاتِرَ وَالْأَحَادَ وَالْمُرْسِلَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمُتَّصِلَ وَالْمُنْقَطِعَ

متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو

وَحَالُ الزَّوَادِ جَرَحًا وَتَعْدِيلًا الثَّلَاثُ أَقَارِئُ عِلْمِ الصَّحَابَةِ

اور باعتبار جرح اور تعدیل کے راویوں کا حال جائز ہو یہ تیسرے عید صحابہ کے

فَسَبْعُهُمْ أَجْمَعًا وَخِلَافَةُ الرَّابِعِ الْقِيَاسُ جَلِيلَةٌ وَخِيَرَةُ

اور ان سب کی ملکہ کی گفتگو بحث اجماعی اور اختلافی چوتھی قیاس جلیلہ کو اور چاروں میں خیر کو

وَتَنْزِيلُ الصَّحِيحِ مِنَ الْفَاسِدِ الْخَامِسُ لِسَانُ الْعَرَبِ لُغَةٌ وَاعْرَابُهَا

اور قیاس صحیح اور فاسد کی تیز و نرمی پانچویں عربی زبان بابت لغت اور اعراب کے

وَلَا يَشْتَرِطُ الشَّيْءُ فِي هَذِهِ الْعُلُومِ بِدَلٍّ يُكْفِي مَعْرِفَةَ جَمَلِهَا

اور ان علوم میں بجز شرط نہیں کی بلکہ اس میں سے کچھ جملہ معرفت کو کافی ہے

وَلَا حَاجَةَ أَنْ يَتَّبَعَ الْأَحَادِيثَ عَلَى تَفَرُّقِهَا بَلْ يُكْفَى أَنْ

اور یہ حاجت نہیں کہ متفرق ان روایات کو نقل کیا جائے بلکہ اس کا کافی ہے کہ

تَكُونَ لَهُ أَصْلٌ مُصَحَّحٌ يَجْمَعُ أَحَادِيثَ الْأَحْكَامِ كَسِينِ الزُّوَامِ

اسکی پاس کوئی اصل اصلاح شدہ ہو جو احادیث کی اسحت کی موجود ہو جیسے سنن ترمذی

وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا كَأَنِّي رَأَوْتُ وَلَا يَشْتَرِطُ صَبْطُ جَمِيعِ

اور سنن نسائی اور ان کی سوا جیسے سنن ابی داؤد اور نہ یہ صبط کرنا ہے کہ اجماع

مَوَاضِعِ الْأَجْمَاعِ وَالْإِخْتِلَافِ بَلْ يُكْفَى أَنْ يَعْرِفَ فِي

اور اختلاف کے تمام مواضع صبط کر لی بلکہ اس کا کافی ہے کہ جس

الْمَسْئَلَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا أَنْ قَوْلَهُ لَا إِخْتِلَافَ لِأَجْمَاعِ

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہ سمجھ لے کہ میرا قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بِأَنْ يَعْلَمَ أَنَّهُ وَافِقٌ لِبَعْضِ الْمُتَقَدِّمِينَ أَوْ يُغْلِبُ عَلَى

اسطے کہ یقین جان لو کہ میرا قول بعض متقدمین کے موافق ہے یا بطور غالب

ظَنِّهِ أَنَّهُ لَمْ يَتَّكِلْ إِلَّا وَلَوْ فِيهَا بَلْ تَوَلَّدَتْ فِي عَصْرِهِ

یہ معلوم ہو کہ متقدمین کی اس میں اتکا نہیں کی بلکہ اسی زمانہ میں حادث ہو اسے

وَكَلَامُ مَعْرِفَةِ النَّاسِ وَالْمَنْسُوخِ وَكُلُّ حَدِيثٍ أَجْمَعَ السَّلَفُ

اور ایسی ہی نامتو اور منسوخ کی اکا ہی اگر جس حدیث کو سلف نے بالاجماع مان لیا ہو

عَلَيْ قَبُولِهِ أَوْ تَوَاتُرَتْ أَهْلِيَّةُ رَوَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْبَحْثِ

یا اس کے راویوں کی اہلیت متواتر ہو رہی ہو تو اس کے راویوں کی

عَنْ عَدَالَةِ رَوَاتِهِ مَا كَدَّ ذَلِكَ يَبْحَثُ عَنْ عَدَالَةِ رَوَاتِهِ

عدالت میں بحث کر نیچے کچھ حاجت نہیں ہے اور اس کی علاوہ حدیث کی راویوں کی عدالت میں بحث کیجانی

وَاجْتِمَاعُ هَذِهِ الْعُلُومِ إِنَّمَا اشْتَرَطَ فِي الْمَجْتَهِدِ الْمَطْلُوعِ الَّذِي

اور ان علوم کا اجماع ہونا جو شرط پڑا ہے تو اس مجتہد مطلق میں ہے کہ

يَقِينُهُ فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الشَّرْعِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا فِي

تمام شرع ابواب میں فتویٰ دینے سے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

بَابٌ وَنَبَابٌ كُومِنْ شَرْطِ اجْتِهَادٍ مَعْرِفَةُ أَصُولِ الْأَعْتِقَاءِ

مجتہد ہو کسی میں ہو اور اعتقادی اصول کے آگاہی اجتہاد کے شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يَشْتَرُطُ مَعْرِفَةُ عَلَى طَرِيقِ الْمُشْكِلِينَ

غزالی کہتا ہے مشکلیں کی طرف کی معرفت دلائل کے ساتھ مشہط نہیں ہے

بِأَدْلَتِهَا الَّتِي يَحْتَمِلُ مَرُورُهَا وَمَنْ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ مِنْ التَّبَلُّغِ

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدعتیوں میں سے جس کے شہادت مقبول نہیں ہوتی

لَا يَصِحُّ تَقْلِيدُهُ الْقَضَاءُ وَكَذَا تَقْلِيدُهُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْإِجْمَاعِ

اوسکو قاضی کرنا صحیح نہیں ہے اور ایسی ہی ایسی کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہ ہو

كَالْخَوَارِجِ أَوْ بِاخْتِبَارِ الْأَحْيَاءِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جیسے خارجیوں یا اخبار احاد کا قائل نہ ہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہ ہو

كَالشَّيْعَةِ فِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا وَلَا يَشْتَرُطُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا

جیسے شیعیہ اور یہودی انوار میں ہے اور یہ شرط نہیں ہے کہ مجتہد کا



مَذْهَبٌ مَدُونٌ ۖ وَإِذَا دُرِّبْتَ الْمَذَاهِبُ جَازِلٌ لِّلْمُقَلِّدِ

مذہب مدون ہی ہوا کری اور جب مذاہب مدون ہو جاویں تو مقلد کو جائز ہے

أَنْ يَتَّقِلَ مِنْ قَدْحِ الْمَذْهَبِ عِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ أَنْ يَمْلِكَ فِيهِ

کہ ایک مذہب سے دوسری مذہب میں جلا جاوی اور اصولیین کی نزدیک اگر اوپر کسی حادثہ میں

حَادِثَةٌ فَلَا يَجُوزُ فِيهَا وَبِزْنِ غَيْرِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَازِلٌ

عملی کہ جب ہی تو اس حادثہ میں انتقال جائز نہیں اور حادثہ میں جائز ہے اور اگر ایسی عمل نہیں کیا

فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا وَلَوْ قَدْ جُتِّدَ فِي مَسَائِلَ وَآخِرُ مَسْئَلٍ

تو او میں اور دوسرے میں جائز ہے اور اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کے اور دوسرے مجتہد کے اور مسائل میں تقلید تو جائز ہے

عِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ لَا يَجُوزُ وَلَوْ اخْتَارَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ أَحَدٌ

اور اصول والوں کی نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر ہر مذہب میں سے سہل سہل چنا لیا

قَالَ أَبُو اسْحَاقَ يَفْسُقُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا وَرَجَحَهُ

تو ابواسحاق کہتا ہے وہ فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے فاسق نہیں ہوتا اور

فِي بَعْضِ الشَّرُوحِ وَفِي الْأَوَّلِ أَيْضًا الْمُنْتَسِبُونَ إِلَى الْمَذْهَبِ

بعض شرح میں اسکو ترجمہ دی ہے اور پہلی ہی اوار میں ہی منسوب طرف مذہب

الشَّافِعِيُّ وَابْنُ حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ أَصْنَافٌ أَحَدُهَا

شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نام کے ہیں

الْعَوَامُّ وَتَقْلِيدُهُمُ الشَّافِعِيُّ مُتَّفَعٌ عَلَى التَّقْلِيدِ الْمِيَّتِ

ایک عوام اور ان کے تقلید شافعی کے واسطے میت کی تقلید پر متوجع ہے

الثَّانِي الْبَالِغُونَ إِلَى رُبَّةِ الْأَجْتِهَادِ وَبِالْمَجْتَهِدِ لَا يَقِلُّ

دوسری جو بڑھاپہ کی رتبہ کو جاتے ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

مَجْتَهِدًا وَإِنَّمَا يَنْتَسِبُونَ إِلَيْهِ بِحُجَّتِهِمْ عَلَى طَرِيقَتِهِ فِي

مذہب اس واسطے کہلاتے ہیں کہ ان کے جہاد میں

الاجتهاد واستعمال الأدلة وتزويد بعضنا على البعض

اور دلائل کی استعمال میں اور بعض کو بعض پر ترتیب دینی میں اور اس کے طریقہ پر چلتے ہیں

الثالث المتوسّطون وهم الذين لم يبلغوا شدة الاجتهاد

تیسری قسم درمیانی لوگ یہ وہ ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہیں پاسکتے

لكنهم وقفوا على اصول الامام وتكلموا من قياس مالم

پر وہ امام کے اصول ہی وقف ہو جاتی ہیں اور یہ قدرت ہو جاتی ہے

يحدّونه منصوصاً على ما نصّ عليه وهو لا مقلّدون

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں پائی اس کو منصوص پر قیاس کر لیتے ہیں اور یہ ہی گروہ اسکی مقلد ہوتی ہیں

لأنه وإن أخذ بقولهم من إمامهم والمشيء هو إمامهم

اور ایسی ہی عوام میں سے جو لوگ امام کے قول پر عمل کرتے ہیں اور مشورہ یہ ہے کہ ایسی شخص

لا يقلّدون في أنفسهم لأنهم مقلّدون وقال أبو

خود مقتدا نہیں بنے سے کیونکہ وہ آپ مقلد ہوتی ہیں اور

الفتي الهروي وهو من تلامذة الإمام مذهب عامة

ابو الفتح ہروی امام کے شاگردوں میں کا کہتا ہے عام فقہاء کا مذہب

الأصحاب في الأصول إن العاصي لا مذهب له فإن وجد

اصول میں یہ ہے کہ عاصی کا کوئی مذہب نہیں ہے اگر اسکی کوئی مجتہد پایا تو اس کے

مجتهداً قلده وإن لم يجدّه ووجد متبّعاً في مذهب

مقلد کرے اور اگر مجتہد نہ پایا اور متبّع فی المذہب پایا تو اس کا

قلده فإنه يفتيه على مذهب نفسه وهذا التصريح بانه

مقلد ہوگا وہ متبّع ہے اور اس کو اپنے مذہب کا فتویٰ دیوے گا اور یہ اس بات کی تصریح ہے

يقلّد المتبّع في نفسه والمرجع عند الفقهاء أن العاصي

کہ متبّع فی نفسہ مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجع فقہاء کے نزدیک یہ ہے کہ عاصی

مجتہد کی طرف سے  
متبّع کی طرف سے  
مقلد کی طرف سے  
مقلد ہوتا ہے  
مقلد ہوتا ہے  
مقلد ہوتا ہے

الْمُنْتَزِعَاتِ إِلَى مَذْهَبٍ لَهُ مَذْهَبٌ وَلَا يَجُوزُ لَهُ الْخِلَافَةُ

جو کسی مذہب کی طرف منتزع ہو اسکا بھی مذہب ہوتا ہے اور اسکو اپنی سب کی مخالفت جائز نہیں ہوتی

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مُنْتَزِعًا إِلَى مَذْهَبٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَّخِذَ

اور اگر وہ کسی مذہب کی طرف منتزع نہ ہو تو کیا

وَيَتَقَلَّدَ أَيَّ مَذْهَبٍ شَاءَ فِيهِ خِلَافٌ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ

جس مذہب کا چاہے مقلد ہو جائے اس میں خلاف اس بات پر مبنی ہے

يَلْزَمُهُ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ أَمْ لَا فِيهِ وَجْهَانِ قَالَ

کہ عامی کو کسی مذہب معین کی تقلید لازم ہے یا نہیں اس میں دو وجہ ہیں

التَّوَوُّيُّ وَالَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مَرَبِّلُ

تووی کہتا ہے دلیل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ یقین لازم نہیں ہے بلکہ

يَسْتَفِيدُ مِنْ شَاءَ وَمَنْ اتَّفَقَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرَّخِصِ

جس میں چاہی اور جس سے اتفاق پڑی فتویٰ جو جملے پر سہل سہل نہ ہو سکتا کرے

فِي كِتَابِ آدَابِ الْقَاضِي مِنْ فِتْحِ الْقَدِيرِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا ذَكَرَ

فی فتح القدیر کے کتاب آداب القاضی میں ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

الْمُصَنِّفُ فِي الْقَاضِي ذَكَرَ الْمَفْتَةَ فَلَا يَفْتِي إِلَّا الْجُنْهَدَ

جو جو قاضی کی حق میں ذکر کیا ہے وہی مفتی کی حق میں ذکر کیا ہے سو مجتہد و کج سوا اور لوگ فتویٰ نہ دیا کریں

وَقَدْ اسْتَفَرَّ رَأْيَ الْأَصُولِيِّينَ عَلَى أَنَّ الْمَفْتَةَ هِيَ الْجُنْهَدُ

اور یہ کتاب اصولیوں کی رائی اس بات پر گہر گئی ہے کہ مفتی مجتہد ہے ہوتا ہے

فَمَا غَيْرُ الْجُنْهَدِ مِمَّنْ يَحْفَظُ أَقْوَالَ الْجُنْهَدِ فَلَيْسَ بِمَفْتِيٍّ

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسائل یا روایتیں سمیٹتے نہیں ہوتا

وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِذَا سُئِلَ أَنْ يَذْكُرَ قَوْلَ الْجُنْهَدِ عَلَى طَرِيقِ

اور واجب پر یہی واجب ہے کہ جب دوسرا مسئلہ پوچھیں تو مجتہد کا قول بطور

الْحِكَايَةُ كَأَيْحَنِيفَةٍ عَلَى جِهَةِ الْحِكَايَةِ فَعُرِفَ أَنَّ مَا يَكُونُ فِي

حکایت کی بیان کردہی جیسے ابو حنیفہ حکایت پس معلوم ہوا کہ جو ہماری

زَمَانَنَا مِنْ قَوَى اَلْمَوْجُودِينَ لَيْسَ يَفْتَوَى بَلْ هُوَ نَقْلُ كَلَامٍ

زمانہ میں حال کے مفسیو لکھا فتویٰ ہوتا ہے وہ فتویٰ نہیں ہے بلکہ مفسیے کے کلام کا

الْمَفْتَى لِيَاخُذَ بِهِ الْمُسْتَفْتَى وَطَرِيقُ نَقْلِهِ كَذَلِكَ عَنِ الْجَهْدِ

نقل کرنا ہے تاکہ نہ چٹنے والا دوسرے عمل کری اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنا طریقہ

أَحَدُ أَمْرَيْنِ أَمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ سَنَدٌ فِيهِ إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ

دو میں سے ایک امر ہے یا تو اس کے پاس اس مجتہد کی طرف کی اس سند میں سند ہو یا

كِتَابٌ مَعْرُوفٌ تَدَاوُلَتْهُ الْأَيْدِي نَحْوَ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ

کتاب مشہور و معروف سے کیوں جو دست بہ دست چلے آتی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابیں

وَنَحْوَهَا مِنْ التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ لِلْمَجْتَهِدِينَ لِأَنَّهُ يَمُزُّ لَهَا

اور اس کی مانند اور مجتہدوں کی مشہور تصنیفات کیونکہ یہ کتب ہنزلہ اور گھٹنے

الْخَبَرِ الْمَتَوَاتِرِ عَنْهُمْ أَوِ الْمَشْهُورِ هَكَذَا ذَكَرَ الرَّازِيُّ فَعَلَى هَذَا

غیر متواتر کے یا غیر مشہور کے عین ایسا ہی مازنی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لَوْ وَجَدَ بَعْضُ سُنَنِ التَّوَادِرِ فِي زَمَانِنَا لَا يَحِلُّ رَفْعُ مَا فِيهَا

اگر بعض نے کتاب میں اس زمانہ میں طبعین تواریخ کی مسائل کو امام محمد کی طرف سے منسوب کرنا

إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى أَبِي يُوسُفَ لَا تَهْلِكُ تَشْتَهَرُ فِي عَصْرِنَا فِي

حالات میں اور ابوسف کی طرف کیونکہ یہ سننے والے کتابیں ہماری زمانہ میں ہماری ملک میں

دَبَارِنَا وَلَمْ تَدَاوُلْهُ نَعْمَ إِذَا وَجَدَ النُّقْلَ عَنْ التَّوَادِرِ مِثْلَهُ

مشہور نہیں ہو سکتا اور نہ ہم میں رواج پکڑا ہوا اگر کوئی ان میں سے کوئی کتاب لکھا سند

فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَالْهَدَايَةِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ ذَلِكَ

مشہور و معروف کتاب میں ہماوی مثلاً جیسے ہادیہ اور مبسوط تو اب

تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ فَإِنْ كَانَ حَافِظًا لِلْأَوَّلِ الْمَخْتَلِفَةِ

اوس کتاب پر اعتماد ہو دیکھا پس اگر وہ سفتے مجتہدین کے مختلف اقوال کا

لِلْمُجْتَهِدِينَ وَلَا يَعْرِفُ الْحُجَّةَ وَلَا قُدْرَةَ لَهُ عَلَى الْاجْتِهَادِ

حافظ ہو دی اور محبت کو نہ جانتا ہو اور نہ اوسکے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کر کے

لِلتَّحْجِيمِ لَا يَقْطَعُ بِقَوْلٍ مِنْهَا وَلَا يَقْتَضِي بَلْ يُحْكِمُ الْمُسْتَفْتَى فَيُخَارِ الْمُسْتَفْتَى

مذہب پیدا کری تو اول اقوال میں سے کسی قول کو قطع نہ کرے اور نہ اوسکو فتویٰ دی بلکہ ساری کے سامنے بیان کر دی

مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ الْأَصُوبُ ذَكَرَهُ فِي بَعْضِ الْجَوَامِعِ وَعِنْدَهُ

بہر ساری جو اوسکی دیکھا صوبہ معلوم ہوتا ہو اختیار کر لے یہ فقیر بعض جوامع میں ذکر کرے اور دیکھے رای میں یہ ہے

أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حُكْمُهَا بَلْ يَكْفِيهِ أَنْ يَحْكُمَ إِلَّا

کہ اوس پر عام اقوال کا بیان کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اوسکو آسان ہی کافی ہے کہ اومیں سے کوئی ایک قول بیان کر دی

مِنْهَا فَإِنَّ الْمُقِلَّ لَهُ أَنْ يَقِلَّ أَيْ مُجْتَهِدٌ شَاءَ فَإِذَا ذَكَرَ أَحَدًا

کیونکہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہی تقلید کری پس جب اوسنی ایک قول

فَقِلَّ لَهُ حَصْلُ الْمَقْصُودِ لَعَمَّا لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ جَوَابُ

بیان کر دیا اور اوسنی تقلید کر لے تو مطلب حاصل ہو گیا ہاں اوس پر قطع اگروسی کہو کہی تیری سہلہ

مَسْئَلَتِكَ كَذَا بَلْ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حُكْمُ هَذَا لَدَا النِّعَمِ

جواب یہ ہی ہے بلکہ اسطورہ کے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اسکا حکم یہ ہے ہاں اگر اوسنے

لَوْ حَكَمَ النِّعَمُ فَلَا اخْذَ بِمَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ أَصُوبٌ وَأَوَّلَى وَ

سب اقوال بیان کیے بہر جو اوسکی دلیل اصوب و راوی معلوم ہوتا ہو وہ ہی اختیار کرنا چاہیے اور

الْعَاقِبَى لَا عِدَّةَ بِمَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ مِنْ صَوَابِ الْحُكْمِ وَخَطَايَاهُ

عاقب کی دلی خطرہ کہ کچھ اصحاب نہیں کہ اوسکے دلیل حکم کا صواب ہونا یا خطا ہونا واضح ہو

وَعَلَى هَذَا إِذَا اسْتَفْتَى فَيَقِيهِنَّ أَعْنَى مُجْتَهِدِينَ فَاخْتَلَفَا

اس پر اگر استفتا کرے اور اوسنی دو مجتہدین سے پوچھا بہر اونہوں نے مختلف بیان کیا

عَلَيْهِ الْأَوَّلَى أَنْ يَأْخُذَ بِإِمِيلٍ إِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهَا وَعِنْدِي

تو اولی یہ ہے کہ اولین سی جسکے طرف اوسکے دل کا میلان ہو اختیار کرے اور میری نزدیک یہ ہے

أَنَّهُ لَوْ أَخَذَ لِي الَّذِي لَا يَمِيلُ إِلَيْهِ جَازِلًا مِثْلَهُ وَعَدَمًا

کہ اگر اوسکا قول ہی اختیار کرے جبہ میلان نہیں ہی تو جائز ہی کیونکہ اوسکا میل اور عدم میل

سَوَاءٌ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ مُحْتَجٍّ وَقَدْ فَعَلَ أَصَابَ ذَلِكَ

کسان ہی اور اوسپر کہے ایک مجتہد کی تقلید واجب ہے سو وہ کہ چکا وہ

الْجُتَّةِ لَا وَخَطَا وَقَالُوا النُّقْلُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ

مجتہد مصیب یا غلط ہو اور گزار کہتے ہیں کہ ایک مذہب سی دوسری مذہب کی طرف

بِاجْتِهَادٍ وَبُرْهَانٍ اِنْهُ لَا يَسْتَوْجِبُ التَّعْزِيرَ قَبْلَ اجْتِهَادٍ قَا

بذریعہ اجتہاد اور برہان کہ نقل ہو نہ اسکا ریت ہے نہ امارت تعزیر کا ہے سو بلا اجتہاد اور بلا

بُرْهَانٍ أَوَّلَى وَلَا يَدَّ أَنْ يَرَادَ بِهَذَا الْاجْتِهَادُ مَعْنَى التَّحْرِي

برہان اولی و لا بد آن یراد بہذا الاجتہاد معنی التحریر

وَحْكْمِ الْقَلْبِ لِأَنَّ الْعَامِيَ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ حَقِيقَةُ

اور دل کا یقین ملو دھو اسلئے کہ عامی کی واسطے اجتہاد نہیں ہوتا بہر انتقال کے

الْاِنْتِقَالِ اِنَّمَا تَحَقُّقُ فِي حُكْمِ مَسْئَلَةٍ خَاصَّةٍ قَدْ دَفِئَ وَعَمَلٌ

حقیقت تو صرف ایک خاص ایسی مسئلہ کی حکم میں جہن تقلید کے عمل کر چکا ہو ثابت ہوتی ہے

بِهِ وَالْاَقْوَلُ قُلْدَتْ اَبَا حَنِيفَةَ فَمَا افْتَرَاهُ مِنَ الْمَسَائِلِ

اور نہیں تو اوسکا مثلاً یہ کہان میں نے ابو حنیفہ کے مسائل میں جو جو فتوی دیوین تقلید کی ہے

مَثَلًا وَالتَّرْتِيبُ لِعَمَلٍ بِهِ عَلَى الْاَجْمَالِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ صَوْرَهَا

اور اوسی بر مجمل عمل لازم کر لیا ہی حالانکہ وہ مسائل کی صورتیں نہیں جانتا

لَيْسَ حَقِيقَةُ التَّقْلِيدِ بَلْ هَذَا حَقِيقَةُ تَعْلِيلِ التَّقْلِيدِ

حقیقت میں تقلید نہیں ہی بلکہ حقیقت میں تقلید یا عدم تقلید کا معلق کرنا ہے

أَوْ وَعْدِهِ كَأَنَّهُ التَّزْمَانُ يُعْمَلُ بِقَوْلِ الْخَفِيفَةِ فِيمَا يَقَعُ لَهُ

گو یا او سنے ابو خفیفہ کے قول پر اور ن مسائل میں

مِنَ السَّائِلِ الَّتِي تَتَعَيَّنُ فِي التَّوَالِيحِ فَإِنْ أَرَادَ وَهَذَا إِلَّا لَتَزَامَ

جو حادث میں متعین ہو چکی عمل کرنا التزام کیا ہی نہیں کرنا رکھنا رکھنا اور عقیدہ ہی یہ ہے التزام ہے

فَلَا دَلِيلَ عَلَى وَجُوبِ اتِّبَاعِ الْمُجْتَهِدِ الْمُعَيَّنِ بِالزَّامَةِ نَفْسَهُ

تو مجتہد متعین کی اتباع واجب ہونی پر اپنی آپ اتباع لازم کر لینے ہی رہائی یا نیت کر کر

ذَلِكَ قَوْلُ الْأَوْثِقَةِ شَرَعَائِلَ الدَّلِيلِ وَاقْتَضَى الْعَمَلُ بِقَوْلِ

کونئی شرعی دلیل نہیں ہی بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر

الْمُجْتَهِدِ فَمَا خَالَجَ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

عمل کا تقاضا جہاں کہ او کی قول کی طرف حاجت پڑی یہاں ہی پس پوچھ لو یا ورنہ کہی والوں ہی

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَالسَّوَالُ إِنَّمَا يَحْقُقُ عِنْدَ طَلَبِكُمْ الْحَادِثَةَ

اگر تم نہیں جانتی اور پوچھنا جب پیدا ہوگا کہ حادثہ معینہ کی حکم کی تلاش پس

الْمُعَيَّنَةِ وَحِينَئِذٍ إِذَا ثَبَتَ عِنْدَهُ قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ جَبَّ عَمَلُهُ بِهِ

اعصاب اگر مجتہد کا قول او کی پس ثابت ہو جاو چکا تو او پر عمل واجب ہو جاو چکا اور

الْغَالِبُ أَنَّ مِثْلَ هَذِهِ الزَّامَاتِ مِنْهُمْ لَكِفَّ النَّاسِ عَنْ تَتَبُّعِ

غالب یہ ہے کہ ایسی ایسی الزامات فہم کی طرف ہی ہیں تاکہ لوگ محنتوں کی تلاش ہی

الرَّحْصِ وَلَا اخْتِذَ الْعَامِيُّ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ يَقُولُ مُجْتَهِدًا خَفِ

باز رہیں اور نہیں تو عامی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہ ہی قول ایو چکا جو او سپر آسان ہو

عَلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَا يَمْنَعُ هَذَا مِنَ الثَّقَلِ وَالْعُقْلِ فَلَوْ

اور میں نہیں جانتا کہ اس کو ثقل اور عقل میں ہی کون مانع ہے پس

الْإِنْسَانُ مُتَّبِعٌ مَا هُوَ أَخْفَى عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَوْلِ مُجْتَهِدٍ يُسَوِّرُ

انسان کا اپنی جان پر سہولت کا تلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول ہی جس کو اجتہاد کرنا جائز ہو وہی



لَهُ الْأَجْرُ مَا عَلِمْتُ مِنَ الشَّرْعِ ذِمَّةٌ عَلَيْهِ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر جو شریعت کے ہو اور حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَا خَفِيَ عَنْ أَمَّتِهِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ

علیہ وسلم اپنے امت پر سہولت کو محبوب رکھتے تھے اور اللہ سبحانہ صواب کو خوب جانتا ہے جو کچھ عبادت فتح تقدیر کے

وَهَذَا الْخُرْمُ أَرَدْنَا إِرَادَةً فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا

اور یہ اس کا آخر ہے جو ہم نے اس سالہ میں بیان کرنا چاہا تھا اور اول اور آخر اللہ کی ستائش ہے

صورة ما افاده ومنقه من هو بالعلم والعمل جامع

ومن هو للبدنغا والمحدثا قامة الادب الشريفي

محمد حسين المعرف وتخلصا بالفقير سليم لله القدر

جواهر الخضوع والى الخشوع التي تضد بها عقد الجيد عرائس الكلام

منتشرة في حضرة من صور البشر في الارحام ويواقيت التصلية والتسليم

منبذة في ساحة من هو في نوع الانسان كالديار البتيم في زمره الانبياء كالطود

العظيم على اله واصحابه الذين صانهم الله ان يدنسوا صفاء صدقهم

بدنس المخالفات ان يوثروا على رضا الله ورسوله شيئا من قواطع الشهوات

وان يطلعوا الا الى امتثال الاوامر واجتناب النواهي في سائر الحالات

ولعل ان يقول الفقير عفا الله عنه العصيا والنسيا يوم يقال للحكام

هل جزاء العصيا الا النخري والهوان والمحسن هل جزاء الاحسان الا احسانا

قد تم طبع هذا الكتاب الفائق ذي المورد العذب والمنهل الرائق في حسن كتابته

كالدارالة بيد المسموع بعقد الجيد لله نزي المجتهدين والمختارين



الى النظر فيه بالاستشواق والطالبين الصادقين قد امتد والبيد الاعناق  
 هو عقد الجيد الذي يخافون الله الصمد في جبال الفاسقين المبتدعين جبل  
 من مسد لعمري انه اسم وافق مسماه ولفظ مطابق معناه لم ينسج ناسج على منوال  
 ولم يجد حائك على مثاله وهو مع انه قلت كلمة كثر علومه وحكمه  
 اينعت افنان فنونه وازهرت عديبات غصونه وكيف لا وهو لمن نستنزل  
 به بركات السماء وليستسقى به في السنة الشهباء افضل علماء المتأخرين  
 سيد المفسرين سند المحدثين امام الموحدين كملت الاتفاق العلماء  
 الفحول على الاطلاق **شعر** علامة العلماء والبر الذكي لا ينتهي لكل بحر  
 شغل فخر الامثال والاشباه العالم الكامل **شاه** **والله** رحمه الله  
 ورضي عنه وارضاه كيف لا وهو من الذين قد شردوا طيما لنام وهجر والذيد  
 الطعام وقاموا على هذه الخدمة انما القيام مدى الليالي والايام لم تخلوا  
 عن اوطانهم وفارقوا اهليهم واخوانهم وكل ذلك طلبا للتخصيل المزيد  
 وحرصا على بقاء سلسلة الاسانيد فكان لهم بذلك اعظم اجر  
 لانهم ميزوا الحق من الباطل كطلوع الفجر وتخلى بهم جيل الدهر وقا المحدث  
 بغيظ وقهر فهذا ينبغي ان يكتب باقلام الذهب على صفائح الزبرجد  
 لابل على الواح الزمرد لابل على خدود الحور باقلام النور لكن لما كسدت  
 اسواق علوم اصول السنن والمذاهب والدراية وفتحت ابرياء الببل  
 واتباع الهوى والغواية وقل من بيد مثل هذا الكتاب ولم يسمع  
 مذاكرة هذه الفصول والابواب لنسج على مثله عناكب النسيان  
 واخفت هذه السلماء بجلباب الكتمان فعند ذلك راي بطيعة

المحب في الله ذي المجد والجاه السيد الاكرم محمد معظم لازل كما  
معظم في الدنيا والعقيد فطبعه في مطبعة الفاروق في الدهلوي زاد الله  
نفعه في الدارين وامر بتقريبه ذا الخاطر الكليل من اخلاق له من العلم  
والادب انما الجرح والبلادة ارتكب لتلف العمر الفقير الذليل في  
الباطل وصرف الاوقات بلا طائل سقط في ايديهم بما فعل فيا استغنى الذي  
لم يعمل فقرة ثمقة امتثال كلامه فبادروا اليها المشتاقون لعلكم بعد يوم التجدد

الكل في اتباع الاول	وكل جمال فصحاء السرائر
ومن وفق الرحمن للحق قلبه	كساه جلابيب الهدى والبصائر
المليك ذا التأليف اكبر شاهد	على انه في الهدى كنز الدخائر
فهو جبل لجيد الطبعين للهوى	وعقد لجيد المتقين الاكابر
ففي كل باب منه للشرع منهج	والحق نور واضح للنواظر
كتاب كبد رفيه زهر مسائل	بها يهتدى من يقتدى بالاكابر
وعم به نفع الانام واشرفت	شموس التقى في باطن وظواهر
وقلت لعام القام من راس حكمة	انا نابلطف الطبع شكل الجواهر

تاريخ طبع زراوه پير توحيد سيند کراچي تبايع نبوی سو کو غلام غلام رضا پور علی سلمی لکھنؤ

سبب یہ چہا نسخہ بصداب و تاب	میں یہ تاریخ لکھنے لاجواب
دل فی کہا مبحث تقلید میں	چو ہر تحقیق چہی یہ کتاب
چہیکہ مطبع فاروقی میں جب عقد الجید	تو لکھا یوں ہی تاریخ بہت خوش ہو کر
سرافت سی کہا ماتف غیبی فی مجہی	قول فیصل سے یہ تقلید میں کیا ہی کہہ

منها	نحو	منها	نحو	منها	نحو	منها	نحو
٣	حَكَمًا	١١	حَكَمًا	٣٢	نَائِي	٩	نَائِي
٢٧	كَيْفِيَّة	١٠	كَيْفِيَّة	٣٧	الْقَهْرِيَّة	٥	الْقَهْرِيَّة
٥	إِلَى	١	إِلَى	٤	مُجْتَهِدِينَ	٤	مُجْتَهِدِينَ
٢	بِمَا	٢	بِمَا	٤	بِعَيْنِهِ	٤	بِعَيْنِهِ
٦	طَرِيقًا	٢	طَرِيقًا	٤	مُصِيبًا	٤	مُصِيبًا
٥	مُجْمَلٌ مَفْسَرٌ	٥	مُجْمَلٌ مَفْسَرٌ	١٠	مَارُونَ	١٠	مَارُونَ
٤	بِحَيْثُ	٢٧	بِحَيْثُ	٣٥	وَجُوبٌ	٥	وَجُوبٌ
٨	الْبَغْوِيُّ	١٠	الْبَغْوِيُّ	٣٨	نَقِيدٌ مُطْلَقًا	١	نَقِيدٌ مُطْلَقًا
١٠	يُشْتَرَطُ	٣	يُشْتَرَطُ	٨	الْأَعْظَمُ	٨	الْأَعْظَمُ
٤	فِيهَا نَصًا	٤	فِيهَا نَصًا	٩	كَانَ اتِّبَاعُهَا	٩	كَانَ اتِّبَاعُهَا
٥	مُقَدَّرًا مَسْمُومًا	٥	مُقَدَّرًا مَسْمُومًا	٢٣	أَوْ نَى	٢	أَوْ نَى
١٣	مَثَلُهُ	٥	مَثَلُهُ	٢٢	بِحَيْثُ لَا يَجِدُ	١	بِحَيْثُ لَا يَجِدُ
١٥	خِلَافُهُ	٣	خِلَافُهُ	٢٥	مُكْدَرَةٌ	٦	مُكْدَرَةٌ
٩	بِجَهْلٍ	٩	بِجَهْلٍ	٤	عَنْ تَقْلِيدِهِ وَ	٤	عَنْ تَقْلِيدِهِ وَ
١٤	النَّبِيُّ	١١	النَّبِيُّ	٢٦	يُجَوِّزُ	١٠	يُجَوِّزُ
١٨	وَصِدْقٍ	١١	وَصِدْقٍ	١١	يُجَوِّزُ	١١	يُجَوِّزُ
٢٢	الضَّبْطُ	١١	الضَّبْطُ	٥٠	حَدٌّ	١	حَدٌّ
٢٩	النَّبِيُّ	٣	النَّبِيُّ	٥١	مَاسْتَقَرَّنَا	٥	مَاسْتَقَرَّنَا
٥	بِعَنَى صَبَتٍ	٥	بِعَنَى صَبَتٍ	٥٢	الْحَدِيثُ	٢	الْحَدِيثُ
٤	جَمِيعًا	٤	جَمِيعًا	٣	بِحَبْلِ	٣	بِحَبْلِ
٣٠	مُبْتَلًى	١	مُبْتَلًى	٨	أَقْوَامٌ	٨	أَقْوَامٌ
٤	يَلْزَمُ	٤	يَلْزَمُ	٥٣	يُسَبِّقُ	٩	يُسَبِّقُ
٣١	يَنْقُضُ	١٠	يَنْقُضُ	٥٥	أَنْ يُفِيَّ	٨	أَنْ يُفِيَّ

4

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۵۵	۹	یعلم	یعلم	۸۹	۱۱	الیمین	الیمین
ایضاً	ایضاً	یعرف	یعرف	۹۱	۸	السبکی	السبکی
۵۶	۴	فیجب	فیجب	۹۷	۷	روایۃ	روایۃ
۵۷	۸	ذکر	ذکر	۹۹	۹	جاز	جاز
۵۸	۳	یقبلوہ	یقبلوہ	۱۰۰	۹	انصح	انصح
ایضاً	۷	یقبلوہ	یقبلوہ	۱۰۲	۱۱	الجمعی	الجمعی
۶۰	۱	ہشام	ہشام	۱۰۴	۵	تقرقہا	تقرقہا
ایضاً	۵	اشہرت	اشہرت	۱۱۲	۴	وانتضی العمل	وانتضی العمل
۶۱	۵	ابن	ابن	ایضاً	۸	عن تتبع	عن تتبع
۶۳	۶	اوحدہ	اوحدہ	ایضاً	۱۰	وانا	وانا
۶۵	۱۰	مغشوش	مغشوش	صفحہ	صفحہ	غلط	صحیح
۶۶	۸	قلت	قلت	۲	۶	اسلام	اسلام
ایضاً	ایضاً	یخالف	یخالف	۵	۱۰	عمل	علم
۶۹	۴	الاقتداء	الاقتداء	۸	۳	ونیکو	دینی کو
ایضاً	۱۱	اونایلہ	وناییلہ	۱۱	۲۳-۲۱	کر کر کہیں	نچا بیے
۷۰	۱	فیمَا	فیمَا	۱۸	۱۰	سیر	سیر
۷۱	۱۰	لحمکۃ	لاکیرۃ	۱۹	۵	لما جہا	لما جہا
۸۱	۷	ورایۃ	ورایۃ	۲۱	۱۱	مبغنی	یعنی
۸۳	۹	دلالت	دلالت	۲۲	۴	کن	کن حکم کی
۸۵	۸	بمقالۃ	بمقالۃ	۷	۷	بین	ہی
۸۷	۲	ابوسف	ابوسف	۷	۹	اشیار	اشیار
ایضاً	۹	محتبیا	محتبیا	۷	۱۰	زیا رکو	زیا رکو
۸۸	۸	اقاویل	اقاویل	۲۳	۱	اوس	اوس کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۵	کلام کے	کلام سے	۵۹	۷	ہی ہو تو ادبیر	ہو تو ادبیر
۲۵	۹	خلط کر دنیا	اصرار کرنا	۶۰	۱۱	جواز میں	جواز میں
۲۶	۲	ہنہین کہیں	ہنہین کئے	۶۱	۱۱	بکڑ لیا	بکڑ لیا
۷	۴	ہنہین	ہنہین کی	۶۲	۱	جو اس میں ہو یا ہی چٹا لیٹا	جو اس میں ہو یا ہی چٹا لیٹا
۲۷	۶	سپردگی	پیروی	۷	۷	ابن زیاد	ادرا بن زیاد
ایضاً ۱۱		پڑتی ہے	پڑتی ہے کہ انکی فایم کر رہے	۷	۷	دیانت	دیانت کی
			خرچ میں پڑتی ہیں	۶۳	۵	وجہ کا	وجہ کی
۲۹	۸	قرلط	قرلطہ	۶۴	۴	ملبسوط	مبسوط
۳۰	۸	اجتہاد کی	اجتہاد کی اکثر	۶۶	۱۰	صلعم کے	صلعم کی خبر کے
۳۱	۴	او کا قرض الی کے واجب	او کا قرض تو ہی واجب	۶۸	۱۰	منفی کی قول	یعنی منفی کی قول
۳۲	۵	ٹہرا چاہا ہی	ٹہرایا ہی	۷	۷	ہوتا منفی کا	ہوتا اور منفی کا
۷	۱۱	خوت لطافت	خوب طافت	۷۰	۱	اوس سی	اوس سے اوس
۳۵	۱	تو	تو ادبیر	۷	۱۱	دکھتا جہالتا	دکھتا جہالتا
۳۶	۳	پڑ لیا کہین	پڑ لیا کہین جد ہر	۷۱	۶	اجتہاد کا	اجتہاد
۳۷	۲	حق برہین	حق برہین	۷۲	۵	قوت	قوت
۳۷	۴	ہوی	یوسی	۷۷	۱	یعنی	یعنی
۳۹	۵	جنگو	جسکو	۸۳	۱	خوب اضرب	خوب
۴۰	۱۱	حادثہ	حادثہ کا	۸۵	۱	سوا ہی	جوی سوا ہی
۴۱	۱۰	کرتا	کرنا جب تک کہ	۸۸	۷	ور آخرت	اور آخرت
۴۵	۵	طریق من خلاف	طریق خلاف میں فکر	۹۱	۱۱	ابن الصلاح کی	ابن الصلاح کا
۷	۷	فقتہ مرئی	مرئی	۹۴	۱۱	نودی	تو نودی
۷	۸	معنی میں سے	معنی میں سے	۱۰۸	۱	اوسکا ہی	اوسکا ہی
۴۶	۷	عالم درویش	عالم اور درویش	۱۱۰	۳	تو اول	تو اول
۴۷	۸	مقید	مقلد	۷	۷	نادر	نادر قوی
۵۲	۱۱	سے ادنی جو کہ	سے جو کہ	۷	۷	یون	یون
۵۹	۴	نفقہ	نفقہ				











